Sukhmani Sahib

روحانیت کی طرف سفر

اردو ترجمہ

(Urdu Translation)

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

گٹکا- سکھمنی صاحب

1.Sukhmani Sahib--1
سکھمنی صاحب
2.Ardas--203
دعا.
3.Philosophy for the Journey--------------------------------208
فلسفہ برائے سفر
4.Role Of Women--211
خواتین کا کردار
5. Importance Of Turban------------------------------------216
پگڑی کی اہمیت.
6.Humility key Essence In Your Journey------------------218
آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

🙏🙏🙏 We are distributing Free Gutkas, Divine message of the Guru globally in all the major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

Publisher: SikhBookClub.com

ਗਉੜੀ ਸੁਖਮਨੀ ਮਃ ੫ ॥

گاوڑی سکھمنی م:5

ਸਲੋਕੁ

شلوک

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

واہے گرو ایک ہے، جسے سچے گرو کی مہربانی سے پایا جا سکتا ہے۔

ਆਦਿ ਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

میں پہلے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਜੁਗਾਦਿ ਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

میں پہلے زمانے کے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਸਤਿਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

میں سچے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਸ੍ਰੀ ਗੁਰਦੇਵਏ ਨਮਹ ॥੧॥

میں شری گرودیو جی کو سلام کرتا ہوں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਸਿਮਰਉ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸੁਖੁ ਪਾਵਉ ॥

روح پرور کے نام کا ذکر کرو اور ذکر کر کے خوشی حاصل کرو۔

ਕਲਿ ਕਲੇਸ ਤਨ ਮਾਹਿ ਮਿਟਾਵਉ ॥

اس جسم میں جو دکھ اور غم ہیں، انھیں مٹا لو۔

ਸਿਮਰਉ ਜਾਸੁ ਬਿਸੁੰਭਰ ਏਕੈ ॥

صرف ایک جہان کے پرورش کرنے والے رب کی تسبیح بیان کرو۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਅਗਨਤ ਅਨੇਕੈ ॥

بے شمار لوگ رب کے مختلف ناموں کا ذکر کرتے ہیں۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਸੁਧਾਖ੍ਹਰ ॥

مقدس حروف والے وید، پران اور یادداشتیں

ਕੀਨੇ ਰਾਮ ਨਾਮ ਇਕ ਆਖ੍ਹਰ ॥

رب کے نام کے ایک حرف کی تخلیق ہے۔

ਕਿਨਕਾ ਏਕ ਜਿਸੁ ਜੀਅ ਬਸਾਵੈ ॥ਤਾ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਗਨੀ ਨ ਆਵੈ ॥

جس کے دل میں رام کا نام تھوڑا سا بھی رہتا ہے، اس کی شان بیان نہیں کی جا سکتی۔

ਕਾਂਖੀ ਏਕੈ ਦਰਸ ਤੁਹਾਰੋ ॥ਨਾਨਕ ਉਨ ਸੰਗਿ ਮੋਹਿ ਉਧਾਰੋ ॥੧॥

اے رب ! جو لوگ تیرے دیدار کے متمنی ہیں، ان کی صحبت میں رکھ کر مجھ نانک کو بھی کامیاب کر دے۔

ਸੁਖਮਨੀ ਸੁਖ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਪ੍ਰਭ ਨਾਮੁ ॥

دلوں کو اطمینان بخشنے والے رب کے خوشی کے چہرہ کا نام امرت نام ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥ ਰਹਾਉ ॥

جس کا عقیدت مندوں کے دل میں ٹھکانہ ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਗਰਭਿ ਨ ਬਸੈ ॥

رب کو یاد کرنے سے روح بوجھل نہیں ہوتی۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੂਖੁ ਜਮੁ ਨਸੈ ॥

رب کو یاد کرنے سے دکھ اور موت کا ڈر دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਾਲੁ ਪਰਹਰੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے قحط بھی دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੁਸਮਨੁ ਟਰੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے دشمن ٹل جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਸਿਮਰਤ ਕਛੁ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ॥

رب کو یاد کرنے سے کوئی خلل نہیں پڑتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਅਨਦਿਨੁ ਜਾਗੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے آدمی رات دن بیدار رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਭਉ ਨ ਬਿਆਪੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے خوف متاثر نہیں کرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੁਖੁ ਨ ਸੰਤਾਪੈ ॥

رب کو یاد کرنے سے دکھ، تکلیف متاثر نہیں کرتی۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸਿਮਰਨੁ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

واہے گرو کو یاد کرنے سے سنتوں کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਰੰਗਿ ॥੨॥

اے نانک! تمام خزانے واہے گرو کی مہربانی سے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਨਉ ਨਿਧਿ ॥

رب کے ذکر میں خوشحالی، کامیابی اور نو خزانے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਗਿਆਨੁ ਧਿਆਨੁ ਤਤੁ ਬੁਧਿ ॥

رب کا ذکر کرنے سے ہی آدمی علم، مراقبہ، الہی بصیرت اور عقل کا جوہر حاصل کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਜਪ ਤਪ ਪੂਜਾ ॥

رب کی یاد ہی ذکر، توبہ اور عبادت ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਬਿਨਸੈ ਦੂਜਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے بد عملی دور ہو جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਤੀਰਥ ਇਸਨਾਨੀ ॥

رب کا ذکر کرنے سے غسل زیارت کا پھل حاصل ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦਰਗਹ ਮਾਨੀ ॥

رب کا ذکر کرنے سے مخلوق اس کے دربار میں عزت و احترام حاصل کر لیتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਹੋਇ ਸੁ ਭਲਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے مخلوق کو اس کی مرضی اچھی لگتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸੁਫਲ ਫਲਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے انسان کی پیدائش کا مقصد پورا ہوجاتا ہے

ਸੇ ਸਿਮਰਹਿ ਜਿਨ ਆਪਿ ਸਿਮਰਾਏ ॥

اسے صرف وہی انسان یاد کرتے ہیں جنہیں وہ خود ذکر کی توفیق دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਲਾਗਉ ਪਾਏ ॥੩॥

اے نانک ! میں ان ذکر کرنے والے عظیم آدمیوں کے قدم چھوتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸਿਮਰਨੁ ਸਭ ਤੇ ਊਚਾ ॥

رب کا ذکر سب سے اونچی چیز ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਉਧਰੇ ਮੂਚਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے بہت سے انسان نجات پاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਬੁਝੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے حرص و ہوس مٹ جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਸੁਝੈ ॥

رب کا ذکر کرنے سے ہر چیز کی سمجھ پیدا ہو جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਨਾਹੀ ਜਮ ਤ੍ਰਾਸਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے یم (موت) کا خوف دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਪੂਰਨ ਆਸਾ ॥

رب کا ذکر کرنے سے عزم و ارادے پورے ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਮਨ ਕੀ ਮਲੁ ਜਾਇ ॥

رب کا ذکر کرنے سے دل کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਨਾਮੁ ਰਿਦ ਮਾਹਿ ਸਮਾਇ ॥

اور بھگوان کا امرت نام دل میں سما جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਜੀ ਬਸਹਿ ਸਾਧ ਕੀ ਰਸਨਾ ॥

قابل عبادت رب اپنے سنتوں کی زبان پر رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕਾ ਦਾਸਨਿ ਦਸਨਾ ॥੪॥

اے نانک! میں مریدوں کے خادموں کا خادم ہوں۔ 4

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਧਨਵੰਤੇ ॥

جو رب کا ذکر کرتے ہیں، ایسے لوگ ہی اصل غنی ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪਤਿਵੰਤੇ ॥

جو رب کا ذکر کرتے ہیں، وہی لوگ اصل عزت والے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਜਨ ਪਰਵਾਨ ॥

جو لوگ رب کو یاد کرتے ہیں، وہ رب کے دربار میں مقبول ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪੁਰਖ ਪ੍ਰਧਾਨ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ جہان میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਿ ਬੇਮੁਹਤਾਜੇ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ کسی کے محتاج نہیں رہتے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਿ ਸਰਬ ਕੇ ਰਾਜੇ ॥

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ ہر چیز کے مالک ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਸੁਖਵਾਸੀ ॥

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ خوشحالی میں رہتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਦਾ ਅਬਿਨਾਸੀ ॥

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ امر ہو جاتے ہیں۔

ਸਿਮਰਨ ਤੇ ਲਾਗੇ ਜਿਨ ਆਪਿ ਦਇਆਲਾ ॥

جن پر واہے گرو مہربان ہوتا ہے، صرف وہی لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੀ ਮੰਗੈ ਰਵਾਲਾ ॥੫॥

اے نانک ! میں رب کے بندوں کے قدموں کی دھول مانگتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪਰਉਪਕਾਰੀ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، اسے لوگ فائدہ پہنچانے والے بن جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੀ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، میں ان پر ہمیشہ ہی قربان جاتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਮੁਖ ਸੁਹਾਵੇ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، ان کے چہرے نورانی ہو جاتے ہیں۔۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਸੁਖਿ ਬਿਹਾਵੈ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنی زندگی خوشحالی کے ساتھ گزارتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਆਤਮੁ ਜੀਤਾ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنے نفس پر قابو پا لیتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਾ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਅਨਦ ਘਨੇਰੇ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، انہیں بہت زیادہ خوشیاں اور نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਬਸਹਿ ਹਰਿ ਨੇਰੇ ॥

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ واہے گرو کے قریب رہتے ہیں

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਅਨਦਿਨੁ ਜਾਗਿ ॥

سنتوں کی مہربانی سے وہ دن رات بیدار رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਸਿਮਰਨੁ ਪੂਰੈ ਭਾਗਿ ॥੬॥

اے نانک ! رب کے ذکر کی توفیق تقدیر سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਾਰਜ ਪੂਰੇ ॥

رب کا ذکر کرنے سے تمام کام پورے ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਬਹੁ ਨ ਝੂਰੇ ॥

رب کا ذکر کرنے سے انسان کبھی پریشانیوں میں نہیں گھرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਹਰਿ ਗੁਨ ਬਾਨੀ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے انسان بھگوان کی حمد وثنا بیان کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਨੀ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے انسان آسانی سے واہے گرو کی یادوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਨਿਹਚਲ ਆਸਨੁ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے وہ ایک مستحکم مقام حاصل کر لیتا ہے.

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਮਲ ਬਿਗਾਸਨੁ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے انسان کا دل کمل کی طرح کھل جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਅਨਹਦ ਝੁਨਕਾਰ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے الہامی گیت گونجتا ہے۔

ਸੁਖੁ ਪ੍ਰਭ ਸਿਮਰਨ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰ ॥

رب کے ذکر کے ذریعے ملنے والی خوشی کی کوئی حد یا انتہا نہیں۔

ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਜਨ ਜਿਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਮਇਆ ॥

جن انسانوں پر رب کی مہربانی ہوتی ہے وہ اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਜਨ ਸਰਨੀ ਪਇਆ ॥੭॥

اے نانک ! (کوئی قسمت والا ہی) ان رب کا ذکر کرنے والوں کی پناہ لیتا ہے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨੁ ਕਰਿ ਭਗਤ ਪ੍ਰਗਟਾਏ ॥

بھگوان کا ذکر کر کے بندے دنیا میں لوگوں کے درمیان مقبول ہو جاتے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਲਗਿ ਬੇਦ ਉਪਾਏ ॥

بھگوان کے ذکر میں ہی شامل ہو کر وید (وغیرہ مذہبی صحیفے) بنے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਭਏ ਸਿਧ ਜਤੀ ਦਾਤੇ ॥

بھگوان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان سادھو، راہب اور سخی بن جاتے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਨੀਚ ਚਹੁ ਕੁੰਟ ਜਾਤੇ ॥

بھگوان کے ذکر کے ذریعے گنہ گار لوگ چاروں سمتوں میں مشہور ہو گئے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਧਾਰੀ ਸਭ ਧਰਨਾ ॥

بھگوان کا ذکر ہی ساری زمین کو تھامے ہوئے ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਹਰਿ ਕਾਰਨ ਕਰਨਾ ॥

اے متلاشی ! دنیا کے رب واہے گرو کو ہمیشہ یاد کرتے رہو۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਕੀਓ ਸਗਲ ਅਕਾਰਾ ॥

رب نے اپنے ذکر کے ذریعے دنیا کی تخلیق کی ہے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨ ਮਹਿ ਆਪਿ ਨਿਰੰਕਾਰਾ ॥

جہاں رب کا ذکر ہوتا ہے، اس جگہ پر خود واہے گرو موجود ہوتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਬੁਝਾਇਆ ॥

اے نانک ! بھگوان جسے مہربانی کر کے ذکر کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਹਰਿ ਸਿਮਰਨੁ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥੮॥੧॥

گرو کے واسطے سے اسے آدمی کو بھگوان کے ذکر کی توفیق مل جاتی ہے

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک۔۔

ਦੀਨ ਦਰਦ ਦੁਖ ਭੰਜਨਾ ਘਟਿ ਘਟਿ ਨਾਥ ਅਨਾਥ ॥

اے مصیبت زدوں کے دکھ درد ختم کرنے والے رب ! اے ہر ایک جسم میں سمانے والے واہے گرو ! اے یتیموں کا مددگار۔

ਸਰਣਿ ਤੁਮ੍ਹ੍ਹਾਰੀ ਆਇਓ ਨਾਨਕ ਕੇ ਪ੍ਰਭ ਸਾਥ ॥੧॥

میں تیری پناہ میں آیا ہوں، آپ میرے رب (نانک کے) ساتھ ہو۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਜਹ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਮੀਤ ਨ ਭਾਈ ॥

جہاں ماں، باپ، بیٹا، دوست اور بھائی کوئی (مددگار) نہیں۔

ਮਨ ਊਹਾ ਨਾਮੁ ਤੇਰੈ ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ॥

وہاں اے میرے دل ! واہے گرو کا نام تیرا مددگار ہوگا۔

ਜਹ ਮਹਾ ਭਇਆਨ ਦੂਤ ਜਮ ਦਲੈ ॥

جہاں بڑا بھیانک موت کا فرشتہ تجھے کچلے گا،

ਤਹ ਕੇਵਲ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਤੇਰੈ ਚਲੈ ॥

وہاں صرف رب کا نام ہی تیرے ساتھ جائے گا۔

ਜਹ ਮੁਸਕਲ ਹੋਵੈ ਅਤਿ ਭਾਰੀ ॥

جہاں بہت بھاری مشکل ہوگی،

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਖਿਨ ਮਾਹਿ ਉਧਾਰੀ ॥

وہاں واہے گرو کا نام ایک لمحے میں ہی تیری حفاظت کرے گا۔

ਅਨਿਕ ਪੁਨਹਚਰਨ ਕਰਤ ਨਹੀ ਤਰੈ ॥

بہت سے مذہبی اعمال کرنے سے بھی انسان گناہوں سے بچ نہیں پاتا۔

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਕੋਟਿ ਪਾਪ ਪਰਹਰੈ ॥

لیکن واہے گرو کا نام کروڑوں گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਮਨ ਮੇਰੇ ॥

اے میرے دل ! گرو کی صحبت میں رہ کر رب کے نام کا ذکر کر۔

ਨਾਨਕ ਪਾਵਹੁ ਸੂਖ ਘਨੇਰੇ ॥੧॥

اے نانک ! اسے تجھے بہت خوشی حاصل ہوگی۔

ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕੋ ਰਾਜਾ ਦੁਖੀਆ ॥

ساری دنیا کا بادشاہ (بن کر بھی آدمی) دکھی ہوتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਹੋਇ ਸੁਖੀਆ ॥

لیکن واہے گرو کے نام کا ذکر کرنے سے انسان خوش ہو جاتا ہے۔

ਲਾਖ ਕਰੋਰੀ ਬੰਧੁ ਨ ਪਰੈ ॥

چاہے آدمی لاکھوں، کروڑوں بندشوں میں پھنسا ہو، (لیکن)

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਨਿਸਤਰੈ ॥

رب کے نام کا ذکر کرنے سے وہ نجات پا لیتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਮਾਇਆ ਰੰਗ ਤਿਖ ਨ ਬੁਝਾਵੈ ॥

مال و دولت کی بہتات بھی انسان کی حرص کو مٹا نہیں سکتی۔ (لیکن)

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਆਘਾਵੈ ॥

واہے گرو کے نام کا ذکر کرنے سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔

ਜਿਹ ਮਾਰਗਿ ਇਹੁ ਜਾਤ ਇਕੇਲਾ ॥

جس (موت کے) راستے پر مخلوق اکیلی جاتی ہے،

ਤਹ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਹੋਤ ਸੁਹੇਲਾ ॥

وہاں واہے گرو کا نام مددگار ہوتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਮਨ ਸਦਾ ਧਿਆਈਐ ॥

اے میرے دل ! اسے نام کا ہمیشہ ذکر کرو،

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਈਐ ॥੨॥

اے نانک ! گرو کی پناہ میں نام کا ذکر کرنے سے، نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

ਛੂਟਤ ਨਹੀ ਕੋਟਿ ਲਖ ਬਾਹੀ ॥

جہاں لاکھوں کروڑوں ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی انسان فلاح نہیں پا سکتا،

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਤਹ ਪਾਰਿ ਪਰਾਹੀ ॥

وہاں ذکر کرنے سے آدمی کی نجات ہو جاتی ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਘਨ ਜਹ ਆਇ ਸੰਘਾਰੈ ॥

جہاں مختلف رکاوٹیں (مصیبتیں) آکر انسان کو تباہ کرتی ہیں،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਤਤਕਾਲ ਉਧਾਰੈ ॥

وہاں پروردگار کا نام فوراً اس کی حفاظت کرتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੋਨਿ ਜਨਮੈ ਮਰਿ ਜਾਮ ॥

جو شخص کئی رحموں میں جنم لیتا ہے اور مرتا رہتا ہے،

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਪਾਵੈ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

وہ رب کے نام کا ذکر کرکے آرام حاصل کرتا ہے۔

ਲੁ ਕਬਹੁ ਨ ਧੋਵੈ ॥

گناہوں سے آلودہ مخلوق اس گندگی کو کبھی دھو نہیں سکتی،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਕੋਟਿ ਪਾਪ ਖੋਵੈ ॥

(لیکن) واہے گرو کا نام کروڑوں گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਮਨ ਰੰਗਿ ॥

اے میرے دل ! واہے گرو کے ایسے نام کو شوق سے یاد کرو۔

ਨਾਨਕ ਪਾਈਐ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥੩॥

اے نانک ! واہے گرو کا نام اولیاء کی صحبت میں ہی حاصل ہوتا ہے۔

ਜਿਹ ਮਾਰਗ ਕੇ ਗਨੇ ਜਾਹਿ ਨ ਕੋਸਾ ॥

جس (زندگی کے) راستے کی لعنت وغیرہ کو شمار نہیں کیا جا سکتا،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਊਹਾ ਸੰਗਿ ਤੋਸਾ ॥

واہے گرو کا نام وہاں تیرے ساتھ قیمتی سرمایہ ہو گا۔

ਜਿਹ ਪੈਡੈ ਮਹਾ ਅੰਧ ਗੁਬਾਰਾ ॥

جس راستے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਉਜੀਆਰਾ ॥

یہاں واہے گرو کا نام تیرے ساتھ چراغ ہو گا۔

ਜਹਾ ਪੰਥਿ ਤੇਰਾ ਕੋ ਨ ਸਿਞਾਨੂ ॥

جس راستے پر تیرا کوئی جانکار نہیں،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਤਹ ਨਾਲਿ ਪਛਾਨੂ ॥

وہاں واہے گرو کا نام تجھے پہچاننے والا ہو گا۔

ਜਹ ਮਹਾ ਭਇਆਨ ਤਪਤਿ ਬਹੁ ਘਾਮ ॥

جہاں سخت خطرناک گرمی اور سخت دھوپ ہے،

ਤਹ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਤੁਮ ਊਪਰਿ ਛਾਮ ॥

وہاں واہے گرو کے نام کا تجھ پر سایہ ہو گا۔

ਜਹਾ ਤ੍ਰਿਖਾ ਮਨ ਤੁਝੁ ਆਕਰਖੈ ॥
اے انسان ! جہاں (دولت کی) حرص تجھے کھینچتی ہے،

ਤਹ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਬਰਖੈ ॥੪॥
وہاں اے نانک ! ہری پرمیشور کے نام کے امرت کی بارش ہوتی ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੀ ਬਰਤਨਿ ਨਾਮੁ ॥
واہے گرو کا نام عقیدت مندوں کے لیے قابل عمل مواد ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥
واہے گرو کا نام سنتوں کے دلوں کو خوشی و اطمینان بخشتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਦਾਸ ਕੀ ਓਟ ॥
واہے گرو کا نام اس کے بندے کا سہارا ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਉਧਰੇ ਜਨ ਕੋਟਿ ॥
واہے گرو کے نام کے ذریعے کروڑوں مخلوقات کا بھلا ہو گیا ہے۔

ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਰਤ ਸੰਤ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥
سنت لوگ دن رات ہری کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਅਉਖਧੁ ਸਾਧ ਕਮਾਤਿ ॥
سنت لوگ ہری پرمیشور کا نام اپنی دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਨਿਧਾਨੁ ॥
واہے گرو کا نام واہے گرو کے بندے کا خزانہ ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮਿ ਜਨ ਕੀਨੋ ਦਾਨ ॥

واہے گرو نے اسے یہ عطیہ دیا ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਰੰਗਿ ਰਤੇ ਰੰਗ ਏਕੈ ॥

جو دل اور جسم ایک واہے گرو کی محبت میں رنگے ہوئے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੈ ਬਿਰਤਿ ਬਿਬੇਕੈ ॥੫॥

اے نانک ! ان بندوں کی فطرت علم والی ہوئی ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਉ ਮੁਕਤਿ ਜੁਗਤਿ ॥

بھگوان کا نام ہی عقیدت مند کے لیے نجات کا سبب ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਜਨ ਕਉ ਤ੍ਰਿਪਤਿ ਭੁਗਤਿ ॥

بھگوان کے بندے کی غذا اس کا نام ہوتی جس سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਾ ਰੂਪ ਰੰਗੁ ॥

بھگوان کا نام اس کے بندے کی خوبصورتی اور خوشی ہے۔

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਕਬ ਪਰੈ ਨ ਭੰਗੁ ॥

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے انسان پر کبھی مصیبت نہیں پڑتی۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕੀ ਵਡਿਆਈ ॥

بھگوان کا نام اس کے بندے کے لیے عزت و وقار ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਜਨ ਸੋਭਾ ਪਾਈ ॥

بھگوان کے نام کے ذریعے اس کے بندے کو دنیا میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਉ ਭੋਗ ਜੋਗ ॥

بھگوان کا نام ہی عقیدت مند کے لیے سہارا (وسیلہ) اور اہل و عیال کی روٹی روزی ہے۔

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਕਛੁ ਨਾਹਿ ਬਿਓਗੁ ॥

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے اسے کوئی دکھ اور پریشانی نہیں ہوتی۔

ਜਨੁ ਰਾਤਾ ਹਰਿ ਨਾਮ ਕੀ ਸੇਵਾ ॥

بھگوان کا بندہ اس کے نام کی خدمت میں ہی مشغول رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪੂਜੈ ਹਰਿ ਹਰਿ ਦੇਵਾ ॥੬॥

اے نانک ! (بندہ ہمیشہ) رب واہے گرو پریشور کی ہی عبادت کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਮਾਲੁ ਖਜੀਨਾ ॥

ہری پریشور کا نام بندے کے لیے دولت کا خزانہ ہے۔

ਹਰਿ ਧਨੁ ਜਨ ਕਉ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭਿ ਦੀਨਾ ॥

ہری نام کی دولت رب نے خود اپنے بندے کو دی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਓਟ ਸਤਾਣੀ ॥

ہری پریشور کا نام اس کے بندے کا مضبوط وسیلہ ہے۔

ਰਿ ਪ੍ਰਤਾਪਿ ਜਨ ਅਵਰ ਨ ਜਾਣੀ ॥

ہری کی طاقت کے علاوہ بندہ کسی دوسرے کو نہیں جانتا۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਜਨ ਹਰਿ ਰਸਿ ਰਾਤੇ ॥

تانے بانے کی طرح رب کا بندہ ہری کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔

ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਨਾਮ ਰਸ ਮਾਤੇ ॥

تنہا سمادھی میں مدفون وہ نام کی مٹھاس میں مست رہتا ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਜਨੁ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਪੈ ॥

بھگت دن کے آٹھوں پہر ہری پریشور کے نام کا ہی ذکر کرتا رہتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਭਗਤੁ ਪ੍ਰਗਟ ਨਹੀ ਛਪੈ ॥

ہری کا بھگت دنیا میں مقبول ہو جاتا ہے، چھپا نہیں رہتا۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਮੁਕਤਿ ਬਹੁ ਕਰੇ ॥

بھگوان کی عبادت بہت سو کو نجات عطا کرتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਸੰਗਿ ਕੇਤੇ ਤਰੇ ॥੭॥

اے نانک ! بھگتوں کی صحبت میں کتنے ہی کائنات کے سمندر سے پار ہو جاتے ہیں؟

ਪਾਰਜਾਤੁ ਇਹੁ ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮ ॥

ہری کا نام ہی نجات کا درخت ہے۔

ਕਾਮਧੇਨ ਹਰਿ ਹਰਿ ਗੁਣ ਗਾਮ ॥

ہری پریشور کے نام کی تعریف کرنا ہی مصیبتوں کا مداوا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਊਤਮ ਹਰਿ ਕੀ ਕਥਾ ॥

ہری کا ذکر سب سے بہتر ہے۔

ਨਾਮੁ ਸੁਨਤ ਦਰਦ ਦੁਖ ਲਥਾ ॥

بھگوان کا نام سننے سے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਮ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਸੰਤ ਰਿਦ ਵਸੈ ॥

نام کی عظمت سنتوں کے دل میں ہوتی ہے۔

ਸੰਤ ਪ੍ਰਤਾਪਿ ਦੁਰਤੁ ਸਭੁ ਨਸੈ ॥

سنتوں کی قوت حاصل ہونے سے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਸੰਗੁ ਵਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥

سنتوں کی صحبت قسمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਸੇਵਾ ਨਾਮੁ ਧਿਆਈਐ ॥

سنتوں کی خدمت سے نام یاد کیا جاتا ہے

ਨਾਮ ਤੁਲਿ ਕਛੁ ਅਵਰੁ ਨ ਹੋਇ ॥

واہے گرو کے نام کے برابر کوئی دوسرا نہیں۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥੮॥੨॥

اے نانک ! کوئی نایاب صحبت یافتہ ہی نام کو حاصل کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਬਹੁ ਸਾਸਤ੍ਰ ਬਹੁ ਸਿਮ੍ਰਿਤੀ ਪੇਖੇ ਸਰਬ ਢਢੋਲਿ ॥

بہت سارے صحیفے اور بہت سی یادداشتیں دیکھی ہیں اور ان سب کو (اچھی طرح) تلاش کیا ہے۔

ਪੂਜਸਿ ਨਾਹੀ ਹਰਿ ਹਰੇ ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਅਮੋਲ ॥੧॥

(لیکن) یہ واہے گرو کے نام کی برابری نہیں کر سکتے۔ اے نانک ! ہری پرمیشور کا نام انمول ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਜਾਪ ਤਾਪ ਗਿਆਨ ਸਭਿ ਧਿਆਨ ॥

ذکر مجاہدہ، تمام علوم اور مراقبہ،

ਖਟ ਸਾਸਤ੍ਰ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵਖਿਆਨ ॥

چھ: صحیفوں کی کتابیں اور یادداشتوں کی تفصیل،

ਜੋਗ ਅਭਿਆਸ ਕਰਮ ਧ੍ਰਮ ਕਿਰਿਆ ॥

یوگا کا ذریعہ اور مذہبی رسومات کا ادا کرنا،

ਸਗਲ ਤਿਆਗਿ ਬਨ ਮਧੇ ਫਿਰਿਆ ॥

ہر ایک چیز کو چھوڑ دینا اور جنگل میں بھٹکنا،

ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ਕੀਏ ਬਹੁ ਜਤਨਾ ॥

مختلف طرح کی بہت کوششیں کرے،

ਪੁੰਨ ਦਾਨ ਹੋਮੇ ਬਹੁ ਰਤਨਾ ॥

صدقہ خیرات گھریلو پوجا اور بہت زیادہ خرچ کرنا،

ਸਰੀਰੁ ਕਟਾਇ ਹੋਮੈ ਕਰਿ ਰਾਤੀ ॥

جسم کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹنا اور ان کی آگ میں بلی دینا،

ਵਰਤ ਨੇਮ ਕਰੈ ਬਹੁ ਭਾਤੀ ॥

مختلف قسموں کے روزے اور حکموں کی پابندی کرنا،

ਨਹੀ ਤੁਲਿ ਰਾਮ ਨਾਮ ਬੀਚਾਰ ॥

لیکن یہ سبھی رام کے نام کی پوجا کرنے کے برابر نہیں ہیں۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪੀਐ ਇਕ ਬਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! (چاہے) یہ نام ایک بار ہی گرو کی پناہ میں پڑھا جائے۔

ਨਉ ਖੰਡ ਪ੍ਰਿਥਮੀ ਫਿਰੈ ਚਿਰੁ ਜੀਵੈ ॥

انسان چاہے زمین کے نو حصوں پر سفر کرے، طویل عرصے (لمبی عمر) تک جیتا رہے،

ਮਹਾ ਉਦਾਸੁ ਤਪੀਸਰੁ ਥੀਵੈ ॥

وہ بڑا مطمئن اور سنیاسی ہو جائے اور

ਅਗਨਿ ਮਾਹਿ ਹੋਮਤ ਪਰਾਨ ॥

اپنے جسم کو آگ میں چھوڑ دے،

ਕਨਿਕ ਅਸ੍ਵ ਹੈਵਰ ਭੂਮਿ ਦਾਨ ॥

وہ سونا، گھوڑے اور زمین خیرات کردے،

ਨਿਉਲੀ ਕਰਮ ਕਰੈ ਬਹੁ ਆਸਨ ॥

وہ آنتوں کی گردش (یوگا کی شکل میں بیٹھنا) اور بہت ساری یوگا کی نشستیں کرے،

ਜੈਨ ਮਾਰਗ ਸੰਜਮ ਅਤਿ ਸਾਧਨ ॥

وہ جینیوں کے راستے پر چل کر بہت کٹھن عمل اور مجاہدے کریں،

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਕਰਿ ਸਰੀਰੁ ਕਟਾਵੈ ॥

وہ اپنے جسم کو چھوٹا چھوٹا کر کے کاٹ دے،

ਤਉ ਭੀ ਹਉਮੈ ਮੈਲੁ ਨ ਜਾਵੈ ॥

تو بھی اس کی اکڑ ختم نہیں ہوتی۔

ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਸਮਸਰਿ ਕਛੁ ਨਾਹਿ ॥

بھگوان کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਗਤਿ ਪਾਹਿ ॥੨॥

اے نانک ! گرو کے ذریعے بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے انسان کو کامیابی مل جاتی ہے۔

ਮਨ ਕਾਮਨਾ ਤੀਰਥ ਦੇਹ ਛੁਟੈ ॥

کچھ لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی زیارت گاہ پر جان قربان کردے

ਗਰਬੁ ਗੁਮਾਨੁ ਨ ਮਨ ਤੇ ਹੁਟੈ ॥

لیکن (پھر بھی) آدمی کا غرور و گھمنڈ ذہن سے دور نہیں ہے۔

ਸੋਚ ਕਰੈ ਦਿਨਸੁ ਅਰੁ ਰਾਤਿ ॥

چاہے آدمی دن رات پاک رہتا ہے۔

ਮਨ ਕੀ ਮੈਲੁ ਨ ਤਨ ਤੇ ਜਾਤਿ ॥

لیکن نفس کی ناپاکی اس کے جسم سے دور نہیں ہوتی۔

ਇਸੁ ਦੇਹੀ ਕਉ ਬਹੁ ਸਾਧਨਾ ਕਰੈ ॥

چاہے آدمی اپنے جسم میں نفس کو قابو کرنے کی مشق کرتا ہے،

ਮਨ ਤੇ ਕਬਹੂ ਨ ਬਿਖਿਆ ਟਰੈ ॥

پھر بھی دولت کی بری بیماری اس کے نفس کو نہیں چھوڑتی۔

ਜਲਿ ਧੋਵੈ ਬਹੁ ਦੇਹ ਅਨੀਤਿ ॥

چاہے آدمی اس فانی جسم کو کئی بار پانی سے صاف کرتا ہے۔

ਸੁਧ ਕਹਾ ਹੋਇ ਕਾਚੀ ਭੀਤਿ ॥

تو بھی (یہ جسم نما) کچی دیوار کہیں پاک ہو سکتی ہے؟

ਮਨ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਊਚ ॥

اے میرے دل! ہری کے نام کی عظمت بہت بلند ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮਿ ਉਧਰੇ ਪਤਿਤ ਬਹੁ ਮੂਚ ॥੩॥

اے نانک! (رب کے) نام سے بہت سارے گنہگار نجات پا گئے ہیں۔ 3۔

ਬਹੁਤੁ ਸਿਆਣਪ ਜਮ ਕਾ ਭਉ ਬਿਆਪੈ ॥

زیادہ چالاکی کی وجہ سے آدمی کو موت کا ڈر دبوچ لیتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜਤਨ ਕਰਿ ਤ੍ਰਿਸਨ ਨਾ ਧ੍ਰਾਪੈ ॥

بہت کوشش کرنے سے بھی لالچ ختم نہیں ہوتی۔

ਭੇਖ ਅਨੇਕ ਅਗਨਿ ਨਹੀ ਬੁਝੈ ॥

بہت سے مذہبی بھیس بدلنے سے (لالچ کی) آگ نہیں بجھتی۔

ਕੋਟਿ ਉਪਾਵ ਦਰਗਹ ਨਹੀ ਸਿਝੈ ॥

(ایسی) کروڑوں تدبیروں سے بھی انسان رب کے دربار میں نجات نہیں پاتا۔

ਛੂਟਸਿ ਨਾਹੀ ਊਭ ਪਇਆਲਿ ॥

وہ چاہے آسمان میں چلے جائیں یا پاتال میں چلے جائیں، ان کی نجات نہیں ہوتی،

ਮੋਹਿ ਬਿਆਪਹਿ ਮਾਇਆ ਜਾਲਿ ॥

جو لوگ لالچ کی وجہ سے مال کے جال میں پھنستے ہیں۔

ਅਵਰ ਕਰਤੂਤਿ ਸਗਲੀ ਜਮੁ ਡਾਨੈ ॥

انسان کے دوسرے سب کرتوتوں پر یمراج انھیں سزا دیتا ہے۔

ਗੋਵਿੰਦ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਤਿਲੁ ਨਹੀ ਮਾਨੈ ॥

(لیکن) واہے گرو کی پوجا کے بغیر موت ذرا بھی پروا نہیں کرتی۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਦੁਖੁ ਜਾਇ ॥

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے ہر طرح کے دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਬੋਲੈ ਸਹਜਿ ਸੁਭਾਇ ॥੪॥

نانک ! فطری مزاج یہی بولتا ہے۔

ਚਾਰਿ ਪਦਾਰਥ ਜੇ ਕੋ ਮਾਗੈ ॥

اگر کوئی آدمی چار مادوں: دھرم، ارتھ، کام، آزادی؛ کا خواہش مند ہو۔

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਸੇਵਾ ਲਾਗੈ ॥

تو اسے سنتوں کی خدمت میں لگنا چاہیے۔

ਜੇ ਕੋ ਆਪੁਨਾ ਦੂਖੁ ਮਿਟਾਵੈ ॥

اگر کوئی آدمی اپنا دکھ مٹانا چاہتا ہے تو

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਰਿਦੈ ਸਦ ਗਾਵੈ ॥

اسے اپنے دل میں ہری پر میشور کا نام ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

ਜੇ ਕੋ ਅਪੁਨੀ ਸੋਭਾ ਲੋਰੈ ॥

اگر کوئی آدمی اپنی شان چاہتا ہو تو

ਸਾਧਸੰਗਿ ਇਹ ਹਉਮੈ ਛੋਰੈ ॥

وہ سنتوں کی صحبت میں رہ کر اس گھمنڈ کو چھوڑ دے۔

ਜੇ ਕੋ ਜਨਮ ਮਰਣ ਤੇ ਡਰੈ ॥

اگر کوئی آدمی پیدائش اور موت کے دکھ سے ڈرتا ہے،

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਸਰਨੀ ਪਰੈ ॥

تو اسے سنتوں کی پناہ لینا چاہیے۔

ਜਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਦਰਸ ਪਿਆਸਾ ॥

جس آدمی کو واہے گرو کے دیدار کی سخت خواہش ہے،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਸਾ ॥੫॥

اے نانک ! میں اس پر ہمیشہ قربان ہوں۔

ਸਗਲ ਪੁਰਖ ਮਹਿ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਧਾਨੁ ॥

تمام مردوں میں وہی مرد غالب ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਾ ਕਾ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

جس آدمی کا صحبت میں رہ کر تکبر مٹ جاتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਜੋ ਜਾਣੈ ਨੀਚਾ ॥

جو آدمی اپنے آپ کو ادنیٰ (عاجز) سمجھتا ہے،

ਸੋਊ ਗਨੀਐ ਸਭ ਤੇ ਊਚਾ ॥

وہ سب سے بھلا (اونچا) سمجھا جاتا ہے۔

ਜਾ ਕਾ ਮਨੁ ਹੋਇ ਸਗਲ ਕੀ ਰੀਨਾ ॥

جس آدمی کا نفس سب کے قدموں کی دھول بن جاتا ہے،

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਤਿਨਿ ਘਟਿ ਘਟਿ ਚੀਨਾ ॥

وہ ہری پرمیشور کے نام کو ہر دل میں دیکھتا ہے۔

ਮਨ ਅਪੁਨੇ ਤੇ ਬੁਰਾ ਮਿਟਾਨਾ॥

جو اپنے دل سے برائی کو مٹا دیتا ہے،

ਪੇਖੈ ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਜਨਾ ॥

وہ سارے جہان کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔

ਸੂਖ ਦੂਖ ਜਨ ਸਮ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

اے نانک ! جو آدمی خوشی اور غم کو ایک جیسا سمجھتا ہے،

ਨਾਨਕ ਪਾਪ ਪੁੰਨ ਨਹੀ ਲੇਪਾ ॥੬॥

وہ گناہ اور نیکی سے پاک رہتا ہے۔

ਨਿਰਧਨ ਕਉ ਧਨੁ ਤੇਰੋ ਨਾਉ ॥

اے ناتھ ! غریبوں کے لیے تیرا نام ہی دھن دولت ہے۔

ਨਿਥਾਵੇ ਕਉ ਨਾਉ ਤੇਰਾ ਥਾਉ ॥

بے سہارا کے لیے تیرا نام ہی سہارا ہے۔

ਨਿਮਾਨੇ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਤੇਰੋ ਮਾਨੁ ॥

اے رب ! دھتکارے ہوؤں کی تو عزت ہے۔

ਸਗਲ ਘਟਾ ਕਉ ਦੇਵਹੁ ਦਾਨੁ ॥

تو ہی تمام جانداروں کو دینے والا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨਹਾਰ ਸੁਆਮੀ ॥

اے دنیا کے مالک ! تم خود ہی سب کچھ کرتے اور خود ہی ذی روحوں سے کرواتے ہو۔

ਸਗਲ ਘਟਾ ਕੇ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ॥

تو بڑا عالم الغیب ہے۔

ਅਪਨੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਜਾਨਹੁ ਆਪੇ ॥

اے آقا ! اپنی رفتار اور اپنی حدود تم خود ہی جانتے ہو۔

ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭ ਰਾਤੇ ॥

اے رب ! اپنے آپ سے تم خود ہی رنگے ہوئے ہو۔

ਤੁਮ੍ਹਰੀ ਉਸਤਤਿ ਤੁਮ ਤੇ ਹੋਇ ॥

اے واہے گرو ! اپنی تعریف صرف تم ہی کر سکتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਨਸਿ ਕੋਇ ॥੭॥

اے نانک ! کوئی دوسرا تیری عظمت کو نہیں جانتا۔

ਸਰਬ ਧਰਮ ਮਹਿ ਸ੍ਰੇਸਟ ਧਰਮੁ ॥

تمام مذاہب میں سب سے بڑا مذہب یہ ہے کہ

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਜਪਿ ਨਿਰਮਲ ਕਰਮੁ ॥

واہے گرو کے نام کا ذکر کرنا اور پاکیزہ اعمال کرنا۔

ਸਗਲ ਕ੍ਰਿਆ ਮਹਿ ਊਤਮ ਕਿਰਿਆ ॥

تمام مذہبی اعمال میں سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ

ਸਾਧਸੰਗਿ ਦੁਰਮਤਿ ਮਲੁ ਹਿਰਿਆ ॥

نیک صحبت میں رہ کر نادانی کی گندگی کو دھو پھینکنا۔

ਸਗਲ ਉਦਮ ਮਹਿ ਉਦਮੁ ਭਲਾ ॥

تمام کوششوں میں بہتر کوشش یہی ہے کہ

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਜੀਅ ਸਦਾ ॥

ہمیشہ دل میں ہری کے نام کا ذکر کرتے رہو۔

ਸਗਲ ਬਾਨੀ ਮਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਾਨੀ ॥

تمام صداؤں میں صدائے امرت یہ ہے کہ

ਹਰਿ ਕੋ ਜਸੁ ਸੁਨਿ ਰਸਨ ਬਖਾਨੀ ॥

واہے گرو کی عظمت کو سنو اور اس کو زبان سے بولو۔

ਸਗਲ ਥਾਨ ਤੇ ਓਹੁ ਊਤਮ ਥਾਨੁ ॥

اے نانک ! وہ جگہ سب جگہوں میں بہترین ہے،

ਨਾਨਕ ਜਿਹ ਘਟਿ ਵਸੈ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥੮॥੩॥

جس میں بھگوان کا نام رہتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਨਿਰਗੁਨੀਆਰ ਇਆਨਿਆ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਦਾ ਸਮਾਲਿ ॥

اے حقیر اور بے وقوف مخلوق ! اس واہے گرو کو ہمیشہ یاد رکھ۔

ਜਿਨਿ ਕੀਆ ਤਿਸੁ ਚੀਤਿ ਰਖੁ ਨਾਨਕ ਨਿਬਹੀ ਨਾਲਿ ॥੧॥

اے نانک ! جس نے تجھے پیدا کیا ہے، اس کو اپنے دل میں بسا، صرف واہے گرو ہی تیرا ساتھ دے گا۔

۔1

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਰਮਈਆ ਕੇ ਗੁਨ ਚੇਤਿ ਪਰਾਨੀ ॥

اے فانی مخلوق ! سب جگہ موجود رام کی صفات.بیان کر

ਕਵਨ ਮੂਲ ਤੇ ਕਵਨ ਦ੍ਰਿਸਟਾਨੀ ॥

تیری کیا اصل ہے اور تو کیسا دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਤੂੰ ਸਾਜਿ ਸਵਾਰਿ ਸੀਗਾਰਿਆ ॥

جس نے تجھےپیدا کیا، سنوارا اور عزت والا بنایا ہے،

ਗਰਭ ਅਗਨਿ ਮਹਿ ਜਿਨਹਿ ਉਬਾਰਿਆ ॥

جس نے تیری رحم کی آگ میں حفاظت کی ہے،

ਬਾਰ ਬਿਵਸਥਾ ਤੁਝਹਿ ਪਿਆਰੈ ਦੂਧ ॥

جس نے تجھے بچپن میں پینے کے لیے دودھ دیا ہے،

ਭਰਿ ਜੋਬਨ ਭੋਜਨ ਸੁਖ ਸੂਧ ॥

جس نے تجھے جوانی میں رزق، خوشی اور سمجھ دی۔

ਬਿਰਧਿ ਭਇਆ ਊਪਰਿ ਸਾਕ ਸੈਨ ॥

اور جس نے جب تو بوڑھا ہوا، تو سگے رشتے دار اور دوست

ਮੁਖਿ ਅਪਿਆਉ ਬੈਠ ਕਉ ਦੈਨ ॥

میٹھے ہی منہ میں کھانا ڈالنے کے لیے-تیری خدمت کے لیے دیے ہیں۔

ਇਹੁ ਨਿਰਗੁਨੁ ਗੁਨੁ ਕਛੂ ਨ ਬੂਝੈ ॥

یہ نا شکرا آدمی کیے ہوئے احسانات کی کچھ بھی قدر نہیں کرتا۔

ਬਖਸਿ ਲੇਹੁ ਤਉ ਨਾਨਕ ਸੀਝੈ ॥੧॥

نانک کا بیان ہے کہ اے واہے گرو ! اگر تو اس کو معاف کر دے تو ہی وہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਧਰ ਊਪਰਿ ਸੁਖਿ ਬਸਹਿ ॥

(اے مخلوق !) جس کی مہربانی سے تو زمین پر خوش حال رہتا ہے

ਸੁਤ ਭ੍ਰਾਤ ਮੀਤ ਬਨਿਤਾ ਸੰਗਿ ਹਸਹਿ ॥

اور اپنے بیٹے، بھائی، دوست اور بیوی کے ساتھ ہنستا کھیلتا ہے،

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪੀਵਹਿ ਸੀਤਲ ਜਲਾ ॥

جس کی مہربانی سے تو ٹھنڈا پانی پیتا ہے۔

ਸੁਖਦਾਈ ਪਵਨੁ ਪਾਵਕੁ ਅਮੁਲਾ ॥

اور تجھے خوش کرنے والی آرام دہ ہوا اور انمول آگ ملی ہے،

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਭੋਗਹਿ ਸਭਿ ਰਸਾ ॥

جس کی مہربانی سے تم تمام لذتیں حاصل کرتے ہیں۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਸੰਗਿ ਸਾਥਿ ਬਸਾ ॥

اور تمام چیزوں کے ساتھ تم رہتے ہو،

ਦੀਨੇ ਹਸਤ ਪਾਵ ਕਰਨ ਨੇਤ੍ਰ ਰਸਨਾ ॥

جس نے تجھے ہاتھ پیر، کان، آنکھ اور زبان عطا کی ہے،

ਤਿਸਹਿ ਤਿਆਗਿ ਅਵਰ ਸੰਗਿ ਰਚਨਾ ॥

(اے مخلوق !) تم اس واہے گرو کو بھلا کر دوسروں کے ساتھ محبت کرتے ہو.

ਐਸੇ ਦੋਖ ਮੂੜ ਅੰਧ ਬਿਆਪੇ ॥

ایسے عیوب نادان بے وقوفوں میں پائے جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਾਢਿ ਲੇਹੁ ਪ੍ਰਭ ਆਪੇ ॥੨॥

نانک کا بیان ہے کہ اے رب ! ان کی تم خود ہی حفاظت کرو۔

ਆਦਿ ਅੰਤਿ ਜੋ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ॥

جو پرماتما ابتدا سے انتہا تک (ولادت سے موت تک) سب کا محافظ ہے،

ਤਿਸ ਸਿਉ ਪ੍ਰੀਤਿ ਨ ਕਰੈ ਗਵਾਰੁ ॥

احمق آدمی اس سے محبت نہیں کرتا۔

ਜਾ ਕੀ ਸੇਵਾ ਨਵ ਨਿਧਿ ਪਾਵੈ ॥

جس کی خدمت سے اس کو نو خزانے ملتے ہیں

ਤਾ ਸਿਉ ਮੂੜਾ ਮਨੁ ਨਹੀ ਲਾਵੈ ॥

اسے بے وقوف مخلوق اپنے دل سے نہیں لگاتی۔

ਜੋ ਠਾਕੁਰੁ ਸਦ ਸਦਾ ਹਜੂਰੇ ॥

جو آقا ہمیشہ سے ہی قریب ہے،

ਤਾ ਕਉ ਅੰਧਾ ਜਾਨਤ ਦੂਰੇ ॥

اس کو جاہل مخلوق دور سمجھتی ہے۔

ਜਾ ਕੀ ਟਹਲ ਪਾਵੈ ਦਰਗਹ ਮਾਨੁ ॥

جس کی عقیدت مندانہ خدمت سے رب کے دربار میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਬਿਸਾਰੈ ਮੁਗਧੁ ਅਜਾਨੁ ॥

احمق اور نادان آدمی اس واہے گرو کو بھلا دیتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਇਹੁ ਭੂਲਨਹਾਰੁ ॥

فانی مخلوق ہمیشہ بھول چوک کرتی رہتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ਅਪਾਰੁ ॥੩॥

اے نانک ! صرف ابدی واہے گرو ہی محافظ ہے۔

ਰਤਨੁ ਤਿਆਗਿ ਕਉਡੀ ਸੰਗਿ ਰਚੈ ॥

نام اور جوہر کو چھوڑ کر آدمی دولت نامی کوڑی میں خوش رہتا ہے۔

ਸਾਚੁ ਛੋਡਿ ਝੂਠ ਸੰਗਿ ਮਚੈ ॥

وہ سچائی کو چھوڑ کر جھوٹ کے ساتھ خوش رہتا ہے۔

ਜੋ ਛਡਨਾ ਸੁ ਅਸਥਿਰੁ ਕਰਿ ਮਾਨੈ ॥

جس دنیا کی چیزوں کو اسے چھوڑ جانا ہے، اس کو وہ ہمیشہ باقی رہنے والا سمجھتا ہے۔

ਜੋ ਹੋਵਨੁ ਸੋ ਦੂਰਿ ਪਰਾਨੈ ॥

جو کچھ ہونا ہے اس کو وہ دور سمجھتا ہے۔

ਛੋਡਿ ਜਾਇ ਤਿਸ ਕਾ ਸ੍ਰਮੁ ਕਰੈ ॥

جسے اسے چھوڑ جانا ہے، اس کے لیے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ਤਿਸੁ ਪਰਹਰੈ ॥

وہ اس مددگار (رب) کو چھوڑتا ہے، جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔

ਚੰਦਨ ਲੇਪੁ ਉਤਾਰੈ ਧੋਇ ॥ਗਰਧਬ ਪ੍ਰੀਤਿ ਭਸਮ ਸੰਗਿ ਹੋਇ ॥

وہ چندن کے لیپ کو دھو کر اتار دیتا ہے۔ گدھے کو صرف جلا ہوا (راکھ) پسند ہے۔

ਅੰਧ ਕੂਪ ਮਹਿ ਪਤਿਤ ਬਿਕਰਾਲ ॥

آدمی ڈراؤنے اندھیرے کنویں میں گرا پڑا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਾਢਿ ਲੇਹੁ ਪ੍ਰਭ ਦਇਆਲ ॥੪॥

نانک کی دعا ہے کہ اے دریائے رحمت واہے گرو ! انھیں تم اندھیرے کنویں سے باہر نکال لاؤ۔

ਕਰਤੂਤਿ ਪਸੂ ਕੀ ਮਾਨਸ ਜਾਤਿ ॥

ذات انسان کی ہے لیکن اعمال جانوروں والے ہیں۔

ਲੋਕ ਪਚਾਰਾ ਕਰੈ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

انسان دن رات لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتا رہتا ہے۔

ਬਾਹਰਿ ਭੇਖ ਅੰਤਰਿ ਮਲੁ ਮਾਇਆ ॥

ظاہری (جسم میں) وہ مذہبی لباس پہنتا ہے لیکن اس کے نفس میں دولت کا میل ہے۔

ਛਪਸਿ ਨਾਹਿ ਕਛੁ ਕਰੈ ਛਪਾਇਆ ॥

جتنا دل چاہے وہ چھپائے لیکن اپنی اصلیت کو چھپا نہیں سکتا۔

ਬਾਹਰਿ ਗਿਆਨ ਧਿਆਨ ਇਸਨਾਨ ॥

وہ علم، مراقبہ اور غسل کرنے کا دکھاوا کرتا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਬਿਆਪੈ ਲੋਭੁ ਸੁਆਨੁ ॥

لیکن اس کے نفس پر لالچ کا کتا دباؤ ڈال رہا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਅਗਨਿ ਬਾਹਰਿ ਤਨੁ ਸੁਆਹ ॥

اس کے باطن میں حرص کی آگ موجود ہے اور ظاہر میں زہد و بے رغبتی اپنائے ہوئے ہے۔

ਗਲਿ ਪਾਥਰ ਕੈਸੇ ਤਰੈ ਅਥਾਹ ॥

اپنی گردن میں ہوس کا پتھر ڈال کر وہ انتہائی گہرے سمندر سے کیسے پار ہو سکتا ہے؟

ਜਾ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਬਸੈ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ॥

اے نانک! جس کے دل میں واہے گرو خود رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਸਹਜਿ ਸਮਾਤਿ ॥੫॥

ایسے آدمی کو آسانی سے رب کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਅੰਧਾ ਕੈਸੇ ਮਾਰਗੁ ਪਾਵੈ ॥

صرف سننے سے ہی اندھا آدمی کس طرح راستہ ڈھونڈ سکتا ہے؟

ਕਰੁ ਗਹਿ ਲੇਹੁ ਓੜਿ ਨਿਬਹਾਵੈ ॥

اس کا ہاتھ پکڑ لو (تا کہ یہ) آخر تک محبت کو نباہ سکے۔

ਕਹਾ ਬੁਝਾਰਤਿ ਬੂਝੈ ਡੋਰਾ ॥

بہرا آدمی بات کس طرح سمجھ سکتا ہے؟

ਨਿਸਿ ਕਹੀਐ ਤਉ ਸਮਝੈ ਭੋਰਾ ॥

جب ہم رات کہتے ہیں، تو وہ دن سمجھتا ہے۔

ਕਹਾ ਬਿਸਨਪਦ ਗਾਵੈ ਗੁੰਗ ॥

گونگا آدمی کس طرح بسنپد گا سکتا ہے؟

ਜਤਨ ਕਰੈ ਤਉ ਭੀ ਸੁਰ ਭੰਗ ॥

اگر وہ کوشش بھی کرے، تو بھی اس کی آواز ٹوٹ جاتی ہے۔

ਕਹ ਪਿੰਗੁਲ ਪਰਬਤ ਪਰ ਭਵਨ ॥

لنگڑا کس طرح پہاڑ پر چکر کاٹ سکتا ہے؟

ਨਹੀ ਹੋਤ ਊਹਾ ਉਸੁ ਗਵਨ ॥

اس کا وہاں جانا ممکن نہیں۔

ਕਰਤਾਰ ਕਰੁਣਾ ਮੈ ਦੀਨੁ ਬੇਨਤੀ ਕਰੈ ॥

اے نانک ! اے مہربان ! اے مدبر کائنات ! (یہ) عاجز بندہ دعا کرتا ہے کہ

ਨਾਨਕ ਤੁਮਰੀ ਕਿਰਪਾ ਤਰੈ ॥੬॥

تیری مہربانی سے ہی مخلوق کائنات کے سمندر سے پار ہو سکتی ہے۔

ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ਸੁ ਆਵੈ ਨ ਚੀਤਿ ॥

جو پرماتما مخلوق کا ساتھی اور مددگار ہے، وہ اسے اپنے ذہن میں یاد نہیں کرتا۔

ਜੋ ਬੈਰਾਈ ਤਾ ਸਿਉ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

بلکہ وہ اس سے پیار کرتا ہے، جو اس کا دشمن ہے۔

ਬਲੂਆ ਕੇ ਗ੍ਰਿਹ ਭੀਤਰਿ ਬਸੈ ॥

وہ بالو (ریت) کے گھر میں ہی رہتا ہے۔

ਅਨਦ ਕੇਲ ਮਾਇਆ ਰੰਗਿ ਰਸੈ ॥

وہ عیاشی کے کھیلوں اور دولت کے رنگوں (خوشی) سے مزے لیتا ہے۔

ਦ੍ਰਿੜੁ ਕਰਿ ਮਾਨੈ ਮਨਹਿ ਪ੍ਰਤੀਤਿ ॥

وہ ان رنگیلیوں کو دل میں مضبوط بھروسہ سمجھتا ہے۔

ਕਾਲੁ ਨ ਆਵੈ ਮੂੜੇ ਚੀਤਿ ॥

لیکن احمق انسان اپنے دل میں کال (موت) کو یاد ہی نہیں کرتا۔

ਬੈਰ ਬਿਰੋਧ ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਮੋਹ ॥

دشمنی، مخالفت، ہوس، غصہ، حرص،

ਝੂਠ ਬਿਕਾਰ ਮਹਾ ਲੋਭ ਧ੍ਰੋਹ ॥

جھوٹ، گناہ، لالچ اور خیانت کا

ਇਆਹੂ ਜੁਗਤਿ ਬਿਹਾਨੇ ਕਈ ਜਨਮ ॥

چالوں میں آدمی نے زندگی کے کئی دور گزار دیے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਰਾਖਿ ਲੇਹੁ ਆਪਨ ਕਰਿ ਕਰਮ ॥੭॥

نانک کی درخواست ہے کہ اے رب ! اپنی رحمت کی چادر پہن کر مخلوق کو کائنات کے سمندر سے بچالے۔

ਤੂ ਠਾਕੁਰੁ ਤੁਮ ਪਹਿ ਅਰਦਾਸਿ ॥

(اے واہے گرو !) تو ہمارا آقا ہے اور ہماری تجھ سے ہی دعا ہے۔

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭੁ ਤੇਰੀ ਰਾਸਿ ॥

یہ روح اور جسم سب تیری ہی پونجی ہے۔

ਤੁਮ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੇਰੇ ॥

تم ہمارے ماں باپ ہو اور ہم تیرے بچے ہیں۔

ਤੁਮਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਮਹਿ ਸੂਖ ਘਨੇਰੇ ॥

تیری مہربانی میں بہت ساری خوشیاں ہیں۔

ਕੋਇ ਨ ਜਾਨੈ ਤੁਮਰਾ ਅੰਤੁ ॥

اے رب ! تیری انتہاء کوئی بھی نہیں جانتا۔

ਊਚੇ ਤੇ ਊਚਾ ਭਗਵੰਤ ॥

تو سب سے اعلی بھگوان ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਤੁਮਰੈ ਸੂਤ੍ਰਿ ਧਾਰੀ ॥

سارا جہان تیرے سوتر (دھاگے) میں پرویا ہوا ہے۔

ਤੁਮ ਤੇ ਹੋਇ ਸੁ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

جو کچھ (مخلوق) تجھ سے پیدا ہوئی ہے، وہ تیری فرماں بردار ہے۔

ਤੁਮਰੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਤੁਮ ਹੀ ਜਾਨੀ ॥

تیری رفتار اور حد کو صرف تو ہی جانتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਸਦਾ ਕੁਰਬਾਨੀ ॥੮॥੪॥

اے نانک ! تیرا عقیدت مند ہمیشہ ہی تجھ پر قربان جاتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਦੇਨਹਾਰੁ ਪ੍ਰਭ ਛੋਡਿ ਕੈ ਲਾਗਹਿ ਆਨ ਸੁਆਇ ॥

نوازنے والے رب کو چھوڑ کر مخلوق دوسری مزے مزے کی چیزوں میں لگتی ہے، (لیکن)

ਨਾਨਕ ਕਹੂ ਨ ਸੀਝਈ ਬਿਨੁ ਨਾਵੈ ਪਤਿ ਜਾਇ ॥੧॥

اے نانک ! ایسی مخلوق کبھی کامیاب نہیں ہوتی کیونکہ رب کے نام کے بغیر عزت و عظمت نہیں رہتی۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਦਸ ਬਸਤੂ ਲੇ ਪਾਛੈ ਪਾਵੈ ॥

انسان (واہے گرو سے) دس چیزیں لے کر پیچھے سنبھال لیتا ہے۔

ਏਕ ਬਸਤੁ ਕਾਰਨਿ ਬਿਖੋਟਿ ਗਵਾਵੈ ॥

(لیکن) ایک چیز کی خاطر وہ اپنا ایمان گنوا لیتا ہے۔

ਏਕ ਭੀ ਨ ਦੇਇ ਦਸ ਭੀ ਹਿਰਿ ਲੇਇ ॥

اگر رب ایک چیز بھی نہ دیوے اور دس بھی چھین لے

ਤਉ ਮੂੜਾ ਕਹੁ ਕਹਾ ਕਰੇਇ ॥

تو بتاؤ یہ بے وقوف کیا کر سکتا ہے؟

ਜਿਸੁ ਠਾਕੁਰ ਸਿਉ ਨਾਹੀ ਚਾਰਾ ॥

جس آقا کے سامنے کوئی زور نہیں چل سکتا،

ਤਾ ਕਉ ਕੀਜੈ ਸਦ ਨਮਸਕਾਰਾ ॥

اس کے سامنے ہمیشہ جھکنا چاہیے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਲਾਗਾ ਪ੍ਰਭੁ ਮੀਠਾ ॥

جس کے دل کو رب محبوب لگتا ہے

ਸਰਬ ਸੂਖ ਤਾਹੂ ਮਨਿ ਵੂਠਾ ॥

ساری خوشیاں اس کے دل میں رہتی ہیں۔

ਜਿਸੁ ਜਨ ਅਪਨਾ ਹੁਕਮੁ ਮਨਾਇਆ ॥

اے نانک ! جس آدمی سے پریشور اپنے حکم کو پورا کرواتا ہے،

ਸਰਬ ਥੋਕ ਨਾਨਕ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥੧॥

دنیا کی تمام چیزیں اس نے پا لی ہیں۔

ਅਗਨਤ ਸਾਹੁ ਅਪਨੀ ਦੇ ਰਾਸਿ ॥

غنی رب ذی روحوں کو (چیزیوں کی) بے شمار پونجی عطا کرتا ہے۔

ਖਾਤ ਪੀਤ ਬਰਤੈ ਅਨਦ ਉਲਾਸਿ ॥

مخلوق اس کو مزے اور خوشی سے کھاتی، پیتی اور استعمال کرتی ہے۔

ਅਪੁਨੀ ਅਮਾਨ ਕਛੁ ਬਹੁਰਿ ਸਾਹੁ ਲੇਇ ॥

اگر غنی رب اپنی عطا میں سے کچھ واپس لے لے،

ਅਗਿਆਨੀ ਮਨਿ ਰੋਸੁ ਕਰੇਇ ॥

تو بے وقوف آدمی اپنے دل میں غصہ کرتا ہے۔

ਅਪਨੀ ਪਰਤੀਤਿ ਆਪ ਹੀ ਖੋਵੈ ॥

اس طرح وہ اپنا بھروسہ خود ہی کھو دیتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਉਸ ਕਾ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਨ ਹੋਵੈ ॥

رب دوبارہ اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔

ਜਿਸ ਕੀ ਬਸਤੁ ਤਿਸੁ ਆਗੈ ਰਾਖੈ ॥

جس کی چیز ہے، اس کے سامنے (خود ہی خوشی سے) رکھ دینا چاہئے

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਆਗਿਆ ਮਾਨੈ ਮਾਥੈ ॥

اور رب کا حکم اس کے لیے خوشی سے ماننے لائق ہے۔

ਉਸ ਤੇ ਚਉਗੁਨ ਕਰੈ ਨਿਹਾਲੁ ॥

رب اسے پہلے سے چار گنا زیادہ شکر گزار بنادیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬੁ ਸਦਾ ਦਇਆਲੁ ॥੨॥

اے نانک ! واہے گرو ہمیشہ سے ہی مہربان ہے۔

ਅਨਿਕ ਭਾਤਿ ਮਾਇਆ ਕੇ ਹੇਤ ॥ਸਰਪਰ ਹੋਵਤ ਜਾਨੁ ਅਨੇਤ ॥

دولت کے جا پھندے مختلف طرح کے ہیں، لیکن یہ تمام اخیر میں فنا ہوجانے والے سمجھو۔

ਬਿਰਖ ਕੀ ਛਾਇਆ ਸਿਉ ਰੰਗੁ ਲਾਵੈ ॥

آدمی درخت کے سایے کو پسند کرتا ہے۔ (لیکن)

ਓਹ ਬਿਨਸੈ ਉਹੁ ਮਨਿ ਪਛੁਤਾਵੈ ॥

جب وہ فنا ہوتا ہے، تو وہ اپنے دل میں پچھتاوا کرتا ہے۔

ਜੋ ਦੀਸੈ ਸੋ ਚਾਲਨਹਾਰੁ ॥

دکھائی دینے والا جہان عارضی ہے،

ਲਪਟਿ ਰਹਿਓ ਤਹ ਅੰਧ ਅੰਧਾਰੁ ॥

اس دنیا کو جاہل انسان اپنا سمجھ بیٹھا ہے۔

ਬਟਾਊ ਸਿਉ ਜੋ ਲਾਵੈ ਨੇਹ ॥

جو بھی آدمی مسافر سے محبت کرتا ہے،

ਤਾ ਕਉ ਹਾਥਿ ਨ ਆਵੈ ਕੇਹ ॥

آخر کار اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

ਮਨ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਸੁਖਦਾਈ ॥

اے میرے دل ! رب کے نام کی محبت سکون بخش ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਲਏ ਲਾਈ ॥੩॥

اے نانک ! واہے گرو ان کو اپنے ساتھ لگاتا ہے، جن پر وہ مہربانی کرتا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਤਨੁ ਧਨੁ ਕੁਟੰਬੁ ਸਬਾਇਆ ॥

یہ جسم، مال و دولت اور خاندان سب جھوٹا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਹਉਮੈ ਮਮਤਾ ਮਾਇਆ ॥

غرور، ممتا اور دولت بھی جھوٹے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਾਜ ਜੋਬਨ ਧਨ ਮਾਲ ॥

ریاست، جوانی، مال اور جائیداد سب سراب ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਬਿਕਰਾਲ ॥

حرص و ہوس اور سخت غصہ سب فانی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਥ ਹਸਤੀ ਅਸ੍ਵ ਬਸਤ੍ਰਾ ॥

خوب صورت رتھ، ہاتھی، گھوڑے اور بہترین لباس یہ سب فانی (جھوٹے) ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰੰਗ ਸੰਗਿ ਮਾਇਆ ਪੇਖਿ ਹਸਤਾ ॥

دھن دولت جمع کرنے کی محبت، جسے دیکھ کر آدمی ہنستا ہے، یہ بھی باطل ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਧ੍ਰੋਹ ਮੋਹ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

دھوکہ، دنیاوی لگاؤ اور گھمنڈ بھی عارضی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਆਪਸ ਊਪਰਿ ਕਰਤ ਗੁਮਾਨੁ ॥

اپنے اوپر گھمنڈ کرنا جھوٹ ہے۔

ਅਸਥਿਰੁ ਭਗਤਿ ਸਾਧ ਕੀ ਸਰਨ ॥

واہے گرو کی عبادت اور سنتوں کی پناہ یقینی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਪਿ ਜਪਿ ਜੀਵੈ ਹਰਿ ਕੇ ਚਰਨ ॥੪॥

اے نانک ! بھگوان کے قدموں میں پڑ کر ہی مخلوق حقیقی زندگی جیتی ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਸ੍ਰਵਨ ਪਰ ਨਿੰਦਾ ਸੁਨਹਿ ॥

انسان کے وہ کان جھوٹے ہیں جو دوسروں کی برائی سنتے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਹਸਤ ਪਰ ਦਰਬ ਕਉ ਹਿਰਹਿ ॥

وہ ہاتھ بھی جھوٹے ہیں جو دوسروں کا پیسہ چراتے ہیں ۔

ਮਿਥਿਆ ਨੇਤ੍ਰ ਪੇਖਤ ਪਰ ਤ੍ਰਿਅ ਰੂਪਾਦ ॥

وہ آنکھیں جھوٹی ہیں، جو اجنبی عورت کا حسن دیکھتی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਸਨਾ ਭੋਜਨ ਅਨ ਸ੍ਵਾਦ ॥

وہ زبان بھی جھوٹی ہے جو پکوان اور دوسری لذتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਚਰਨ ਪਰ ਬਿਕਾਰ ਕਉ ਧਾਵਹਿ ॥

وہ پیر جھوٹے ہیں، جو دوسروں کا برا کرنے کے لیے دوڑتے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਮਨ ਪਰ ਲੋਭ ਲੁਭਾਵਹਿ ॥

وہ نفس بھی جھوٹا ہے جو دوسرے کے مال پر نیت خراب کرتا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਤਨ ਨਹੀ ਪਰਉਪਕਾਰਾ ॥

وہ جسم جھوٹا ہے، جو رفاہی کام نہیں کرتا۔

ਮਿਥਿਆ ਬਾਸੁ ਲੇਤ ਬਿਕਾਰਾ ॥

وہ ناک بے کار ہے، جو نفسانی لذتوں کی بدبو سونگھ رہی ہے۔

ਬਿਨੁ ਬੂਝੇ ਮਿਥਿਆ ਸਭ ਭਏ ॥

ایسی سمجھ کے بنا ہر عضو فانی ہے۔

ਸਫਲ ਦੇਹ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮ ਲਏ ॥੫॥

اے نانک! وہ جسم کامیاب ہے، جو ہری پریشور کا نام لیتا رہتا ہے۔

ਬਿਰਥੀ ਸਾਕਤ ਕੀ ਆਰਜਾ ॥

ضعیف انسان کی زندگی بے کار ہے۔

ਸਾਚ ਬਿਨਾ ਕਹ ਹੋਵਤ ਸੂਚਾ ॥

سچ کے بنا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے؟

ਬਿਰਥਾ ਨਾਮ ਬਿਨਾ ਤਨੁ ਅੰਧ ॥

نام کے بنا جاہل مرد کا جسم بےکار ہے۔ (کیوں کہ)

ਮੁਖਿ ਆਵਤ ਤਾ ਕੈ ਦੁਰਗੰਧ ॥

ان کے منہ سے بدبو آتی ہے۔

ਬਿਨੁ ਸਿਮਰਨ ਦਿਨੁ ਰੈਨਿ ਬ੍ਰਿਥਾ ਬਿਹਾਇ ॥

رب کے ذکر بنا دن اور راتیں بےکار گزر جاتے ہیں،

ਮੇਘ ਬਿਨਾ ਜਿਉ ਖੇਤੀ ਜਾਇ ॥

جس طرح بارش کے بنا فصل تباہ ہو جاتی ہے۔

ਗੋਬਿਦ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਬ੍ਰਿਥੇ ਸਭ ਕਾਮ ॥

گووند کے بھجن کے بنا تمام کام بے کار ہیں۔

ਜਿਉ ਕਿਰਪਨ ਕੇ ਨਿਰਾਰਥ ਦਾਮ ॥

جیسے کنجوس آدمی کی دولت بے کار ہے۔

ਧੰਨਿ ਧੰਨਿ ਤੇ ਜਨ ਜਿਹ ਘਟਿ ਬਸਿਓ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے، جس کے دل میں رب کا نام رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਉ ॥੬॥

اے نانک! میں ان پر قربان جاتا ہوں۔

ਰਹਤ ਅਵਰ ਕਛੁ ਅਵਰ ਕਮਾਵਤ ॥

آدمی کہتا کچھ ہے اور کرتا بالکل ہی کچھ اور ہے۔

ਮਨਿ ਨਹੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਮੁਖਹੁ ਗੰਢ ਲਾਵਤ ॥

اس کے دل میں (رب کے لیے) محبت نہیں لیکن منہ سے بے فائدہ باتیں کرتا ہے۔

ਜਾਨਨਹਾਰ ਪ੍ਰਭੂ ਪਰਬੀਨ ॥

سب کچھ جاننے والا رب بڑا ہوشیار ہے

ਬਾਹਰਿ ਭੇਖ ਨ ਕਾਹੂ ਭੀਨ ॥

(وہ کبھی) کسی کی ظاہری صورت سے راضی نہیں ہوتا۔

ਅਵਰ ਉਪਦੇਸੈ ਆਪਿ ਨ ਕਰੈ ॥

جو دوسروں کو اچھی باتیں بتاتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا،

ਆਵਤ ਜਾਵਤ ਜਨਮੈ ਮਰੈ ॥

وہ (دنیا میں) آتا جاتا اور جیتا مرتا رہتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਬਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

جس آدمی کے دل میں شکل و صورت سے پاک رب رہتا ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਸੀਖ ਤਰੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥

اس کی تبلیغ سے سارا جہان (آفتوں سے) بچ جاتا ہے۔

ਜੋ ਤੁਮ ਭਾਨੇ ਤਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਤਾ ॥

اے رب ! جو تجھے اچھے لگتے ہیں، صرف وہی تجھے جان سکتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਉਨ ਜਨ ਚਰਨ ਪਰਾਤਾ ॥੭॥

اے نانک ! میں اسے عقیدت مندوں کے قدم چومتا ہوں۔

ਕਰਉ ਬੇਨਤੀ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸਭੁ ਜਾਨੈ ॥

میں اس پربرہما کے سامنے دعا کرتا ہوں، جو سب کچھ جانتا ہے۔

ਅਪਨਾ ਕੀਆ ਆਪਹਿ ਮਾਨੈ ॥

اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کو وہ خود ہی عزت عطا کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਆਪ ਆਪਿ ਕਰਤ ਨਿਬੇਰਾ ॥

واہے گرو خود ہی (مخلوق کے اعمال کے مطابق) انصاف کرتا ہے۔

ਕਿਸੈ ਦੂਰਿ ਜਨਾਵਤ ਕਿਸੈ ਬੁਝਾਵਤ ਨੇਰਾ ॥

کسی کو یہ احساس عطا کرتا ہے کہ واہے گرو ہمارے قریب ہے اور کسی کو لگتا ہے کہ واہے گرو کہیں دور ہے۔

ਉਪਾਵ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲ ਤੇ ਰਹਤ ॥

تمام کوششوں اور چالاکیوں سے واہے گرو بالاتر ہے۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਜਾਨੈ ਆਤਮ ਕੀ ਰਹਤ ॥

(کیونکہ) وہ آدمی کے دل کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਲੜਿ ਲਾਇ ॥

وہ اس کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے، جو اس کو بھلا لگتا ہے۔

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ॥

رب تمام جگہوں اور جگہوں کی دوری پر چھایا ہوا ہے۔

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਜਿਸੁ ਕਿਰਪਾ ਕਰੀ ॥

جس پر واہے گرو رحم کرتا ہے وہی اس کا بندہ ہے۔

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਹਰੀ ॥੮॥੫॥

اے نانک ! لمحہ لمحہ ہری کا ذکر کرتے رہو۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਅਰੁ ਲੋਭ ਮੋਹ ਬਿਨਸਿ ਜਾਇ ਅਹੰਮੇਵ ॥

اے واہے گرو ! میری ہوس، غصہ، لالچ، حرص اور گھمنڈ ختم ہو جائے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਸਰਣਾਗਤੀ ਕਰਿ ਪ੍ਰਸਾਦੁ ਗੁਰਦੇਵ ॥੧॥

میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اے گرودیو ! مجھ پر ایسی مہربانی کریں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਛਤੀਹ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਖਾਹਿ ॥

(اے مخلوق !) جس کے فضل سے تو چھتیس قسم کے لذیذ پکوان کھاتا ہے،

ਤਿਸੁ ਠਾਕੁਰ ਕਉ ਰਖੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

اس رب کو اپنے دل میں یاد کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਗੰਧਤ ਤਨਿ ਲਾਵਹਿ ॥

جس کے فضل سے تم اپنے جسم پر خوشبو لگاتے ہو

ਤਿਸ ਕਉ ਸਿਮਰਤ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵਹਿ ॥
اس کی عبادت کرنے سے تجھے نجات مل جائے گی۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਸਹਿ ਸੁਖ ਮੰਦਰਿ ॥
جس کی مہربانی سے تم محلوں میں خوش رہتے ہو،

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਇ ਸਦਾ ਮਨ ਅੰਦਰਿ ॥
اپنے دل میں ہمیشہ اس کا دھیان کرو۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਗ੍ਰਿਹ ਸੰਗਿ ਸੁਖ ਬਸਨਾ ॥
جس کے فضل سے تم اپنے گھر میں خوش رہو

ਆਠ ਪਹਰ ਸਿਮਰਹੁ ਤਿਸੁ ਰਸਨਾ ॥
اپنی زبان سے آٹھوں پہر اس کا ذکر کرو۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਰੰਗ ਰਸ ਭੋਗ ॥
اے نانک ! جس کی مہربانی سے رنگ برنگیاں، لذیذ پکوان اور چیزیں حاصل ہوتی ہیں،

ਨਾਨਕ ਸਦਾ ਧਿਆਈਐ ਧਿਆਵਨ ਜੋਗ ॥੧॥
اس یاد رکھنے کے لائق واہے گرو کا ہمیشہ ذکر کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਾਟ ਪਟੰਬਰ ਹਢਾਵਹਿ ॥
جس کی مہربانی سے تم ریشمی لباس پہنتے ہو،

ਤਿਸਹਿ ਤਿਆਗਿ ਕਤ ਅਵਰ ਲੁਭਾਵਹਿ ॥
اسے بھلا کر کیوں دوسروں میں مست ہو رہے ہو؟

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸੇਜ ਸੋਈਜੈ ॥

جس کی مہربانی سے تم آرام دہ بستر پر سوتے ہو۔

ਮਨ ਆਠ ਪਹਰ ਤਾ ਕਾ ਜਸੁ ਗਾਵੀਜੈ ॥

اے میرے دل ! اس رب کی آٹھوں پہر حمد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੁਝੁ ਸਭੁ ਕੋਊ ਮਾਨੈ ॥

جس کی مہربانی سے ہر آدمی تیرا اعزاز و اکرام کرتا ہے۔

ਮੁਖਿ ਤਾ ਕੋ ਜਸੁ ਰਸਨ ਬਖਾਨੈ ॥

اپنے منہ اور زبان سے اس کی تعریف ہمیشہ بیان کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੋ ਰਹਤਾ ਧਰਮੁ ॥

جس کے فضل سے تیرا دین قائم رہتا ہے

ਮਨ ਸਦਾ ਧਿਆਇ ਕੇਵਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

اے میرے دل ! تو ہمیشہ اس پربرہما کا ذکر کر۔

ਪ੍ਰਭ ਜੀ ਜਪਤ ਦਰਗਹ ਮਾਨੁ ਪਾਵਹਿ ॥

عبادت کے لائق پریشور کی عبادت کرنے سے تو اس کے دربار میں مقام حاصل کرے گا۔

ਨਾਨਕ ਪਤਿ ਸੇਤੀ ਘਰਿ ਜਾਵਹਿ ॥੨॥

اے نانک ! اس طرح تم عزت کے ساتھ اپنے ٹھکانے (آخرت) میں جاؤ گے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਰੋਗ ਕੰਚਨ ਦੇਹੀ ॥

اے دل ! جس کی مہربانی سے تجھے سونے جیسا خوبصورت جسم ملا ہے،

ਲਿਵ ਲਾਵਹੁ ਤਿਸੁ ਰਾਮ ਸਨੇਹੀ ॥

اس محبوب رام کا وصال حاصل کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਓਲਾ ਰਹਤ ॥

جس کی مہربانی سے تیرا پردہ رہتا ہے

ਮਨ ਸੁਖੁ ਪਾਵਹਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਹਤ ॥

اس رب پرمیشور کی تعریف کرنے سے تم خوشی حاصل کر لو گے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੇ ਸਗਲ ਛਿਦ੍ਰ ਢਾਕੇ ॥

جس کے مہربانی سے تیرے تمام گناہ چھپ جاتے ہیں۔

ਮਨ ਸਰਨੀ ਪਰੁ ਠਾਕੁਰ ਪ੍ਰਭ ਤਾ ਕੈ ॥

اے دل ! اُس رب پرمیشور کی پناہ لے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੁਝੁ ਕੋ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

جس کے فضل سے کوئی تیرے برابر نہیں پہنچتا،

ਮਨ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਿਮਰਹੁ ਪ੍ਰਭ ਊਚੇ ॥

اے میرے دل ! اپنی سانسوں کے ساتھ سب سے بڑے رب کو یاد کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਾਈ ਦ੍ਰੁਲਭ ਦੇਹ ॥

جس کے کرم سے تجھے نایاب انسانی جسم ملا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰੇਹ ॥੩॥

اے نانک ! اس بھگوان کی عبادت کیا کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਭੂਖਨ ਪਹਿਰੀਜੈ ॥

جس کے فضل سے زیور پہنے جاتے ہیں،

ਮਨ ਤਿਸੁ ਸਿਮਰਤ ਕਿਉ ਆਲਸੁ ਕੀਜੈ ॥

اے دل ! اس کی عبادت کرتے ہوئے سستی کیوں کی جاتی ہے؟

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਅਸ੍ਵ ਹਸਤਿ ਅਸਵਾਰੀ ॥

جس کی مہربانی سے تم گھوڑوں اور ہاتھیوں کی سواری کرتے ہو،

ਮਨ ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਕਬਹੂ ਨ ਬਿਸਾਰੀ ॥

اے دل ! اس واہے گرو کو کبھی مت بھول۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਾਗ ਮਿਲਖ ਧਨਾ ॥

جس کے فضل سے کھیتی، زمین اور دولت حاصل ہوئی ہے۔

ਰਾਖੁ ਪਰੋਇ ਪ੍ਰਭੁ ਅਪੁਨੇ ਮਨਾ ॥

اس واہے گرو کو اپنے ذہن میں پرو کر رکھ ۔

ਜਿਨਿ ਤੇਰੀ ਮਨ ਬਨਤ ਬਨਾਈ ॥

اے دل ! جس واہے گرو نے تجھے پیدا کیا ہے،

ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸਦ ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਈ ॥

اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہنا چاہیے۔

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਇ ਜੋ ਏਕ ਅਲਖੈ ॥

اے نانک ! اس پوشیدہ رب کے بارے میں غور کرو۔

ਈਹਾ ਊਹਾ ਨਾਨਕ ਤੇਰੀ ਰਖੈ ॥੪॥

وہ دنیا اور آخرت دونوں میں تیری حفاظت کرے گا۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਕਰਹਿ ਪੁੰਨ ਬਹੁ ਦਾਨ ॥

جس کی مہربانی سے تم بڑے صدقہ و خیرات کرتے ہو،

ਮਨ ਆਠ ਪਹਰ ਕਰਿ ਤਿਸ ਕਾ ਧਿਆਨ ॥

اے دل ! آٹھوں پہر اس کا ہی دھیان کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂ ਆਚਾਰ ਬਿਉਹਾਰੀ ॥

جس کی مہربانی سے تم مذہبی اعمال اور دنیاوی اعمال کرتے ہو،

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਚਿਤਾਰੀ ॥

اپنی ہر ہر سانس میں اس رب کو یاد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਸੁੰਦਰ ਰੂਪੁ ॥

جس کی مہربانی سے تیری خوبصورت شکل ہے

ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਿਮਰਹੁ ਸਦਾ ਅਨੂਪੁ ॥

اس بے مثال رب کو ہمیشہ یاد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੀ ਨੀਕੀ ਜਾਤਿ ॥

جس کی رحمت سے تجھے اعلیٰ (انسانی) ذات ملی ہے،

ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਿਮਰਿ ਸਦਾ ਦਿਨ ਰਾਤਿ ॥

ہمیشہ اس رب کو دن رات سوچ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੀ ਪਤਿ ਰਹੈ ॥

جس کی مہربانی سے تیری شہرت برقرار رہی ہے،

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਜਸੁ ਕਹੈ ॥੫॥

اے نانک ! گرو کے فضل سے اس کی عظمت بیان کیا کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਨਹਿ ਕਰਨ ਨਾਦ ॥

جس کی رحمت سے تو کانوں سے الفاظ سنتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪੇਖਹਿ ਬਿਸਮਾਦ ॥

جس کی رحمت سے تو حیرت انگیز عجائبات دیکھتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬੋਲਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸਨਾ ॥

جس کی رحمت سے تو اپنی زبان سے میٹھے بول بولتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜੇ ਬਸਨਾ ॥

جس کی مہربانی سے تو ابتدائے پیدائش سے ہی آرام سے رہتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਹਸਤ ਕਰ ਚਲਹਿ ॥

جس کی رحمت سے تیرے ہاتھ ملتے اور کام کرتے ہیں۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੰਪੂਰਨ ਫਲਹਿ ॥

جس کی رحمت سے تیرے تمام کام مکمل ہوتے ہیں۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵਹਿ ॥

جس کی رحمت سے تجھے نجات ملتی ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਵਹਿ ॥

جس کی رحمت سے تم آسانی خوشیوں میں سما جاؤ گے،

ਐਸਾ ਪ੍ਰਭੁ ਤਿਆਗਿ ਅਵਰ ਕਤ ਲਾਗਹੁ ॥

ایسے رب کو چھوڑ کر تم کیوں کسی دوسرے سے لگ رہے ہو؟

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਜਾਗਹੁ ॥੬॥

اے نانک! گرو کی مہربانی سے، اپنے دل کو واہے گرو کی طرف بیدار کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂੰ ਪ੍ਰਗਟੁ ਸੰਸਾਰਿ ॥

جس کی مہربانی سے تو دنیا میں مشہور ہوا ہے،

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਮੂਲਿ ਨ ਮਨਹੁ ਬਿਸਾਰਿ ॥

اس رب کو کبھی اپنے دل سے نہ بھلا۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਪਰਤਾਪੁ ॥

جس کی مہربانی سے تیری شان و شوکت بنی ہے،

ਰੇ ਮਨ ਮੂੜ ਤੂ ਤਾ ਕਉ ਜਾਪੁ ॥

اے میرے نادان دل ! تو اس کی عبادت کرتا رہ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੇ ਕਾਰਜ ਪੂਰੇ ॥

جس کی رحمت سے تیرے تمام کام پورے ہوئے ہیں،

ਤਿਸਹਿ ਜਾਨੁ ਮਨ ਸਦਾ ਹਜੂਰੇ ॥

اپنے دل میں اس کو ہمیشہ قریب سمجھ ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂੰ ਪਾਵਹਿ ਸਾਚੁ ॥

جس کی رحمت سے تجھے سچائی حاصل ہوتی ہے،

ਰੇ ਮਨ ਮੇਰੇ ਤੂੰ ਤਾ ਸਿਉ ਰਾਚੁ ॥

اے میرے دل ! تو اس سے محبت کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸਭ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

جس کی مہربانی سے سب کا کام چلتا ہے،

ਨਾਨਕ ਜਾਪੁ ਜਪੈ ਜਪੁ ਸੋਇ ॥੭॥

اے نانک ! اس رب کے نام کا ایک رس جاپ کرنا چاہیے۔

ਆਪਿ ਜਪਾਏ ਜਪੈ ਸੋ ਨਾਉ ॥

وہی بندہ واہے گرو کا نام لیتا ہے، جسے وہ خود ذکر کی توفیق دیتا ہے۔

ਆਪਿ ਗਾਵਾਏ ਸੁ ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

صرف وہی واہے گرو کی تسبیح کرتا ہے جسے وہ خود تسبیح کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਹੋਇ ਪ੍ਰਗਾਸੁ ॥

رب کے فضل سے روشنی ہوتی ہے۔

ਪ੍ਰਭੂ ਦਇਆ ਤੇ ਕਮਲ ਬਿਗਾਸੁ ॥

رب کی مہربانی سے دل کنول کی طرح کھلا ہوا ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ਬਸੈ ਮਨਿ ਸੋਇ ॥

جب رب راضی ہوتا ہے، تو آدمی کے دل میں آکر رہنے لگتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਦਇਆ ਤੇ ਮਤਿ ਊਤਮ ਹੋਇ ॥

رب کی رحمت سے آدمی کی عقل کامل ہو جاتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਪ੍ਰਭ ਤੇਰੀ ਮਇਆ ॥

اے رب ! تمام خزانے تیری رحمت میں ہیں۔

ਆਪਹੁ ਕਛੂ ਨ ਕਿਨਹੂ ਲਇਆ ॥

اپنے آپ کسی کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਲਾਵਹੁ ਤਿਤੁ ਲਗਹਿ ਹਰਿ ਨਾਥ ॥

اے ہری پریشور ! تم جہاں مخلوق کو لگاتے ہو، وہ ادھر ہی لگ جاتے ہیں.

ਨਾਨਕ ਇਨ ਕੈ ਕਛੂ ਨ ਹਾਥ ॥੮॥੬॥

اے نانک ! ان مخلوقات کے بس میں کچھ نہیں ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਅਗਮ ਅਗਾਧਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸੋਇ ॥

وہ شکل و صورت سے پاک رب خیالات سے پرے اور ابدی ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਕਹੈ ਸੁ ਮੁਕਤਾ ਹੋਇ ॥

جو کوئی بھی اس کے نام کا ذکر کرتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਮੀਤਾ ਨਾਨਕੁ ਬਿਨਵੰਤਾ ॥

نانک دعا کرتا ہے: اے میرے دوست ! غور سے سن،

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਅਚਰਜ ਕਥਾ ॥੧॥

سادھوؤں کی کہانی بڑی انوکھی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮੁਖ ਊਜਲ ਹੋਤ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਲੁ ਸਗਲੀ ਖੋਤ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے خرابیوں کا تمام میل دور ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے تکبر مٹ جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪ੍ਰਗਟੈ ਸੁਗਿਆਨੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے اپنے علم کا پتہ چلتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਬੁਝੈ ਪ੍ਰਭੁ ਨੇਰਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے رب قریب معلوم ہوتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਭੁ ਹੋਤ ਨਿਬੇਰਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے تمام جھگڑے حل ہوتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਏ ਨਾਮ ਰਤਨੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے نام اور جواہرات حاصل ہوتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਏਕ ਊਪਰਿ ਜਤਨੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں آدمی صرف ایک واہے گرو کے لیے کوشش کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਬਰਨੈ ਕਉਨੁ ਪ੍ਰਾਨੀ ॥

کون سی مخلوق سادھوؤں کی عظمت بیان کر سکتی ہے؟

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਪ੍ਰਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨੀ ॥੧॥

اے نانک ! سادھوؤں کی شان رب کی عظمت میں ضم ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਅਗੋਚਰੁ ਮਿਲੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے غیر مرئی واہے گرو مل جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਦਾ ਪਰਫੁਲੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق سدا خوش و خرم رہتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਆਵਹਿ ਬਸਿ ਪੰਚਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے پانچ دشمن (شہوت، غصہ، لالچ، حرص، گھمنڈ) قابو میں آجاتے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਭੁੰਚਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی امرت نام کا مزہ چکھ لیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹੋਇ ਸਭ ਕੀ ਰੇਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سب کی دھول بن جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਨੋਹਰ ਬੈਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے گفتگو دل پسند ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਕਤਹੂੰ ਧਾਵੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے ذہن کہیں نہیں جاتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅਸਥਿਤਿ ਮਨੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے دل ثابت قدمی حاصل کرلیتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਾਇਆ ਤੇ ਭਿੰਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں یہ دولت سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥੨॥

اے نانک ! سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے رب راضی ہوجاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਦੁਸਮਨ ਸਭਿ ਮੀਤ ॥

سادھو کی صحبت سے سبھی دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਹਾ ਪੁਨੀਤ ॥

سادھو کی صحبت سے آدمی مکمل پاک ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਕਿਸ ਸਿਉ ਨਹੀ ਬੈਰੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے وہ کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਬੀਗਾ ਪੈਰੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی برے راستے کی طرف قدم نہیں بڑھاتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਾਹੀ ਕੋ ਮੰਦਾ ॥

سادھو کی صحبت سے کوئی برا دکھائی نہیں دیتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਾਨੇ ਪਰਮਾਨੰਦਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی عظیم خوشی کے مالک واہے گرو کو ہی جانتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਾਹੀ ਹਉ ਤਾਪੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی کا گھمنڈ ختم ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਤਜੈ ਸਭੁ ਆਪੁ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سارا غرور چھوڑ دیتا ہے۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਸਾਧ ਬਡਾਈ ॥

واہے گرو خود ہی سادھوؤں کی عظمت کو جانتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਪ੍ਰਭੂ ਬਨਿ ਆਈ ॥੩॥

اے نانک ! سادھو اور پریشور کی محبت پختہ ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਕਬਹੂ ਧਾਵੈ ॥

سادھو کی صحبت سے مخلوق کا دل کبھی نہیں بھٹکتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਦਾ ਸੁਖੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھو کے صحبت سے، وہ سدا خوشی حاصل کرتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਸਤੁ ਅਗੋਚਰ ਲਹੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے نام والی نادیدہ چیز حاصل ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਅਜਰੁ ਸਹੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سست نہ ہونے والی طاقت کو برداشت کر لیتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਬਸੈ ਥਾਨਿ ਊਚੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق اعلیٰ مقام پر رہتی ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਹਲਿ ਪਹੂਚੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی روح کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਦ੍ਰਿੜੈ ਸਭਿ ਧਰਮ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق کا مذہب پوری طرح مستحکم ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਕੇਵਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی صرف شکل و صورت سے پاک ذات کی ہی عبادت کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਏ ਨਾਮ ਨਿਧਾਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی نام کی صورت میں خزانہ حاصل کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧੂ ਕੈ ਕੁਰਬਾਨ ॥੪॥

اے نانک ! میں ان سادھوؤں پر تن من سے نچھاور ہوں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਭ ਕੁਲ ਉਧਾਰੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے سے آدمی کی پوری نسل کی نجات ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਾਜਨ ਮੀਤ ਕੁਟੰਬ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی کے دوست احباب کائنات کے سمندر سے نجات پا جاتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੋ ਧਨੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے وہ دولت حاصل ہوجاتی ہے۔

ਜਿਸੁ ਧਨ ਤੇ ਸਭੁ ਕੋ ਵਰਸਾਵੈ ॥

جس دولت سے ہر آدمی فائدہ حاصل کرتا ہے اور پر سکون ہوجاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਧਰਮ ਰਾਇ ਕਰੇ ਸੇਵਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سےیمراج بھی خدمت کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੋਭਾ ਸੁਰਦੇਵਾ ॥

جو سادھوؤں کی صحبت میں رہتا ہے، فرشتے اور دیوتا بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਪ ਪਲਾਇਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے سارے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਗੁਨ ਗਾਇਨ ॥

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے آدمی امرت نام کی تسبیح پڑھتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸ੍ਰਬ ਥਾਨ ਗੰਮਿ ॥

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے آدمی کی تمام جگہوں پر پہنچ ہو جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਫਲ ਜਨੰਮ ॥੫॥

اے نانک ! سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کی زندگی کامیاب ہوتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਹੀ ਕਛੁ ਘਾਲ ॥

سادھوئں کی صحبت میں رہ کر انسان کو محنت نہیں کرنی پڑتی۔

ਦਰਸਨੁ ਭੇਟਤ ਹੋਤ ਨਿਹਾਲ ॥

سادھوئں کے دیدار اور ان کے دربار میں نذرانہ پیش کرنے انسان میں شکر گزاری کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਕਲੂਖਤ ਹਰੈ ॥

سادھوئں کی صحبت سے انسان کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਰਕ ਪਰਹਰੈ ॥

سادھوئں کی صحبت سے انسان جہنم سے نجات پا جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਈਹਾ ਊਹਾ ਸੁਹੇਲਾ ॥

سادھوئں کی صحبت سے مخلوق مقام آخرت میں عذاب سے نجات پاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਿਛੁਰਤ ਹਰਿ ਮੇਲਾ ॥

سادھوئں کی صحبت کی برکت سے رب سے دور شخص اس سے مل جاتا ہے۔

ਜੋ ਇਛੈ ਸੋਈ ਫਲੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت کی برکت سے انسان کو اس کی خواہش کے مطابق پھل ملتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਬਿਰਥਾ ਜਾਵੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت سے انسان خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸਾਧ ਰਿਦ ਬਸੈ ॥

برہما رب کا بسیرا سادھوؤں کے دلوں میں ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਧਰੈ ਸਾਧ ਸੁਨਿ ਰਸੈ ॥੬॥

اے نانک ! سادھوؤں کی زبانوں سے واہے گرو کا نام سن کر انسان پار ہو جاتا ہے۔(ہر منزل تک رسائی آسان ہو جاتی ہے)

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੁਨਉ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

سادھو کی صحبت میں رہ کر رب کا نام سنو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں واہے گرو کی بڑائی بیان کرو۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਮਨ ਤੇ ਬਿਸਰੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کا دل رب کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਰਪਰ ਨਿਸਤਰੈ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں وہ بالیقین جذبات کے سمندر سے نجات پاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਲਗੈ ਪ੍ਰਭੁ ਮੀਠਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کو رب پیارا محسوس کرتا ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਘਟਿ ਘਟਿ ਡੀਠਾ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے رب ہر ایک دل میں ظاہر ہوتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਭਏ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان واہے گرو کا فرمانبردار بندہ ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਗਤਿ ਭਈ ਹਮਾਰੀ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں ہمیں تیز رفتاری حاصل ہوئی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਿਟੇ ਸਭਿ ਰੋਗ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے تمام بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਭੇਟੇ ਸੰਜੋਗ ॥੭॥

اے نانک ! اتفاق سے ہی سادھو حضرات ملتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਬੇਦ ਨ ਜਾਨਹਿ ॥

سادھو کی شان وید بھی نہیں جانتے۔

ਜੇਤਾ ਸੁਨਹਿ ਤੇਤਾ ਬਖਿਆਨਹਿ ॥

وہ ان کے بارے میں جتنا سنتے ہیں، اتنا ہی بیان کرتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਉਪਮਾ ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਤੇ ਦੂਰਿ ॥

سادھو کی اپما (موازنہ) تینوں ہی خوبیوں سے دور ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਉਪਮਾ ਰਹੀ ਭਰਪੂਰਿ ॥

سادھو سے اس کی صفتوں میں موازنہ ہر جگہ موجود ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਕਾ ਨਾਹੀ ਅੰਤ ॥

سادھو کی ظاہری و باطنی چمک کی کوئی انتہا نہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਸਦਾ ਬੇਅੰਤ ॥

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی لازوال ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਊਚ ਤੇ ਊਚੀ ॥

سادھو کی ظاہری و باطنی چمک سب سے زیادہ ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਮੂਚ ਤੇ ਮੂਚੀ ॥

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی سب سے بڑی ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਸਾਧ ਬਨਿ ਆਈ ॥

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی صرف سادھو کے لئے ہی موزوں ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਪ੍ਰਭ ਭੇਦੁ ਨ ਭਾਈ ॥੮॥੭॥

نانک کا بیان ہے کہ اے میرے بھائی ! سادھو اور رب میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਮਨਿ ਸਾਚਾ ਮੁਖਿ ਸਾਚਾ ਸੋਇ ॥

جس کا دل و زبان دونوں سچا ہے۔

ਅਵਰੁ ਨ ਪੇਖੈ ਏਕਸੁ ਬਿਨੁ ਕੋਇ ॥

اور جو ایک رب کے سوا کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

ਨਾਨਕ ਇਹ ਲਛਣ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਹੋਇ ॥੧॥

اے نانک ! یہ خوبیاں پریشر کی معرفت رکھنے والوں کے ہوتے ہیں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਨਿਰਲੇਪ ॥

وا ہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ تارک الدنیا ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਜਲ ਮਹਿ ਕਮਲ ਅਲੇਪ ॥

جیسے پانی میں کنول کا پھول صاف ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਨਿਰਦੋਖ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ معصوم ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਸੂਰੁ ਸਰਬ ਕਉ ਸੋਖ ॥

جیسے سورج تمام (رسوں) کو خشک کر دیتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਸਮਾਨਿ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਰਾਜ ਰੰਕ ਕਉ ਲਾਗੈ ਤੁਲਿ ਪਵਾਨ ॥

جیسے ہوا؛ بادشاہ اور فقیر کو یکساں لگتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਧੀਰਜੁ ਏਕ ॥

پریشر کی معرفت رکھنے والے انسان کی رواداری ایک جیسی ہوتی ہے۔

ਜਿਉ ਬਸੁਧਾ ਕੋਊ ਖੋਦੈ ਕੋਊ ਚੰਦਨ ਲੇਪ ॥

جیسے کوئی زمین کھود رہا ہے اور کوئی صندل کی لکڑی کا پیسٹ لگا رہا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਇਹੈ ਗੁਨਾਉ ॥

پریشر کی معرفت رکھنے والے انسان کی یہی خوبی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਉ ਪਾਵਕ ਕਾ ਸਹਜ ਸੁਭਾਉ ॥੧॥

اے نانک ! جس طرح آگ کی گرمی فطری ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਨਿਰਮਲ ਤੇ ਨਿਰਮਲਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا بہت زیادہ روشن ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਮੈਲੁ ਨ ਲਾਗੈ ਜਲਾ ॥

جیسے پانی کو میل نہیں لگتی۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਨਿ ਹੋਇ ਪ੍ਰਗਾਸੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کے ذہن میں اس طرح روشنی ہوتی ہے جیسے

ਜੈਸੇ ਧਰ ਊਪਰਿ ਆਕਾਸੁ ॥

زمین کے اوپر آسمان

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਿਤ੍ਰ ਸਤ੍ਰੁ ਸਮਾਨਿ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کے لیے دوست اور دشمن ایک جیسے ہوتے ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਹੀ ਅਭਿਮਾਨ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے میں ذرہ برابر بھی غرور نہیں ہوتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਊਚ ਤੇ ਊਚਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کے اعلیٰ ترین ہیں۔

ਮਨਿ ਅਪਨੈ ਹੈ ਸਭ ਤੇ ਨੀਚਾ ॥

لیکن اپنے ذہن میں وہ سب سے کمتر ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੇ ਜਨ ਭਏ ॥

اے نانک ! صرف اسی شخص کو رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ਕਰੇਇ ॥੨॥

جسے واہے گرو خود بناتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਗਲ ਕੀ ਰੀਨਾ ॥

پریشر کی معرفت رکھنے والا سب کے پاؤں کی خاک ہے۔

ਆਤਮ ਰਸੁ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਚੀਨਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا روحانی خوشی کا تجربہ کرتے ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਸਭ ਊਪਰਿ ਮਇਆ ॥
رب کی معرفت رکھنے والا سب پر مہربان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਤੇ ਕਛੁ ਬੁਰਾ ਨ ਭਇਆ ॥
رب کی معرفت رکھنے والے کے پاس کوئی برائی نہیں ہوتی اور وہ کچھ برا نہیں کرتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਸਮਦਰਸੀ ॥
واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਬਰਸੀ ॥
رب کی معرفت رکھنے والے کی نگاہ سے امرت بہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬੰਧਨ ਤੇ ਮੁਕਤਾ ॥
رب کی معرفت رکھنے والا غلامی کے بندھن سے آزاد رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਜੁਗਤਾ ॥
رب کی معرفت رکھنے والے کی طرز زندگی بہت مقدس ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਭੋਜਨੁ ਗਿਆਨ ॥
واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا کھانا علم ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਬ੍ਰਹਮ ਧਿਆਨੁ ॥੩॥
اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والا رب کے دھیان میں ڈوبا رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਏਕ ਊਪਰਿ ਆਸ ॥
واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب میں بھروسا رکھتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸ ॥
واہے گرو کی معرفت رکھنے والا تباہ و برباد نہیں ہوتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਗਰੀਬੀ ਸਮਾਹਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا عاجزی و انکساری میں ہی رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਪਰਉਪਕਾਰ ਉਮਾਹਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا احسان کے جذبے سے سرشار رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਹੀ ਧੰਧਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا دنیاوی جھگڑوں سے بالاتر ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਲੇ ਧਾਵਤੁ ਬੰਧਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا اپنے خواہشات کے جذبے کو اصول کا پابند رکھتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਹੋਇ ਸੁ ਭਲਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا عمل اچھا ہے، وہ جو بھی کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੁਫਲ ਫਲਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا پوری طرح کامیاب ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੰਗਿ ਸਗਲ ਉਧਾਰੁ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی صحبت میں رہنے سے نجات ملتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਪੈ ਸਗਲ ਸੰਸਾਰੁ ॥੪॥

اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی ساری دنیا تعریف کرتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਏਕੈ ਰੰਗ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب سے ہی محبت کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਬਸੈ ਪ੍ਰਭੁ ਸੰਗ ॥

رب اپنی معرفت رکھنے والے کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਮੁ ਆਧਾਰੁ ॥

رب کا نام ہی اس کی معرفت رکھنے والوں کی بنیاد ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਮੁ ਪਰਵਾਰੁ ॥

رب کا نام ہی اس کی معرفت رکھنے والوں کا خاندان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਸਦ ਜਾਗਤ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਅਹੰਬੁਧਿ ਤਿਆਗਤ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صفتِ کبر کی گندگی سے پاک رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਨਿ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا دل اس کی یادوں میں غرق رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਘਰਿ ਸਦਾ ਅਨੰਦ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کے دل جیسی گھر میں ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੁਖ ਸਹਜ ਨਿਵਾਸ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ سکون و اطمینان کی زندگی گذارتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸ ॥੫॥

اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والا فنا نہیں ہوتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬ੍ਰਹਮ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمہ جہت ہستی ہوتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਏਕ ਸੰਗਿ ਹੇਤਾ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب سے محبت کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਹੋਇ ਅਚਿੰਤ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کے دل میں ہمیشہ بے فکری رہتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਮੰਤ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا کا منتر پاک کرنے والا ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਿਸੁ ਕਰੈ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا وہ ہوتا ہے جسے رب خود مقبول بناتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਬਡ ਪਰਤਾਪ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کی بڑی شان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਦਰਸੁ ਬਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا دیدار کسی خوش نصیب ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਈਐ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے پر ہمیشہ قربان جانا چاہئے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਖੋਜਹਿ ਮਹੇਸੁਰ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کو شیو شنکر بھی تلاش کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਆਪਿ ਪਰਮੇਸੁਰ ॥੬॥

اے نانک ! رب خود ہی برہما گیانی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਕੀਮਤਿ ਨਾਹਿ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کی خوبیوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਸਗਲ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

تمام خوبیاں رب کی معرفت رکھنے والے کے دل میں موجود ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਕਉਨ ਜਾਨੈ ਭੇਦੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کے راز کا علم کسے ہو سکتا ہے؟

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਸਦਾ ਅਦੇਸੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کو ہمیشہ سلام کرنا چاہیے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਕਥਿਆ ਨ ਜਾਇ ਅਧਾਖੵਰੁ ॥

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی بڑائی کا ایک آدھ حرف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਰਬ ਕਾ ਠਾਕੁਰੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا تمام جانداروں کا قابل احترام مالک ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਮਿਤਿ ਕਉਨੁ ਬਖਾਨੈ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਗਤਿ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਾਨੈ ॥

صرف رب کی معرفت رکھنے والا ہی ایک رب کی معرفت رکھنے والے کی چال سے واقف ہو سکتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کی خوبیوں کی کوئی حد نہیں۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਸਦਾ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥੭॥

اے نانک ! رب کی معرفت رکھنے والے کو ہمیشہ سلام کرتے رہو۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਭ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਕਰਤਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا پوری دنیا کا بنانے والا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦ ਜੀਵੈ ਨਹੀ ਮਰਤਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور مرتا نہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਮੁਕਤਿ ਜੁਗਤਿ ਜੀਅ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا جانداروں کو آزادی، طاقت اور زندگی دینے والا داتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਪੂਰਨ ਪੁਰਖੁ ਬਿਧਾਤਾ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا کامل منتظم انسان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਅਨਾਥ ਕਾ ਨਾਥੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والا یتیموں کا سرپرست ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਸਭ ਊਪਰਿ ਹਾਥੁ ॥

رب کی معرفت رکھنے والے کا محافظ ہاتھ پوری نسل انسانی پر ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਸਗਲ ਅਕਾਰੁ ॥

یہ ساری دنیا کا پھیلاؤ رب کی معرفت رکھنے والے کا ہی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਆਪਿ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

پریشر کی پہچان رکھنے والا خود ہی رب ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਸੋਭਾ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬਨੀ ॥

پریشر کی معرفت رکھنے والے کی خوبصورتی صرف رب کی معرفت رکھنے والے کو ہی بنتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਰਬ ਕਾ ਧਨੀ ॥੮॥੮॥

اے نانک ! پریشر کی معرفت رکھنے والا سب کا مالک ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਉਰਿ ਧਾਰੈ ਜੋ ਅੰਤਰਿ ਨਾਮੁ ॥

جو شخص اپنے دل میں رب کے نام کو بساتا ہے،

ਸਰਬ ਮੈ ਪੇਖੈ ਭਗਵਾਨੁ ॥

جو سب میں رب کو دیکھتا ہے اور

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਠਾਕੁਰ ਨਮਸਕਾਰੈ ॥

لمحہ بہ لمحہ رب کی حمد و ثنا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਅਪਰਸੁ ਸਗਲ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥੧॥

اے نانک ! ایسا سچا، بے نیاز، عظیم انسان تمام مخلوقات کو بحرِ کائنات سے بچاتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اَشٹپَدی

ਮਿਥਿਆ ਨਾਹੀ ਰਸਨਾ ਪਰਸ ॥

جو شخص زبان سے جھوٹ نہیں بولتا،

ਮਨ ਮਹਿ ਪ੍ਰੀਤਿ ਨਿਰੰਜਨ ਦਰਸ ॥

جس کے دل میں پاک رب کے دیدار کی آرزو بنی رہتی ہے۔

ਪਰ ਤ੍ਰਿਅ ਰੂਪੁ ਨ ਪੇਖੈ ਨੇਤ੍ਰ ॥

جس کی آنکھ اجنبی عورت کے حسن کو نہیں دیکھتے،

ਸਾਧ ਕੀ ਟਹਲ ਸੰਤਸੰਗਿ ਹੇਤ ॥

جو سادھوؤں کی عقیدت و احترام کے ساتھ خدمت کرتا ہے اور سنتوں کی صحبت سے محبت کرتا ہے،

ਕਰਨ ਨ ਸੁਨੈ ਕਾਹੂ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ॥

جو اپنے کانوں سے کسی کی توہین نہیں سنتا۔

ਸਭ ਤੇ ਜਾਨੈ ਆਪਸ ਕਉ ਮੰਦਾ ॥

جو خود کو برا (کمتر) سمجھتا ہے،

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਿਖਿਆ ਪਰਹਰੈ ॥

جو گرو کی مہربانی سے برائی کو ترک کر دیتا ہے،

ਮਨ ਕੀ ਬਾਸਨਾ ਮਨ ਤੇ ਟਰੈ

جو اپنے دل کی رغبت و چاہت کو اپنے دماغ سے دور کر دیتا ہے،

ਇੰਦ੍ਰੀ ਜਿਤ ਪੰਚ ਦੋਖ ਤੇ ਰਹਤ ॥

اور جس نے اپنے حواسِ خمسہ(کان، ہاتھ، زبان، ناک، آنکھ) کو فتح کر لیا اور پانچوں خرابیوں(خواہش نفسانی، غصہ، لالچ، نا سمجھی، گھمنڈ) سے بچا رہتا رہے۔

ਨਾਨਕ ਕੋਟਿ ਮਧੇ ਕੋ ਐਸਾ ਅਪਰਸ ॥੧॥

اے نانک ! کروڑوں میں سے ایسا انوکھا شخص 'اپرس' (بے عیب اور خالص مذہبی) ہوتا ہے۔||1||

ਬੈਸਨੋ ਸੋ ਜਿਸੁ ਊਪਰਿ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥

جس شخص سے واہے گرو راضی ہو، وہی وشنو کا پوجا کرنے والا ہے۔

ਬਿਸਨ ਕੀ ਮਾਇਆ ਤੇ ਹੋਇ ਭਿੰਨ ॥

وہ وشنو کی ممتا سے الگ رہتا ہے۔

ਕਰਮ ਕਰਤ ਹੋਵੈ ਨਿਹਕਰਮ ॥

اور نیک اعمال کرتا ہوا وہ ہر چیز بے نیاز ہی رہتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਬੈਸਨੋ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਧਰਮ ॥

اس وشنو کے پوجا کرنے والے کا مذہب بھی پاک ہے۔

ਕਾਹੂ ਫਲ ਕੀ ਇਛਾ ਨਹੀ ਬਾਛੈ ॥

وہ کسی پھل کی خواہش نہیں رکھتا۔

ਕੇਵਲ ਭਗਤਿ ਕੀਰਤਨ ਸੰਗਿ ਰਾਚੈ ॥

وہ صرف رب کی عبادت اور اس کے ذکر و اذکار میں ہی مگن رہتا ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਸਿਮਰਨ ਗੋਪਾਲ ॥

اس کی روح اور اس کے جسم میں کائنات کے خالق گوپال کا دھیان ہی ہوتا ہے۔

ਸਭ ਊਪਰਿ ਹੋਵਤ ਕਿਰਪਾਲ ॥

وہ تمام جانداروں پر مہربان ہوتا ہے۔

ਆਪਿ ਦ੍ਰਿੜੈ ਅਵਰਹ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵੈ ॥

وہ خود واہے گرو کا نام اپنے ذہن میں بساتا ہے اور دوسروں سے نام کا ورد کرواتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਬੈਸਨੋ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵੈ ॥੨॥

اے نانک ! ایسا وشنو کا پوجا کرنے والا بہترین رفتار حاصل کرتا ہے۔

ਭਗਉਤੀ ਭਗਵੰਤ ਭਗਤਿ ਕਾ ਰੰਗੁ ॥

جس کے دل میں رب کی عبادت کا عشق ہوتا ہے، وہی رب کا حقیقی عبادت گذار بندہ ہے۔

ਸਗਲ ਤਿਆਗੈ ਦੁਸਟ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

وہ تمام شریروں کی صحبت ترک کردیتا ہے۔

ਮਨ ਤੇ ਬਿਨਸੈ ਸਗਲਾ ਭਰਮੁ ॥

اور اس کے ذہن سے ہر قسم کی الجھنیں مٹ جاتی ہیں۔

ਕਰਿ ਪੂਜੈ ਸਗਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

وہ پاربرہما پریشور کو ہر جگہ موجود سمجھتا ہے اور صرف اسی کی پوجا کرتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਪਾ ਮਲੁ ਖੋਵੈ ॥

جو سادھوؤں، سنتوں کی صحبت میں رہ کر اپنے دماغ سے گناہوں کی گندگی کو دور کردیتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਗਉਤੀ ਕੀ ਮਤਿ ਊਤਮ ਹੋਵੈ ॥

اسے بندے کی عقل سب سے اچھی ہوجاتی ہے۔

ਭਗਵੰਤ ਕੀ ਟਹਲ ਕਰੈ ਨਿਤ ਨੀਤਿ ॥

وہ اپنے رب کی ہمیشہ خدمت کرتا رہتا ہے۔

ਮਨੁ ਤਨੁ ਅਰਪੈ ਬਿਸਨ ਪਰੀਤਿ ॥

وہ اپنا دماغ اور جسم اپنے رب کی محبت میں وقف کردیتا ہے۔

ਹਰਿ ਕੇ ਚਰਨ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵੈ ॥

وہ رب کے قدم اپنے دل میں بساتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਐਸਾ ਭਗਉਤੀ ਭਗਵੰਤ ਕਉ ਪਾਵੈ ॥੩॥

اے نانک ! ایسا عبادت گذار بندہ ہی واہے گرو کو پاتا ہے۔

ਸੋ ਪੰਡਿਤੁ ਜੋ ਮਨੁ ਪਰਬੋਧੈ ॥

پنڈت وہی ہے، جو اپنے من کو ہدایت دیتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਆਤਮ ਮਹਿ ਸੋਧੈ ॥

وہ رام کے نام کو اپنے دل میں تلاش کرتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸਾਰੁ ਰਸੁ ਪੀਵੈ ॥

جو رام کے نام کا میٹھا رس پیتا ہے۔

ਉਸੁ ਪੰਡਿਤ ਕੈ ਉਪਦੇਸਿ ਜਗੁ ਜੀਵੈ ॥

اس پنڈت کی تعلیم سے ساری دنیا جیتی ہے

ਹਰਿ ਕੀ ਕਥਾ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵੈ ॥

جو پنڈت ہَرِی کی کہانی کو اپنے دل میں بساتا ہے

ਸੋ ਪੰਡਿਤੁ ਫਿਰਿ ਜੋਨਿ ਨ ਆਵੈ ॥

ایسا پنڈت دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਬੂਝੈ ਮੂਲ ॥

وہ وید، پُرانوں اور سمرتیوں کے بنیادی عناصر کو من ہی من سوچا کرتا ہے،

ਸੂਖਮ ਮਹਿ ਜਾਨੈ ਅਸਥੂਲੁ ॥

وہ دیکھی جانے والی دنیا کو نہ دکھے جانے والے رب میں تجربہ کرتا ہے۔

ਚਹੁ ਵਰਨਾ ਕਉ ਦੇ ਉਪਦੇਸੁ ॥

اور چاروں ہی ورنوں (ذاتیوں) کو تبلیغ کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਸੁ ਪੰਡਿਤ ਕਉ ਸਦਾ ਅਦੇਸੁ ॥੪॥

اے نانک ! اس پنڈت کو ہمیشہ ہی سلام ہے۔

ਬੀਜ ਮੰਤ੍ਰੁ ਸਰਬ ਕੋ ਗਿਆਨੁ ॥

تمام منتروں کی جڑ منتر کا علم ہے۔

ਚਹੁ ਵਰਨਾ ਮਹਿ ਜਪੈ ਕੋਊ ਨਾਮੁ ॥

چاروں ہی ذاتیوں میں کوئی بھیا شخص نام کی تسبیح پڑھے۔

ਜੋ ਜੋ ਜਪੈ ਤਿਸ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

جو بھی ذکر کی تسبیح کرتا ہے، اس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥

کوئی انسان ہی اسے ست سنگتی میں رہ کر حاصل کرتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਅੰਤਰਿ ਉਰ ਧਾਰੈ ॥

اگر رب اپنے فضل و کرم سے دل میں نام بسادے۔

ਪਸੁ ਪ੍ਰੇਤ ਮੁਘਦ ਪਾਥਰ ਕਉ ਤਾਰੈ ॥

تو جانور، بھوت، بے وقوف، پتھر دل بھی پار ہو جاتے ہیں۔

ਸਰਬ ਰੋਗ ਕਾ ਅਉਖਦੁ ਨਾਮੁ ॥

رب کا نام تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

ਕਲਿਆਣ ਰੂਪ ਮੰਗਲ ਗੁਣ ਗਾਮ ॥

واہے گرو کی حمد وثنا کرنا خیر و بھلائی اور آزادی کی ایک شکل ہے۔

ਕਾਹੂ ਜੁਗਤਿ ਕਿਤੈ ਨ ਪਾਈਐ ਧਰਮਿ ॥

کسی ذریعے یا کسی مذہبی عمل سے رب کا نام حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਮਿਲੈ ਜਿਸੁ ਲਿਖਿਆ ਧੁਰਿ ਕਰਮਿ ॥੫॥

اے نانک ! واہے گرو کا نام اس شخص کو ہی ملتا ہے، جس کی قسمت میں شروع ہی سے لکھا ہوتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਮਨਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕਾ ਨਿਵਾਸੁ ॥

جس کے من میں رب رہتا ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਮੁ ਸਤਿ ਰਾਮਦਾਸੁ ॥

اس کا نام سچ ہی رام داس ہے۔

ਆਤਮ ਰਾਮੁ ਤਿਸੁ ਨਦਰੀ ਆਇਆ ॥

اسے اپنے اندر میں ہی رام دکھائی دے گیا ہے۔

ਦਾਸ ਦਸੰਤਣ ਭਾਇ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥

خادموں کا خادم ہونے کی وجہ سے اس نے رب کو پایا ہے۔

ਸਦਾ ਨਿਕਟਿ ਨਿਕਟਿ ਹਰਿ ਜਾਨੁ ॥

جو ہمیشہ ہی رب کو اپنے قریب سمجھتا ہے،

ਸੋ ਦਾਸੁ ਦਰਗਹ ਪਰਵਾਨੁ ॥

وہ خدمت گذار بندہ رب کے دربار میں مقبول ہوتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਦਾਸ ਕਉ ਆਪਿ ਕਿਰਪਾ ਕਰੈ ॥

واہے گرو خود اپنے خدمت گذار بندے پر لطف و کرم کرتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਦਾਸ ਕਉ ਸਭ ਸੋਝੀ ਪਰੈ ॥

اور اس خدمت گذار بندے کو مکمل علم حاصل ہو جاتا ہے۔

ਸਗਲ ਸੰਗਿ ਆਤਮ ਉਦਾਸੁ ॥

پورے خاندان میں (رہتے ہوئے بھی) وہ من سے لاتعلق رہتا ہے۔

ਐਸੀ ਜੁਗਤਿ ਨਾਨਕ ਰਾਮਦਾਸੁ ॥੬॥

اے نانک! ایسی زندگی اختیار کرنے والا رام داس ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਆਗਿਆ ਆਤਮ ਹਿਤਾਵੈ ॥

جو حکمِ رب کو سچے دل سے مانتا ہے۔

ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ਸੋਊ ਕਹਾਵੈ ॥

وہی آزاد زندگی کہلاتی ہے۔

ਤੈਸਾ ਹਰਖੁ ਤੈਸਾ ਉਸੁ ਸੋਗੁ ॥

اس کے لیے خوشی اور غم ایک جیسے ہوتے ہیں۔

ਸਦਾ ਅਨੰਦੁ ਤਹ ਨਹੀ ਬਿਓਗੁ ॥

اسے ہمیشہ ہی خوشی ملتی ہے اور کوئی جدائی نہیں ہوتی۔

ਤੈਸਾ ਸੁਵਰਨੁ ਤੈਸੀ ਉਸੁ ਮਾਟੀ ॥

سونا اور مٹی بھی اس انسان کے لیے ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤੈਸੀ ਬਿਖੁ ਖਾਟੀ ॥

اس کے لیے امرت اور کھٹا زہر بھی ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਮਾਨੁ ਤੈਸਾ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

اس کے لیے شرف و فخر بھی ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਰੰਕੁ ਤੈਸਾ ਰਾਜਾਨੁ ॥

غریب و امیر بھی اس کی نظر میں برابر ہے۔

ਜੋ ਵਰਤਾਏ ਸਾਈ ਜੁਗਤਿ ॥

جو رب کرتا ہے، وہی اس کی زندگی کا راستہ ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਪੁਰਖੁ ਕਹੀਐ ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ॥੭॥

اے نانک ! وہ انسان ہی زندگی سے آزاد کہا جاتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਸਗਲੇ ਠਾਉ ॥

خدا کی تمام جگہیں ہیں۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਘਰਿ ਰਾਖੈ ਤੈਸਾ ਤਿਨ ਨਾਉ ॥

جس جس مقام پر رب جانداروں کو رکھتا ہے، ویسے ہی وہ نام رکھتے ہیں۔

ਆਪੇ ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਜੋਗੁ ॥

خدا خود ہی ہر چیز کو کرنے اور (جان داروں سے) کروانے میں قادر ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਫੁਨਿ ਹੋਗੁ ॥

جو رب کو اچھا لگتا ہے،وہی ہوتا ہے۔

ਪਸਰਿਓ ਆਪਿ ਹੋਇ ਅਨਤ ਤਰੰਗ ॥

واہے گرو نے اپنے آپ کو لامحدود لہروں میں موجود ہو کر پھیلایا ہوا ہے۔

ਲਖੇ ਨ ਜਾਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਰੰਗ ॥

رب کے معجزہ کو جانا نہیں جا سکتا۔

ਜੈਸੀ ਮਤਿ ਦੇਇ ਤੈਸਾ ਪਰਗਾਸ ॥

جس طرح رب عقل عطا کرتی ہے، اسی طرح روشنی بھی ہوتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਕਰਤਾ ਅਬਿਨਾਸ ॥

خالق واہے گرو ہمیشہ سے ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਇਆਲ ॥

رب ہمیشہ ہی رحم کرنے والا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਨਾਨਕ ਭਏ ਨਿਹਾਲ ॥੮॥੯॥

اے نانک ! اس رب کی عبادت کرکے بہت سی روحیں شکر گزار ہو گئی ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਉਸਤਤਿ ਕਰਹਿ ਅਨੇਕ ਜਨ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰਾਵਾਰ ॥

بہت سے انسان رب کی تعریف کرتے رہتے ہیں، لیکن رب کے صفات کی کوئی ابتدا و انتہا نہیں ملتی۔

ਨਾਨਕ ਰਚਨਾ ਪ੍ਰਭਿ ਰਚੀ ਬਹੁ ਬਿਧਿ ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! رب نے جو یہ کائنات بنائی ہے، وہ کئی اقسام کے ہونے کی وجہ سے بہت سے طریقوں سے بنائی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਕਈ ਕੋਟਿ ਹੋਏ ਪੂਜਾਰੀ ॥

کئی کروڑ جاندار اس کی پوجا کرنے والے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਆਚਾਰ ਬਿਉਹਾਰੀ ॥

کئی کروڑ مذہبی و دنیاوی سلوک کرنے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਤੀਰਥ ਵਾਸੀ ॥

کئی کروڑ انسان زیارت گاہوں کے مکین بن گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬਨ ਭ੍ਰਮਹਿ ਉਦਾਸੀ ॥

کئی کروڑ انسان جنگلی بن کر جنگلوں میں بھٹکتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੇਦ ਕੇ ਸ੍ਰੋਤੇ ॥

کئی کروڑ ویدوں کے سننے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਤਪੀਸੁਰ ਹੋਤੇ ॥

کئی کروڑ تپسوی (رب کی ذات پر غور کرنے والے) بنے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਆਤਮ ਧਿਆਨੁ ਧਾਰਹਿ ॥

کئی کروڑ اپنی روحوں میں مراقبے کو انجام دینے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕਬਿ ਕਾਬਿ ਬੀਚਾਰਹਿ ॥

کئی کروڑ شاعر شاعرانہ ترکیب کے ذریعے سوچتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਵਤਨ ਨਾਮ ਧਿਆਵਹਿ ॥

کئی کروڑ انسان روز نئے نام کا دھیان کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਵਹਿ ॥੧॥

تو بھی اے نانک ! اس واہے گرو کا کوئی راز نہیں پا سکتا۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਅਭਿਮਾਨੀ ॥

اس دنیا میں کئی کروڑ (انسان) مغرور ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅੰਧ ਅਗਿਆਨੀ ॥

کئی کروڑ (انسان) اندھے غیر تعلیم یافتہ ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕਿਰਪਨ ਕਠੋਰ ॥

کئی کروڑ (انسان)پتھر دل اور کنجوس ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅਭਿਗ ਆਤਮ ਨਿਕੋਰ ॥

کئی کروڑ (انسان) خشک اور بے حس ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰ ਦਰਬ ਕਉ ਹਿਰਹਿ ॥

کئی کروڑ (انسان) دوسروں کی دولت چراتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰ ਦੂਖਨਾ ਕਰਹਿ ॥

کئی کروڑ (انسان) دوسروں کی مذمت کرتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਇਆ ਸ੍ਰਮ ਮਾਹਿ ॥

کئی کروڑ (مرد) دولت جمع کرنے کے لیے محنت میں لگے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰਦੇਸ ਭ੍ਰਮਾਹਿ ॥

کئی کروڑ دوسرے ملکوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਲਾਵਹੁ ਤਿਤੁ ਤਿਤੁ ਲਗਨਾ ॥

اے رب ! جہاں کہیں تم جانداروں کو (کام میں) لگاتے ہو، وہاں وہاں وہ لگ جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕੀ ਜਾਨੈ ਕਰਤਾ ਰਚਨਾ ॥੨॥

اے نانک ! کرنے والے رب کی تخلیق کائنات (کا راز) کرنے والا رب ہی جانتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਸਿਧ ਜਤੀ ਜੋਗੀ ॥

دنیا میں کروڑوں سدھ، برہم چاری اور یوگی ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਰਾਜੇ ਰਸ ਭੋਗੀ ॥

کئی کروڑ رس سے لطف اندوز ہونے والے راجا ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪੰਖੀ ਸਰਪ ਉਪਾਏ ॥

کئی کروڑ پرندے اور سانپ رب نے پیدا کیے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਥਰ ਬਿਰਖ ਨਿਪਜਾਏ ॥

کئی کروڑ پتھر اور درخت اگائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ॥

کئی کروڑ ہوائیں، پانی اور آگ ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਸ ਭੂ ਮੰਡਲ ॥

کئی کروڑ ممالک اور زمین ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਸਸੀਅਰ ਸੂਰ ਨਖ੍ਯ੍ਯਤ੍ਰ ॥

کئی کروڑ چاند، سورج اور ستارے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਇੰਦ੍ਰ ਸਿਰਿ ਛਤ੍ਰ ॥

کئی کروڑ دیوتا، راکشس اور اندر ہیں، جن کے سروں پر چھتری ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਅਪਨੈ ਸੂਤਿ ਧਾਰੈ ॥

واہے گرو نے پوری مخلوق کو اپنے (حکم کے) دھاگے میں باندھ دیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਤਿਸੁ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥੩॥

اے نانک! جو جو رب کو اچھا لگتا ہے، وہ اسے ہی کائنات کے سمندر سے پار کر دیتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਰਾਜਸ ਤਾਮਸ ਸਾਤਕ ॥

کئی کروڑ رجوگونی، تموگونی اور ستوگونی مخلوقات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਅਰੁ ਸਾਸਤ ॥

کئی کروڑ وید، پُران، اسمرتیاں اور شاستر ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਰਤਨ ਸਮੁਦ ॥

کئی کروڑ سمندروں میں قیمتی پتھر بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਨਾ ਪ੍ਰਕਾਰ ਜੰਤ ॥

کئی کروڑ مختلف اقسام کے حیوانات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਚਿਰ ਜੀਵੇ ॥

کروڑوں حیوانات لمبی عمر والے بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਗਿਰੀ ਮੇਰ ਸੁਵਰਨ ਥੀਵੇ ॥

(واہے گرو کے حکم سے) کئی کروڑ ہی سونے کے ''سومیر پہاڑ'' بن گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਜਖ੍ ਕਿੰਨਰ ਪਿਸਾਚ ॥

کئی کروڑ یاکش، خواجہ سرا اور ویمپائر ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭੂਤ ਪ੍ਰੇਤ ਸੂਕਰ ਮ੍ਰਿਗਾਚ ॥

کئی کروڑ بھوت پریت، سؤر اور شیر ہیں۔

ਸਭ ਤੇ ਨੇਰੈ ਸਭਹੂ ਤੇ ਦੂਰਿ ॥

رب سب کے قریب اور سب کے ہی دور ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਅਲਿਪਤੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰਿ ॥੪॥

اے نانک ! رب ہر ایک میں کامل ہوتا جارہا ہے، جب کہ وہ خود الگ رہتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਤਾਲ ਕੇ ਵਾਸੀ ॥

کئی کروڑ مخلوق پاتال کے رہنے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਨਿਵਾਸੀ ॥

کئی کروڑ مخلوق جہنم اور جنتوں میں رہتے ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਜਨਮਹਿ ਜੀਵਹਿ ਮਰਹਿ ॥

کئی کروڑ مخلوق پیدا ہوتے ہیں، جیتے اور مرتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬਹੁ ਜੋਨੀ ਫਿਰਹਿ ॥

کئی کروڑوں جاندار اب تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੈਠਤ ਹੀ ਖਾਹਿ ॥

کئی کروڑ (بے کار) بیٹھ کر کھاتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਘਾਲਹਿ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥

کروڑوں ہی جان دار محنت سے تھک کر ٹوٹ جاتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਧਨਵੰਤ ॥

کئی کروڑ مخلوق دولت مند بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਇਆ ਮਹਿ ਚਿੰਤ ॥

کروڑوں جاندار مال و دولت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

ਜਹ ਜਹ ਭਾਣਾ ਤਹ ਤਹ ਰਾਖੇ ॥

رب جہاں کہیں چاہتا ہے، وہ وہاں ہی جانداروں کو رکھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਹਾਥੇ ॥੫॥

اے نانک ! سب کچھ رب کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਬੈਰਾਗੀ ॥

اس دنیا میں کئی کروڑ جاندار دنیاوی چیزوں سے لاتعلق بنے ہیں۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸੰਗਿ ਤਿਨਿ ਲਿਵ ਲਾਗੀ ॥

اور رام کے نام سے ان کی تجارت لگی ہوئی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਖੋਜੰਤੇ ॥

کروڑوں ہی جاندار رب کی تلاش میں رہتے ہیں۔

ਆਤਮ ਮਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਲਹੰਤੇ ॥

اور اپنی روح میں ہی رب کو پالیتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦਰਸਨ ਪ੍ਰਭ ਪਿਆਸ ॥

کروڑوں ہی مخلوقوں کو رب کے دیدار کی پیاس (تمنا) لگی رہتی ہے۔

ਤਿਨ ਕਉ ਮਿਲਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਅਬਿਨਾਸ ॥

انہیں لافانی رب مل جاتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਗਹਿ ਸਤਸੰਗੁ ॥

کئی کروڑ جان دار سچے ساتھیوں کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਤਿਨ ਲਾਗਾ ਰੰਗੁ ॥

وہ رب کی محبت میں ہی غرق رہتے ہیں۔

ਜਿਨ ਕਉ ਹੋਏ ਆਪਿ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥

اے نانک ! جن پر رب خود خوش ہوتے ہیں،

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਸਦਾ ਧਨਿ ਧੰਨਿ ॥੬॥

اسے لوگ ہمیشہ ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਖਾਣੀ ਅਰੁ ਖੰਡ ॥

زمین کے نو حصوں اور (چار) سمتوں میں کروڑوں مخلوق پیدا ہوئی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅਕਾਸ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

کئی کروڑ آسمان اور کائنات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਹੋਏ ਅਵਤਾਰ ॥

کروڑوں ہی اوتار ہو چکے ہیں۔

ਕਈ ਜੁਗਤਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰ ॥

کئی ترکیبوں سے رب نے کائنات بنائی ہے۔

ਕਈ ਬਾਰ ਪਸਰਿਓ ਪਾਸਾਰ ॥

اس تخلیق کا کئی بار پھیلاؤ ہوا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਇਕੁ ਏਕੰਕਾਰ ॥

لیکن رب ہمیشہ سے ایک ہی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਨੇ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

کئی کروڑ مخلوق رب نے متعدد طریقوں سے بنائے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਤੇ ਹੋਏ ਪ੍ਰਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਤਿ ॥

رب سے وہ انسان پیدا ہوئے ہیں اور رب میں ہی مل گئے ہیں۔

ਤਾ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਨੈ ਕੋਇ ॥

اس کے انجام کو کوئی نہیں جانتا۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥੭॥

اے نانک ! وہ رب سب کچھ آپ ہی ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਦਾਸ ॥

اس دنیا میں کئی کروڑ جاندار رب کے غلام ہیں۔

ਤਿਨ ਹੋਵਤ ਆਤਮ ਪਰਗਾਸ ॥

اور ان کی روح میں نور ہو جاتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਤਤ ਕੇ ਬੇਤੇ ॥

کئی کروڑ انسان فلسفی ہیں،

ਸਦਾ ਨਿਹਾਰਹਿ ਏਕੋ ਨੇਤ੍ਰ ॥

اور اپنی آنکھوں سے وہ ہمیشہ ایک رب کو دیکھتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਮ ਰਸੁ ਪੀਵਹਿ ॥

کئی کروڑ جان دار نام رس پیتے رہتے ہیں۔

ਅਮਰ ਭਏ ਸਦ ਸਦ ਹੀ ਜੀਵਹਿ ॥

جو لافانی ہو کر ہمیشہ ہی جیتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਮ ਗੁਨ ਗਾਵਹਿ ॥

کروڑوں ہی انسان نام کی تسبیح گاتی رہتی ہیں۔

ਆਤਮ ਰਸਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਵਹਿ ॥

وہ روح کی لذت کی فکر میں بآسانی جذب ہو جاتے ہیں۔

ਅਪੁਨੇ ਜਨ ਕਉ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਮਾਰੇ ॥

رب اپنے عبادت گذار بندوں کی شدت سے دیکھ بھال کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਇ ਪਰਮੇਸੁਰ ਕੇ ਪਿਆਰੇ ॥੮॥੧੦॥

اے نانک ! ایسے عبادت گذار بندے ہی رب کے پیارے ہوتے ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

ایک رب ہی مخلوق کا اصل سبب (خالق) ہے، اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਬਲਿਹਾਰਣੈ ਜਲਿ ਥਲਿ ਮਹੀਅਲਿ ਸੋਇ ॥੧॥

اے نانک ! میں اس رب پر قربان جاتا ہوں جو پانی، زمین، پاتال اور آسمان میں موجود ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈ ਜੋਗੁ ॥

ہر کام کرنے اور جانداروں سے کروانے والا ایک رب سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਹੋਗੁ ॥

جو کچھ اسے اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਨਹਾਰਾ ॥

وہ ایک لمحے میں اس کائنات کا خالق اور فنا کرنے والا (رب) ہے۔

ਅੰਤੁ ਨਹੀ ਕਿਛੁ ਪਾਰਾਵਾਰਾ ॥

اس کی طاقت کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਧਾਰਿ ਅਧਰ ਰਹਾਵੈ ॥

اس نے اپنے حکم سے زمین کو قائم کیا ہے اور بغیر کسی سہارے کے اس نے (برقرار) رکھا ہوا ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਉਪਜੈ ਹੁਕਮਿ ਸਮਾਵੈ ॥

جو کچھ اس کے حکم سے پیدا ہوا ہے، آخر میں اس کے حکم میں جذب ہو جاتا ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਊਚ ਨੀਚ ਬਿਉਹਾਰ ॥

اچھے اور برے کام اس کی مرضی (رضا) کے مطابق ہوتے ہیں۔

ਹੁਕਮੇ ਅਨਿਕ ਰੰਗ ਪਰਕਾਰ ॥

ان کے حکم سے طرح طرح کے کھیل تماشے ہو رہے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਦੇਖੈ ਅਪਨੀ ਵਡਿਆਈ ॥

دنیا بنا کر وہ اپنی شان کو دیکھتا رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ ॥੧॥

اے نانک ! خدا تمام مخلوقات میں موجود ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਮਾਨੁਖ ਗਤਿ ਪਾਵੈ ॥

اگر رب کو اچھا لگے، تو انسان نجات پا لیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪਾਥਰ ਤਰਾਵੈ ॥

اگر رب کو اچھا لگے، تو پتھر کو بھی پار کر دیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਬਿਨੁ ਸਾਸ ਤੇ ਰਾਖੈ ॥

اگر رب کو اچھا لگے، تو بغیر سانس کے بھی مخلوق کو (موت سے) بچا کر رکھتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਹਰਿ ਗੁਣ ਭਾਖੈ ॥

اگر رب کو اچھا لگے، تو انسان خدا کی بڑائی و پاکی کرتا رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪਤਿਤ ਉਧਾਰੈ ॥

اگر رب کو اچھا لگے، تو گنہ گاروں کو بھی نجات دے دیتا ہے۔

ਆਪਿ ਕਰੈ ਆਪਨ ਬੀਚਾਰੈ ॥

واہے گرو خود ہی سب کچھ کرتا ہے اور خود ہی سوچتا ہے۔

ਦੁਹਾ ਸਿਰਿਆ ਕਾ ਆਪਿ ਸੁਆਮੀ ॥

خدا خود دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

ਖੇਲੈ ਬਿਗਸੈ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ॥

دل کی بات جاننے والا رب دنیا کا کھیل کھیلتا رہتا ہے اور (اسے دیکھ کر) خوش ہوتا ہے۔

ਜੋ ਭਾਵੈ ਸੋ ਕਾਰ ਕਰਾਵੈ ॥

جو کچھ رب کو رغبت دلاتا ہے، وہی کام انسان سے کرواتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦ੍ਰਿਸਟੀ ਅਵਰੁ ਨ ਆਵੈ ॥੨॥

اے نانک ! اس جیسا دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔

ਕਹੁ ਮਾਨੁਖ ਤੇ ਕਿਆ ਹੋਇ ਆਵੈ ॥

بتاؤ آدمی سے کون سا کام ہوسکتا ہے؟

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਾਵੈ ॥

جو رب کو اچھا لگتا ہے، وہی (کام) مخلوق سے کرواتا ہے۔

ਇਸ ਕੈ ਹਾਥਿ ਹੋਇ ਤਾ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਲੇਇ ॥

اگر انسان کے بس میں ہو تو وہ ہر ایک چیزوں کا خیال کرے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰੇਇ ॥

جو کچھ رب کو موزوں لگتا ہے، وہ وہی کچھ کرتا ہے۔

ਅਨਜਾਨਤ ਬਿਖਿਆ ਮਹਿ ਰਚੈ ॥

علم کی کمی کی وجہ سے انسان فضول باتوں میں مگن رہتا ہے۔

ਜੇ ਜਾਨਤ ਆਪਨ ਆਪ ਬਚੈ ॥

اگر وہ جانتا ہو تو وہ اپنے آپ کو (برائیوں سے) بچا سکتا ہے۔

ਭਰਮੇ ਭੂਲਾ ਦਹ ਦਿਸਿ ਧਾਵੈ ॥

بھرم میں بھولا ہوا اس کا من دس سمتوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਨਿਮਖ ਮਾਹਿ ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਫਿਰਿ ਆਵੈ ॥

چاروں کونوں میں چکر لگانے کے بعد وہ ایک لمحے میں واپس لوٹ آتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਅਪਨੀ ਭਗਤਿ ਦੇਇ ॥

جسے مہربانی کر کے رب اپنی عقیدت عطا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਨਾਮਿ ਮਿਲੇਇ ॥੩॥

اے نانک ! وہ انسان نام میں غرق ہو جاتا ہے۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਨੀਚ ਕੀਟ ਕਉ ਰਾਜ ॥

ایک پل میں ہی رب کیڑے جیسے کمتر (انسان) کو (بادشاہت دے کر) راجا بنا دیتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਗਰੀਬ ਨਿਵਾਜ ॥

واہے گرو غریبوں پر مہربانی کرنے والا ہے۔

ਜਾ ਕਾ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਕਛੁ ਨ ਆਵੈ ॥

جس مخلوق کی کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

ਤਿਸੁ ਤਤਕਾਲ ਦਹ ਦਿਸ ਪ੍ਰਗਟਾਵੈ ॥

اسے فوری طور پر ایک لمحے میں دس سمتوں میں مقبول بنا دیتا ہے۔

ਜਾ ਕਉ ਅਪੁਨੀ ਕਰੈ ਬਖਸੀਸ ॥

دنیا کا مالک جگدیش جس پر اپنا کرم کر دیتا ہے۔

ਤਾ ਕਾ ਲੇਖਾ ਨ ਗਨੈ ਜਗਦੀਸ ॥

وہ ان کے اعمال کا حساب و کتاب نہیں لیتا۔

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭ ਤਿਸ ਕੀ ਰਾਸਿ ॥

یہ روح اور جسم سب اس کا عطا کردہ سرمایہ ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਪੂਰਨ ਬ੍ਰਹਮ ਪ੍ਰਗਾਸ ॥

ہر دل میں مکمل برہمن کا نور ہے۔

ਅਪਨੀ ਬਣਤ ਆਪਿ ਬਨਾਈ ॥

اس نے یہ کائنات خود ہی بنائی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੀਵੈ ਦੇਖਿ ਬਡਾਈ ॥੪॥

اے نانک ! میں اس کے شان و جلال کو دیکھ کر جی رہا ہوں۔

ਇਸ ਕਾ ਬਲੁ ਨਾਹੀ ਇਸੁ ਹਾਥ ॥

اس مخلوق کی قوت اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں کیونکہ

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਸਰਬ ਕੋ ਨਾਥ ॥

سب کا ایک رب ہی سب کچھ کرنے اور انسان سے کرانے والا ہے۔

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਬਪੁਰਾ ਜੀਉ ॥

بے بس انسان تو رب کا وفادار ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਫੁਨਿ ਥੀਉ ॥

جو کچھ رب کو اچھا لگتا ہے، بالآخر وہی ہوتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਊਚ ਨੀਚ ਮਹਿ ਬਸੈ ॥

انسان کبھی اونچی ذاتیوں اور کبھی نچلی ذاتوں میں بستا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸੋਗ ਹਰਖ ਰੰਗਿ ਹਸੈ ॥

کبھی وہ غم میں اداس ہوتا ہے اور کبھی خوشی میں خوش ہو کر ہنستا ہے۔

ਕਬਹੂ ਨਿੰਦ ਚਿੰਦ ਬਿਉਹਾਰ ॥

کبھی تنقید و مذمت کرنا ہی اس کا کام ہوتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਊਭ ਅਕਾਸ ਪਇਆਲ ॥

کبھی وہ آسمان پر ہوتا ہے اور کبھی زمین کے نیچے۔

ਕਬਹੂ ਬੇਤਾ ਬ੍ਰਹਮ ਬੀਚਾਰ ॥

کبھی وہ برہمن کے خیال کا جاننے والا ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਮਿਲਾਵਣਹਾਰ ॥੫॥

اے نانک ! رب انسان کو اپنے ساتھ ملانے والا خود ہی ہے۔

ਕਬਹੂ ਨਿਰਤਿ ਕਰੈ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

یہ انسان بعض اوقات کئی طرح کے رقص و ناچ کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸੋਇ ਰਹੈ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

کبھی وہ دن رات سویا رہتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਮਹਾ ਕ੍ਰੋਧ ਬਿਕਰਾਲ ॥

کبھی وہ اپنے شدید غصے میں خوفناک ہوجاتا ہے۔

ਕਬਹੂੰ ਸਰਬ ਕੀ ਹੋਤ ਰਵਾਲ ॥

کبھی وہ سب کے قدموں کی دھول بنا رہتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਹੋਇ ਬਹੈ ਬਡ ਰਾਜਾ ॥

کبھی وہ بڑا بادشاہ بن جاتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਭੇਖਾਰੀ ਨੀਚ ਕਾ ਸਾਜਾ ॥

کبھی وہ ادنیٰ بھکاری کا روپ دھارن کرلیتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਅਪਕੀਰਤਿ ਮਹਿ ਆਵੈ ॥

کبھی وہ اپکرتی (بدنامی) میں آجاتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਭਲਾ ਭਲਾ ਕਹਾਵੈ ॥

کبھی وہ بہت اچھا کہلواتا ہے۔

ਜਿਉ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਖੈ ਤਿਵ ਹੀ ਰਹੈ ॥

جس طرح رب اسے رکھتا ہے، اسی طرح انسان رہتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਕਹੈ ॥੬॥

گرو کی مہربانی سے نانک سچ ہی بولتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਹੋਇ ਪੰਡਿਤੁ ਕਰੇ ਬਖ੍ਯਾਨੁ ॥

کبھی آدمی پنڈت بن کر تبلیغ کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਮੋਨਿਧਾਰੀ ਲਾਵੈ ਧਿਆਨੁ ॥

کبھی وہ خاموش راہب بن کر مراقبہ میں بیٹھا ہے۔

ਕਬਹੂ ਤਟ ਤੀਰਥ ਇਸਨਾਨ ॥

کبھی زیارت گاہوں کے کنارے جا کر غسل کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸਿਧ ਸਾਧਿਕ ਮੁਖਿ ਗਿਆਨ ॥

کبھی وہ سدھ سادھک (متلاشی) بن کر اپنے منہ سے علم حاصل کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਕੀਟ ਹਸਤਿ ਪਤੰਗ ਹੋਇ ਜੀਆ ॥

کبھی انسان کیڑا، ہاتھی یا پتنگ بنا رہتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੋਨਿ ਭਰਮੈ ਭਰਮੀਆ ॥

اور مسلسل کئی رحموں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਰੂਪ ਜਿਉ ਸ੍ਵਾਗੀ ਦਿਖਾਵੈ ॥

بہروپیوں کی طرح وہ کئی شکل اختیار کرتا ہوا بھی دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਉ ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਨਚਾਵੈ ॥

جس طرح رب کو مناسب لگتا ہے، ویسے ہی رقص کرتا ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਹੋਇ ॥

جیسے اس کو اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ॥੭॥

اے نانک ! اس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں۔

ਕਬਹੂ ਸਾਧਸੰਗਤਿ ਇਹੁ ਪਾਵੈ ॥

اس انسان کو کبھی ست سنگتی مل جائے، تو

ਉਸੁ ਅਸਥਾਨ ਤੇ ਬਹੁਰਿ ਨ ਆਵੈ ॥

اس (مقدس) جگہ سے دوبارہ وہ لوٹ کر نہیں آتا۔

ਅੰਤਰਿ ਹੋਇ ਗਿਆਨ ਪਰਗਾਸੁ ॥

اس کے دل میں علم کا نور ہوتا ہے۔

ਉਸੁ ਅਸਥਾਨ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸੁ ॥

وہ ٹھکانہ کبھی تباہ نہیں ہوتا۔

ਮਨ ਤਨ ਨਾਮਿ ਰਤੇ ਇਕ ਰੰਗਿ ॥

جس کا دماغ اور جسم خدا کے نام اور محبت میں مگن رہتا ہے۔

ਸਦਾ ਬਸਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

یہ ہمیشہ واہے گرو کے ساتھ رہتا ہے۔

ਜਿਉ ਜਲ ਮਹਿ ਜਲੁ ਆਇ ਖਟਾਨਾ ॥

جس طرح پانی آکر پانی میں ہی مل جاتا ہے۔

ਤਿਉ ਜੋਤੀ ਸੰਗਿ ਜੋਤਿ ਸਮਾਨਾ ॥

اسی طرح اس کا نور اعلیٰ کی روشنی میں جذب ہو جاتا ہے۔

ਮਿਟਿ ਗਏ ਗਵਨ ਪਾਏ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

اس کا آواگون (پیدائش و موت) ختم ہو جاتا ہے اور وہ سکھ پا لیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਦ ਕੁਰਬਾਨ ॥੮॥੧੧॥

اے نانک ! ایسے رب پر میں ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸੁਖੀ ਬਸੈ ਮਸਕੀਨੀਆ ਆਪੁ ਨਿਵਾਰਿ ਤਲੇ ॥

کھلی طبیعت والا انسان خوشی میں رہتا ہے۔ وہ اپنی انا کو ترک کر کے عاجز و انکسار ہوجاتا ہے۔

ਬਡੇ ਬਡੇ ਅਹੰਕਾਰੀਆ ਨਾਨਕ ਗਰਬਿ ਗਲੇ ॥੧॥

(لیکن) اے نانک ! بڑے انا پرست انسان اپنی انا میں ہی فنا ہو جاتے ہیں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی۔

ਜਿਸ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਰਾਜ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

جس شخص کے دل میں حکومت کا غرور ہوتا ہے۔

ਸੋ ਨਰਕਪਾਤੀ ਹੋਵਤ ਸੁਆਨੁ ॥

ایسا شخص جہنم میں گرنے والا کتا ہوتا ہے۔

ਜੋ ਜਾਨੈ ਮੈ ਜੋਬਨਵੰਤੁ ॥

جو شخص خود کو انا پرستی میں بہت خوبصورت (کامل جوان) سمجھتا ہے۔

ਸੋ ਹੋਵਤ ਬਿਸਟਾ ਕਾ ਜੰਤੁ ॥

وہ غلاظت کا کیڑا ہوتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਕਰਮਵੰਤੁ ਕਹਾਵੈ ॥

جو شخص خود کو نیک اعمال کرنے والا کہلاتا ہے۔

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਬਹੁ ਜੋਨਿ ਭ੍ਰਮਾਵੈ ॥

وہ پیدائش اور موت کے چکر میں پھنس کر اکثر رحموں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਧਨ ਭੂਮਿ ਕਾ ਜੋ ਕਰੈ ਗੁਮਾਨੁ ॥

جو انسان اپنی دولت اور زمین پر فخر کرتا ہے،

ਸੋ ਮੂਰਖੁ ਅੰਧਾ ਅਗਿਆਨੁ ॥

وہ احمق، اندھا اور جاہل ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਗਰੀਬੀ ਬਸਾਵੈ ॥

جس انسان کے دل میں رب اپنے فضل سے عاجزی بسادیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਈਹਾ ਮੁਕਤੁ ਆਗੈ ਸੁਖੁ ਪਾਵੈ ॥੧॥

اے نانک ! ایسا انسان دنیا میں نجات اور آخرت میں سکھ حاصل کرتا ہے۔

ਧਨਵੰਤਾ ਹੋਇ ਕਰਿ ਗਰਬਾਵੈ ॥

جو شخص امیر ہو کر اپنی دولت پر فخر کرتا ہے،

ਤ੍ਰਿਣ ਸਮਾਨਿ ਕਛੁ ਸੰਗਿ ਨ ਜਾਵੈ ॥

ایک تنکے کے برابر بھی کچھ اس کے ساتھ نہیں جاتا۔

ਬਹੁ ਲਸਕਰ ਮਾਨੁਖ ਊਪਰਿ ਕਰੇ ਆਸ ॥

جو انسان عظیم فوج اور لوگوں پر امید لگائے رکھتا ہے،

ਪਲ ਭੀਤਰਿ ਤਾ ਕਾ ਹੋਇ ਬਿਨਾਸ ॥

وہ ایک لمحے میں ہی فنا ہو جاتا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਆਪ ਜਾਨੈ ਬਲਵੰਤੁ ॥

جو انسان خود کو سب سے طاقت ور سمجھتا ہے،

ਖਿਨ ਮਹਿ ਹੋਇ ਜਾਇ ਭਸਮੰਤੁ ॥

وہ ایک لمحے میں راکھ ہو جاتا ہے۔

ਕਿਸੈ ਨ ਬਦੈ ਆਪਿ ਅਹੰਕਾਰੀ ॥

جو انسان اپنی انا میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا،

ਧਰਮ ਰਾਇ ਤਿਸੁ ਕਰੇ ਖੁਆਰੀ ॥

یمراج آخر میں اسے بڑا دکھ دیتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਜਾ ਕਾ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

اے نانک! گرو کی مہربانی سے جس انسان کا غرور مٹ جاتا ہے،

ਸੋ ਜਨੁ ਨਾਨਕ ਦਰਗਹ ਪਰਵਾਨੁ ॥੨॥

ایسا شخص ہی رب کے دربار میں مقبول ہوتا ہے۔

ਕੋਟਿ ਕਰਮ ਕਰੈ ਹਉ ਧਾਰੇ ॥

اگر کوئی شخص کروڑوں نیکیاں کرتا ہوا فخر کرے۔

ਸ੍ਰਮੁ ਪਾਵੈ ਸਗਲੇ ਬਿਰਥਾਰੇ ॥

وہ تو تکلیف ہی اٹھاتا ہے، اس کے سارے کام بے کار ہو جاتے ہیں۔

ਅਨਿਕ ਤਪਸਿਆ ਕਰੇ ਅਹੰਕਾਰ ॥

جو شخص بہت سی تپسیا کر کے تکبر کرتا ہے۔

ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਫਿਰਿ ਫਿਰਿ ਅਵਤਾਰ ॥

وہ بار بار جنت و جہنم میں جنم لیتا رہتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜਤਨ ਕਰਿ ਆਤਮ ਨਹੀ ਦ੍ਰਵੈ ॥

جس کا دل بہت کوششوں کے باوجود بھی عاجز نہیں ہوتا۔

ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਕਹੁ ਕੈਸੇ ਗਵੈ ॥

تو بتاؤ ! وہ بندہ واہے گرو کے دربار میں کیسے جا سکتا ہے؟

ਆਪਸ ਕਉ ਜੋ ਭਲਾ ਕਹਾਵੈ ॥

جو شخص اپنے آپ کو اچھا کہلاتا ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਭਲਾਈ ਨਿਕਟਿ ਨ ਆਵੈ ॥

بھلائی اس کے قریب نہیں آتی۔

ਸਰਬ ਕੀ ਰੇਨ ਜਾ ਕਾ ਮਨੁ ਹੋਇ ॥

اے نانک ! جس کا من سب کے قدموں کی دھول بن جاتا ہے،

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਸੋਇ ॥੩॥

اس کے پاس خالص خوبصورتی ہوتی ہے۔

ਜਬ ਲਗੁ ਜਾਨੈ ਮੁਝ ਤੇ ਕਛੁ ਹੋਇ ॥

جب تک انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ ہی سے کچھ ہو سکتا ہے،

ਤਬ ਇਸ ਕਉ ਸੁਖੁ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

تب تک اسے کوئی خوشی نہیں ملتی۔

ਜਬ ਇਹ ਜਾਨੈ ਮੈ ਕਿਛੁ ਕਰਤਾ ॥

جب تک انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں کچھ کرتا ہوں،

ਤਬ ਲਗੁ ਗਰਭ ਜੋਨਿ ਮਹਿ ਫਿਰਤਾ ॥

تب تک وہ رحم کی اندرونی دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔

ਜਬ ਧਾਰੈ ਕੋਊ ਬੈਰੀ ਮੀਤੁ ॥

جب تک انسان کسی کو دشمن اور کسی کو دوست سمجھتا ہے،

ਤਬ ਲਗੁ ਨਿਹਚਲੁ ਨਾਹੀ ਚੀਤੁ ॥

تب تک اس کا من مطمئن نہیں ہوتا۔

ਜਬ ਲਗੁ ਮੋਹ ਮਗਨ ਸੰਗਿ ਮਾਇ ॥

جب تک انسان ممتا کی محبت میں مگن رہتا ہے،

ਤਬ ਲਗੁ ਧਰਮ ਰਾਇ ਦੇਇ ਸਜਾਇ ॥

تب تک یمراج اسے سزا دیتا رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਬੰਧਨ ਤੂਟੈ ॥

واہے گرو کے فضل و کرم سے انسان کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਹਉ ਛੂਟੈ ॥੪॥

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے انا پرستی ختم ہو جاتی ہے۔

ਸਹਸ ਖਟੇ ਲਖ ਕਉ ਉਠਿ ਧਾਵੈ ॥

انسان ہزارو کما کر بھی لاکھوں کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔

ਤ੍ਰਿਪਤਿ ਨ ਆਵੈ ਮਾਇਆ ਪਾਛੈ ਪਾਵੈ ॥

مال و دولت کی تلاش میں وہ مطمئن نہیں ہوتا۔

ਅਨਿਕ ਭੋਗ ਬਿਖਿਆ ਕੇ ਕਰੈ ॥

انسان زیادہ تر فضول باتوں سے لطف اندوز ہونے میں مصروف رہتا ہے،

ਨਹ ਤ੍ਰਿਪਤਾਵੈ ਖਪਿ ਖਪਿ ਮਰੈ ॥

لیکن وہ مطمئن نہیں ہوتا اور اس کی آرزو و تمنا کرتا ہوا مرجاتا ہے۔

ਬਿਨਾ ਸੰਤੋਖ ਨਹੀ ਕੋਊ ਰਾਜੈ ॥

قناعت اختیار کیے بغیر کوئی بھی مطمئن نہیں ہوسکتا۔

ਸੁਪਨ ਮਨੋਰਥ ਬ੍ਰਿਥੇ ਸਭ ਕਾਜੈ ॥

اُس کے سارے کام خواب کے ارادے کی طرح بے مطلب ہے۔

ਨਾਮ ਰੰਗਿ ਸਰਬ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

رب کے نام کی برکت سے تمام خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

ਬਡਭਾਗੀ ਕਿਸੈ ਪਰਾਪਤਿ ਹੋਇ ॥

کسی خوش نصیب انسان کو ہی نام حاصل ہوتا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥

واہے گرو خود سب کچھ کرنے اور جانداروں سے کروانے پر قادر ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਜਾਪਿ ॥੫॥

اے نانک ! ہری کے نام کا ہمیشہ ذکر کرو۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

صرف رب ہی کرنے اور کروانے والا ہے۔

ਇਸ ਕੈ ਹਾਥਿ ਕਹਾ ਬੀਚਾਰੁ ॥

غور و فکر کرکے دیکھ لو، انسان کے اختیار میں کچھ نہیں۔

ਜੈਸੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਕਰੇ ਤੈਸਾ ਹੋਇ ॥

جیسی دیکھنے کی صلاحیت رب اختیار کرتا ہے، انسان اسی طرح ہوجاتا ہے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

وہ رب خود ہی سب کچھ ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕੀਨੋ ਸੁ ਅਪਨੈ ਰੰਗਿ ॥

جو کچھ اس نے کیا ہے، وہ اس کی مرضی کے مطابق ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਦੂਰਿ ਸਭਹੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

وہ سب سے دور ہے، پھر بھی سب کے ساتھ ہے۔

ਬੂਝੈ ਦੇਖੈ ਕਰੈ ਬਿਬੇਕ ॥

وہ سمجھتا، دیکھتا اور فیصلہ کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਏਕ ਆਪਹਿ ਅਨੇਕ ॥

رب خود ہی ایک ہے اور خود ہی اس کی کئی صورتیں ہیں۔

ਮਰੈ ਨ ਬਿਨਸੈ ਆਵੈ ਨ ਜਾਇ ॥

رب نہ مرتا ہے، نہ فنا ہوتا ہے، نہ آتا ہے، نہ جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਦ ਹੀ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ॥੬॥

اے نانک ! رب ہمیشہ سب میں سمایا ہوا ہے۔

ਆਪਿ ਉਪਦੇਸੈ ਸਮਝੈ ਆਪਿ ॥

وہ خود ہی تلقین کرتا ہے اور خود ہی سمجھتا ہے۔

ਆਪੇ ਰਚਿਆ ਸਭ ਕੈ ਸਾਥਿ ॥

رب خود ہی سب کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

ਆਪਿ ਕੀਨੋ ਆਪਨ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

اپنا پھیلاؤ اس نے خود ہی کیا ہے۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਉਸ ਕਾ ਓਹੁ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

ہر ایک کچھ اسی کی ہے، وہی خالق ہے۔

ਉਸ ਤੇ ਭਿੰਨ ਕਹਹੁ ਕਿਛੁ ਹੋਇ ॥

بتاؤ! اس سے الگ کچھ ہو سکتا ہے؟

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਏਕੈ ਸੋਇ ॥

ایک رب جگہوں اور ان کی حدود میں ہر مقام پر موجود ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਚਲਿਤ ਆਪਿ ਕਰਣੈਹਾਰ ॥

اپنے مشاغل کو وہ خود ہی کرنے والا ہے۔

ਕਉਤਕ ਕਰੈ ਰੰਗ ਆਪਾਰ ॥

وہ تقدیر لکھتا ہے اور اس کے لامحدود رنگ ہیں۔

ਮਨ ਮਹਿ ਆਪਿ ਮਨ ਅਪੁਨੇ ਮਾਹਿ ॥

"(جانداروں کے) دماغ میں خود رہتا ہے، (جانداروں کے) اپنے دماغ میں خاموش بیٹھا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕੀਮਤਿ ਕਹਨੁ ਨ ਜਾਇ ॥੭॥

اے نانک! اس (رب) کی تشخیص نہیں کی جا سکتی۔

ਸਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੁਆਮੀ ॥

دنیا کا دیوتا رب ہمیشہ سچا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦਿ ਕਿਨੈ ਵਖਿਆਨੀ ॥

یہ بات گرو کی مہربانی سے کسی نایاب لوگوں نے ہی بیان کیا ہے۔

ਸਚੁ ਸਚੁ ਸਚੁ ਸਭੁ ਕੀਨਾ ॥

واہے گرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے، وہ بھی سچا ہے۔

ਕੋਟਿ ਮਧੇ ਕਿਨੈ ਬਿਰਲੈ ਚੀਨਾ ॥

کروڑوں میں چند نایاب لوگ ہی اسے جانتے ہیں۔

ਭਲਾ ਭਲਾ ਭਲਾ ਤੇਰਾ ਰੂਪ ॥

اے رب ! تیری صورت کتنی حسین و جمیل ہے۔

ਅਤਿ ਸੁੰਦਰ ਅਪਾਰ ਅਨੂਪ ॥

اے رب ! آپ بہت خوبصورت،،بہت زیادہ اور بے نظیر ہیں۔

ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲ ਤੇਰੀ ਬਾਣੀ ॥

اے رب ! تیری آواز بہت پاکیزہ، صاف شفاف اور شیریں ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਸੁਨੀ ਸ੍ਰਵਨ ਬਖ੍ਯ੍ਯਾਣੀ ॥

ہر ایک انسان اسے کانوں سے سنتا اور سمجھاتا ہے۔

ਪਵਿਤ੍ਰ ਪਵਿਤ੍ਰ ਪਵਿਤ੍ਰ ਪੁਨੀਤ ॥

وہ پاک مقدس ہو جاتا ہے۔

ਨਾਮੁ ਜਪੈ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥੮॥੧੨॥

اے نانک ! جو شخص اپنے دل میں محبت کے ساتھ رب کے نام کا ورد کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸੰਤ ਸਰਨਿ ਜੋ ਜਨੁ ਪਰੈ ਸੋ ਜਨੁ ਉਧਰਨਹਾਰ ॥

جو شخص سنتوں کی پناہ میں آتا ہے، وہ شخص نجات پا جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ਨਾਨਕਾ ਬਹੁਰਿ ਬਹੁਰਿ ਅਵਤਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! سنتوں کی مذمت کرنے سے انسان بار بار جنم لیتا رہتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਆਰਜਾ ਘਟੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਜਮ ਤੇ ਨਹੀ ਛੁਟੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان یمدوتوں سے نہیں بچ سکتا۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸੁਖੁ ਸਭੁ ਜਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کی ساری خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਨਰਕ ਮਹਿ ਪਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان جہنم میں جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਮਤਿ ਹੋਇ ਮਲੀਨ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے عقل خراب ہو جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸੋਭਾ ਤੇ ਹੀਨ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਹਤੇ ਕਉ ਰਖੈ ਨ ਕੋਇ ॥

سَنْت سے ذلیل شدہ انسان کی کوئی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਥਾਨ ਭ੍ਰਸਟੁ ਹੋਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے جگہ خراب ہو جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾਲ ਕ੍ਰਿਪਾ ਜੇ ਕਰੈ ॥

اگر کرم کے گھر سَنْت خود ہی مہربانی کرے تو

ਨਾਨਕ ਸੰਤਸੰਗਿ ਨਿੰਦਕੁ ਭੀ ਤਰੈ ॥੧॥

اے نانک ! ست سنگتی کی صحبت میں برائی کرنے والا بھی (سمندر کائنات سے) پار ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੂਖਨ ਤੇ ਮੁਖੁ ਭਵੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے چہرہ خاکستر ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਕਾਗ ਜਿਉ ਲਵੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان کوے کی طرح تحقیر کرتا رہتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸਰਪ ਜੋਨਿ ਪਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی سانپ سے جنم لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤ੍ਰਿਗਦ ਜੋਨਿ ਕਿਰਮਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان کیڑوں وغیرہ کی رحموں میں گھومتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਮਹਿ ਜਲੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان پیاس کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸਭੁ ਕੋ ਛਲੈ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے والا سب کے ساتھ دھوکہ دھڑی کا معاملہ کرتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤੇਜੁ ਸਭੁ ਜਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی کی ساری شانیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਨੀਚੁ ਨੀਚਾਇ ॥

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی بہت زیادہ نیچے ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਦੋਖੀ ਕਾ ਥਾਉ ਕੋ ਨਾਹਿ ॥

سَنْت کے گنہ گار کا کوئی سکھ کا سہارا نہیں رہتا۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਓਇ ਭੀ ਗਤਿ ਪਾਹਿ ॥੨॥

اے نانک ! اگر سنت کو اچھا لگے تو برائی کرنے والے بھی نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਮਹਾ ਅਤਤਾਈ ॥

سنت کی توہین کرنے والا سب سے بدترین عمل کرنے والا نہایت ہی نیچ ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਖਿਨੁ ਟਿਕਨੁ ਨ ਪਾਈ ॥

سنت کی توہین کرنے والے کو لمحہ بھر کے لیے بھی سکھ نہیں ملتا۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਮਹਾ ਹਤਿਆਰਾ ॥

سنت کی توہین کرنے والا بہت بڑا قاتل ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਪਰਮੇਸੁਰਿ ਮਾਰਾ ॥

سنت کی توہین کرنے والا رب کے نزدیک حقیر ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਰਾਜ ਤੇ ਹੀਨੁ ॥

سنت کی توہین کرنے والا حکومت سے خالی رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਦੁਖੀਆ ਅਰੁ ਦੀਨੁ ॥

سنت کی توہین کرنے والا اداس اور غریب ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਨਿੰਦਕ ਕਉ ਸਰਬ ਰੋਗ ॥

سنت کی توہین کرنے والوں کو تمام بیماریاں لگ جاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕੇ ਨਿੰਦਕ ਕਉ ਸਦਾ ਬਿਜੋਗ ॥

سنت کی توہین کرنے والا ہمیشہ جدائی میں رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ਦੋਖ ਮਹਿ ਦੋਖੁ ॥

سنت کی مذمت بہت ہی بڑا گناہ کا کام ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਉਸ ਕਾ ਭੀ ਹੋਇ ਮੋਖੁ ॥੩॥

اے نانک ! اگر سنت کو اچھا لگے تو اسے بھی نجات مل جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਅਪਵਿਤੁ ॥

سنت کا مجرم ہمیشہ ناپاک رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਸੈ ਕਾ ਨਹੀ ਮਿਤੁ ॥

سنت کا قصوروار کسی بھی انسان کا دوست نہیں ہوتا۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਡਾਨੁ ਲਾਗੈ ॥

سنت کے مجرم کو (دھرم راجہ سے) سزا ملتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਸਭ ਤਿਆਗੈ ॥

سنت کے قصوروار کو سبھی چھوڑ دیتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਮਹਾ ਅਹੰਕਾਰੀ ॥

سنت کا قصوروار بڑا انا پرست ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਬਿਕਾਰੀ ॥

سنت کا قصوروار ہمیشہ گنہ گار ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਜਨਮੈ ਮਰੈ ॥

سنت کا قصوروار جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਦੂਖਨਾ ਸੁਖ ਤੇ ਟਰੈ ॥

سنت کی برائی کرنے والا سکھ سے خالی ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਨਾਹੀ ਠਾਉ ॥

سنت کے مجرم کو رہنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥੪॥

نانک ! اگر سنت کو لالچ میں ڈالے، تو وہ اس کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਅਧ ਬੀਚ ਤੇ ਟੂਟੈ ॥

سنت کا قصوروار درمیان میں ٹوٹ جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਤੈ ਕਾਜਿ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

سنت کا قصوروار کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتا۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਉਦਿਆਨ ਭ੍ਰਮਾਈਐ ॥

سنت کا مجرم خوفناک جنگلوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਉਝੜਿ ਪਾਈਐ ॥

سنت کا مجرم غلط راستے پر ڈال دیا جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਅੰਤਰ ਤੇ ਥੋਥਾ ॥

سنت کا قصوروار ویسے ہی اندر سے خالی ہوتا ہے۔

ਜਿਉ ਸਾਸ ਬਿਨਾ ਮਿਰਤਕ ਕੀ ਲੋਥਾ ॥

جیسے مردہ شخص کا جسم سانس کے بنا ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕੀ ਜੜ ਕਿਛੁ ਨਾਹਿ ॥

سنت کے قصوروار کی کوئی جڑ نہیں ہوتی۔

ਆਪਨ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹਿ ॥

جو کچھ اس نے بویا ہے، وہ خود ہی کھاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਅਵਰੁ ਨ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ॥

سنت کے مجرم کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہو سکتا۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਉਬਾਰਿ ॥੫॥

اے نانک ! اگر سنت کو اچھا لگے تو وہ اس جو بچا لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਇਉ ਬਿਲਲਾਇ ॥

سنت کا مجرم یوں بلک بلک کر رویا کرتے ہیں۔

ਜਿਉ ਜਲ ਬਿਹੂਨ ਮਛੁਲੀ ਤੜਫੜਾਇ ॥

جیسے پانی کے بغیر مچھلی دکھ میں تڑپتی ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਭੂਖਾ ਨਹੀ ਰਾਜੈ ॥

سنت کا مجرم ہمیشہ بھوکا ہی رہتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

ਜਿਉ ਪਾਵਕੁ ਈਧਨਿ ਨਹੀ ਧ੍ਰਾਪੈ ॥

جیسا کہ آگ ایندھن سے مطمئن نہیں ہوتی۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਛੁਟੈ ਇਕੇਲਾ ॥

سنت کا مجرم ویسے ہی اکیلا پڑا رہتا ہے۔

ਜਿਉ ਬੂਆੜੁ ਤਿਲੁ ਖੇਤ ਮਾਹਿ ਦੁਹੇਲਾ ॥

جیسے اندر سے جلا ہوا تل کا پودا کھیت میں بے کار پڑا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਧਰਮ ਤੇ ਰਹਤ ॥

سنت کا قصوروار مذہب سے بگڑ جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦ ਮਿਥਿਆ ਕਹਤ ॥

سنت کا مجرم ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے۔

ਕਿਰਤੁ ਨਿੰਦਕ ਕਾ ਧੁਰਿ ਹੀ ਪਇਆ ॥

برائی کرنے والے کی قسمت شروع سے ہی ایسا لکھا ہوا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਥਿਆ ॥੬॥

اے نانک ! جو کچھ رب کو بھلا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਬਿਗੜ ਰੂਪੁ ਹੋਇ ਜਾਇ ॥

سنت کا قصوروار بدصورت شکل والا ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਦਰਗਹ ਮਿਲੈ ਸਜਾਇ ॥

سنت پر الزام لگانے والا رب کے دربار میں سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਸਹਕਾਈਐ ॥

سنت کا مجرم ہمیشہ موت کے قریب ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਨ ਮਰੈ ਨ ਜੀਵਾਈਐ ॥

سنت کا قصوروار زندگی اور موت کے درمیان لٹکتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕੀ ਪੁਜੈ ਨ ਆਸਾ ॥

سنت کے قصور کی امید پوری نہیں ہوتی۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਉਠਿ ਚਲੈ ਨਿਰਾਸਾ ॥

سنت کا مجرم مایوس چلا جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੋਖਿ ਨ ਤ੍ਰਿਸਟੈ ਕੋਇ ॥

سنت کے قصوروار کو استحکام حاصل نہیں ہوتا۔

ਜੈਸਾ ਭਾਵੈ ਤੈਸਾ ਕੋਈ ਹੋਇ ॥

جیسے رب کی چاہت ہوتی ہے، ویسے ہی انسان ہو جاتا ہے۔

ਪਇਆ ਕਿਰਤੁ ਨ ਮੇਟੈ ਕੋਇ ॥

کوئی بھی شخص پچھلے جنم کے کرموں کو مٹا نہیں سکتا۔

ਨਾਨਕ ਜਾਨੈ ਸਚਾ ਸੋਇ ॥੭॥

اے نانک ! وہ سچا رب سب کچھ جانتا ہے۔

ਸਭ ਘਟ ਤਿਸ ਕੇ ਓਹੁ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

تمام جاندار اس رب کے ہیں۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਤਿਸ ਕਉ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥

اسے ہمیشہ سلام کرتے رہو۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਉਸਤਤਿ ਕਰਹੁ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

واہے گرو کی حمد وثنا دن رات کرتے رہو۔

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਵਹੁ ਸਾਸਿ ਗਿਰਾਸਿ ॥

اپنے ہر سانس اور لقمے سے اس کا ہی دھیان کرتے رہو۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਵਰਤੈ ਤਿਸ ਕਾ ਕੀਆ ॥

سب کچھ اس (واہے گرو) کا ہی کیا ہوتا ہے۔

ਜੈਸਾ ਕਰੇ ਤੈਸਾ ਕੋ ਥੀਆ ॥

رب جیسے انسان کو بناتا ہے، ویسا ہی وہ بن جاتا ہے۔

ਅਪਨਾ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

اپنے کھیل کا وہ خود خالق ہے۔

ਦੂਸਰ ਕਉਨੁ ਕਹੈ ਬੀਚਾਰੁ ॥

دوسرا کون اس کے بارے میں سوچ سکتا ہے؟

ਜਿਸ ਨੋ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰੈ ਤਿਸੁ ਆਪਨ ਨਾਮੁ ਦੇਇ ॥

رب جس پر اپنی مہربانی کرتا ہے، اسے ہی اپنا نام دیتا ہے۔

ਬਡਭਾਗੀ ਨਾਨਕ ਜਨ ਸੇਇ ॥੮॥੧੩॥

اے نانک ! ایسا شخص بڑی قسمت والا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਤਜਹੁ ਸਿਆਨਪ ਸੁਰਿ ਜਨਹੁ ਸਿਮਰਹੁ ਹਰਿ ਹਰਿ ਰਾਇ ॥

اے قابل احترام لوگو ! اپنی چالاکی کو چھوڑ کر ہری پرمیشور میں دھیان لگاؤ۔

ਏਕ ਆਸ ਹਰਿ ਮਨਿ ਰਖਹੁ ਨਾਨਕ ਦੂਖੁ ਭਰਮੁ ਭਉ ਜਾਇ ॥੧॥

اپنے دل میں واہے گرو کی امید رکھو۔ اے نانک ! اس طرح دکھ، شک و شبہ اور خوف ختم ہو جائے گا۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਮਾਨੁਖ ਕੀ ਟੇਕ ਬ੍ਰਿਥੀ ਸਭ ਜਾਨੁ ॥

(اے لوگو !) کسی انسان پر بھروسہ رکھنا سب فضول ہے۔

ਦੇਵਨ ਕਉ ਏਕੈ ਭਗਵਾਨੁ ॥

ایک رب ہی سب کو عطا کرنے والا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਦੀਐ ਰਹੈ ਅਘਾਇ ॥

جس کے دینے سے ہی سکون حاصل ہوتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਨ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਲਾਗੈ ਆਇ ॥

اور پھر تڑپ نہیں آتی۔

ਮਾਰੈ ਰਾਖੈ ਏਕੋ ਆਪਿ ॥

ایک رب خود ہی مارتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔

ਮਾਨੁਖ ਕੈ ਕਿਛੁ ਨਾਹੀ ਹਾਥਿ ॥
انسان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਹੁਕਮੁ ਬੂਝਿ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥
اس کا حکم سمجھنے سے سکھ حاصل ہوتا ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਮੁ ਰਖੁ ਕੰਠਿ ਪਰੋਇ ॥
سکے نام کو پرو کر اپنے گلے میں ڈال کر رکھو۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥
اے نانک ! اس رب کا ہمیشہ ذکر کرتے رہو۔

ਨਾਨਕ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ਕੋਇ ॥੧॥
کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔

ਉਸਤਤਿ ਮਨ ਮਹਿ ਕਰਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥
اپنے من میں واہے گرو کی حمد وثنا کرو۔

ਕਰਿ ਮਨ ਮੇਰੇ ਸਤਿ ਬਿਉਹਾਰ ॥
اے میرے دماغ ! سچائی کے کام میں لگا کر۔

ਨਿਰਮਲ ਰਸਨਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪੀਉ ॥
نام کا امرت پینے سے تیری زبان پاک ہو جائے گی۔

ਸਦਾ ਸੁਹੇਲਾ ਕਰਿ ਲੇਹਿ ਜੀਉ ॥
اور تو اپنی روح کو ہمیشہ کے لیے سکون بخش بنا لے گا۔

ਨੈਨਹੁ ਪੇਖੁ ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਰੰਗੁ ॥

واہے گرو کی تعریف اپنی آنکھوں سے دیکھ۔۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਿਨਸੈ ਸਭ ਸੰਗੁ ॥

سچے لوگوں کی صحبت ملنے سے دوسرے تمام رجحانات ختم ہو جاتے ہیں۔

ਚਰਨ ਚਲਉ ਮਾਰਗਿ ਗੋਬਿੰਦ ॥

اپنے پیروں سے گوبند کی راہ پر چلو۔

ਮਿਟਹਿ ਪਾਪ ਜਪੀਐ ਹਰਿ ਬਿੰਦ ॥

ایک لمحے کے لیے بھی ہری کا ورد کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਕਰ ਹਰਿ ਕਰਮ ਸ੍ਰਵਨਿ ਹਰਿ ਕਥਾ ॥

رب کی خدمت کرو اور کانوں سے ہری کہانی سنو۔

ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਨਾਨਕ ਊਜਲ ਮਥਾ ॥੨॥

اے نانک ! (اس طرح) رب کے دربار میں تیرا سر روشن ہو جائے گا۔

ਬਡਭਾਗੀ ਤੇ ਜਨ ਜਗ ਮਾਹਿ ॥

دنیا میں وہی انسان خوش نصیب ہیں،

ਸਦਾ ਸਦਾ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਹਿ ॥

جو ہر وقت رب کی تسبیح کرتا رہتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਜੋ ਕਰਹਿ ਬੀਚਾਰ ॥

جو انسان رام کا نام من ہی من سوچتے رہتے ہیں،

ਸੇ ਧਨਵੰਤ ਗਨੀ ਸੰਸਾਰ ॥

وہی شخص دنیا میں دولت مند شمار کیا جاتا ہے۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਮੁਖਿ ਬੋਲਹਿ ਹਰਿ ਮੁਖੀ ॥

جو شخص اپنے دماغ، جسم اور منہ سے رب کے نام کا زبان سے ذکر کرتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਜਾਨਹੁ ਤੇ ਸੁਖੀ ॥

سمجھ لیجیے کہ وہ ہمیشہ سکھی ہے۔

ਏਕੋ ਏਕੁ ਏਕੁ ਪਛਾਨੈ ॥

جو شخص صرف ایک رب کو پہچانتا ہے۔

ਇਤ ਉਤ ਕੀ ਓਹੁ ਸੋਝੀ ਜਾਨੈ ॥

اسے دنیا اور آخرت کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

ਨਾਮ ਸੰਗਿ ਜਿਸ ਕਾ ਮਨੁ ਮਾਨਿਆ ॥

اے نانک ! جس کا دماغ واہے گرو کے نام میں مل جاتا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਨਹਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਜਾਨਿਆ ॥੩॥

وہ رب کو پہچان لیتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਪਨ ਆਪੁ ਸੁਝੈ ॥

گرو کی مہربانی سے جو شخص اپنے آپ کو سمجھ لیتا ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਜਾਨਹੁ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਬੁਝੈ ॥

جان لیجیے کہ اس کی تڑپ بجھ گئی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਹਤ ॥

جو شخص سنتوں کی صحبت میں ہری پریشور کی تسبیح کرتا رہتا ہے،

ਸਰਬ ਰੋਗ ਤੇ ਓਹੁ ਹਰਿ ਜਨੁ ਰਹਤ ॥

وہ رب کا عبادت گذار بندہ تمام بیماریوں سے نجات پا لیتا ہے۔

ਅਨਦਿਨੁ ਕੀਰਤਨੁ ਕੇਵਲ ਬਖ੍ਯ਼ਾਨੁ ॥

جو شخص رات دن صرف واہے گرو کی زبان سے تسبیح ہی کرتا ہے،

ਗ੍ਰਿਹਸਤ ਮਹਿ ਸੋਈ ਨਿਰਬਾਨੁ ॥

وہ اپنے گھر میں ہی لاتعلق رہتا ہے۔

ਏਕ ਊਪਰਿ ਜਿਸੁ ਜਨ ਕੀ ਆਸਾ ॥

جس انسان نے ایک رب پر امید رکھی ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਕਟੀਐ ਜਮ ਕੀ ਫਾਸਾ ॥

اس کے لیے موت کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੀ ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਭੂਖ ॥

جس کے دل میں پربرہما کی بھوک ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਸਹਿ ਨ ਲਾਗਹਿ ਦੂਖ ॥੪॥

اے نانک ! اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ਜਿਸ ਕਉ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਮਨਿ ਚਿਤਿ ਆਵੈ ॥

جس کو ہری پربھو دل میں یاد آتا ہے،

ਸੋ ਸੰਤੁ ਸੁਹੇਲਾ ਨਹੀ ਡੁਲਾਵੈ ॥

وہ سنت سکھی ہے اور اس کا دماغ کبھی نہیں ڈگمگاتا۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਭੁ ਅਪੁਨਾ ਕਿਰਪਾ ਕਰੈ ॥

جس پر رب اپنا فضل و احسان کرتا ہے،

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਕਹੁ ਕਿਸ ਤੇ ਡਰੈ ॥

بتاؤ وہ عبادت گذار بندہ کس سے ڈر سکتا ہے؟

ਜੈਸਾ ਸਾ ਤੈਸਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਇਆ॥

جیسا واہے گرو ہے، ویسے ہی اس کو دکھائی دیتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਕਾਰਜ ਮਹਿ ਆਪਿ ਸਮਾਇਆ ॥

اپنی تکوین میں رب خود ہی سمایا ہوا ہے۔

ਸੋਧਤ ਸੋਧਤ ਸੋਧਤ ਸੀਝਿਆ ॥

اس کے بارے میں کئی بار سوچا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤਤੁ ਸਭੁ ਬੂਝਿਆ ॥

گرو کی مہربانی سے ساری حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔

ਜਬ ਦੇਖਉ ਤਬ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਮੂਲੁ ॥

جب میں دیکھتا ہوں کہ سب کچھ واہے گرو ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੂਖਮੁ ਸੋਈ ਅਸਥੂਲੁ ॥੫॥

اے نانک ! وہ خود ہی لطیف اور خود ہی آزاد ہے۔

ਨਹ ਕਿਛੁ ਜਨਮੈ ਨਹ ਕਿਛੁ ਮਰੈ ॥

نہ کچھ پیدا ہوتا ہے، نہ کچھ مرتا ہے۔

ਆਪਨ ਚਲਿਤੁ ਆਪ ਹੀ ਕਰੈ ॥

واہے گرو اپنے مشاغل خود انجام دیتا ہے۔

ਆਵਨੁ ਜਾਵਨੁ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਅਨਦ੍ਰਿਸਟਿ ॥

پیدائش، موت، گوچر (قابل دید) اور اگوچر (ناقابل دید)۔"

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਧਾਰੀ ਸਭ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ॥

یہ ساری دنیا اس نے اپنی فرمانبرداری کے لیے بنائی ہوئی ہے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਸਗਲ ਮਹਿ ਆਪਿ ॥

وہ خود ہی سب کچھ ہے۔ وہ خود ہی سب (جانداروں) میں موجود ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੁਗਤਿ ਰਚਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਿ ॥

مختلف طریقوں سے وہ کائنات کی تخلیق کرتا اور اسے فنا بھی کرتا ہے۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਨਾਹੀ ਕਿਛੁ ਖੰਡ ॥

لیکن ہمیشہ رہنے والے رب کا کچھ بھی تباہ نہیں ہوتا۔

ਧਾਰਣ ਧਾਰਿ ਰਹਿਓ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

وہ کائنات کو سہارا دے رہا ہے۔

ਅਲਖ ਅਭੇਵ ਪੁਰਖ ਪਰਤਾਪ ॥

واہے گرو کی شان بے مقصد اور بلا امتیاز ہے۔

ਆਪਿ ਜਪਾਏ ਤ ਨਾਨਕ ਜਾਪ ॥੬॥

اے نانک! اگر وہ اپنا ورد انسان سے خود کروائے، تو ہی وہ ورد کرتا ہے۔

ਜਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਤਾ ਸੁ ਸੋਭਾਵੰਤ ॥

جو رب کو جانتے ہیں، وہ خوبصورت ہیں۔

ਸਗਲ ਸੰਸਾਰੁ ਉਧਰੈ ਤਿਨ ਮੰਤ ॥

پوری دنیا ان کے منتر (نصیحت کی بات) سے محفوظ ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਸਗਲ ਉਧਾਰਨ ॥

رب کے خادم سب کا بھلا کردیتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਦੂਖ ਬਿਸਾਰਨ ॥

رب کے خادموں کی صحبت سے غم بھول جاتا ہے۔

ਆਪੇ ਮੇਲਿ ਲਏ ਕਿਰਪਾਲ ॥

مہربان رب ان کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਜਪਿ ਭਏ ਨਿਹਾਲ ॥
گرو کے کلام کا بار بار ذکر کرنے سے وہ شکر گزار ہو جاتے ہیں۔

ਉਨ ਕੀ ਸੇਵਾ ਸੋਈ ਲਾਗੈ ॥
صرف وہی خوش قسمت ان کی خدمت میں لگتا ہے،

ਜਿਸ ਨੋ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰਹਿ ਬਡਭਾਗੈ ॥
جس پر رب کا فضل و کرم ہوتا ہے۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਪਾਵਹਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥
جو رب کا نام بار بار لیتے ہیں، وہ سکھ پاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਪੁਰਖ ਕਉ ਊਤਮ ਕਰਿ ਮਾਨੁ ॥੭॥
اے نانک! ان لوگوں کو عظیم سمجھو۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਰੈ ਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥
وہ جو کچھ کرتا ہے، رب کی رضا میں کرتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਬਸੈ ਹਰਿ ਸੰਗਿ ॥
وہ ہمیشہ کے لیے رب کے ساتھ رہتا ہے۔

ਸਹਜ ਸੁਭਾਇ ਹੋਵੈ ਸੋ ਹੋਇ ॥
جو کچھ ہوتا ہے، وہ فطری اور قدرتی ہی ہوتا ہے۔

ਕਰਣੈਹਾਰੁ ਪਛਾਣੈ ਸੋਇ ॥
وہ اس خالق رب کو ہی پہچانتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਕੀਆ ਜਨ ਮੀਠ ਲਗਾਨਾ ॥

رب کا کام اس کے خادموں کو میٹھا لگتا ہے۔

ਜੈਸਾ ਸਾ ਤੈਸਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਨਾ ॥

جیسا رب ہے، ویسا ہی اس کو دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਸ ਤੇ ਉਪਜੇ ਤਿਸੁ ਮਾਹਿ ਸਮਾਏ ॥

وہ اس میں ضم ہو جاتا ہے، جس سے وہ پیدا ہوا تھا۔

ਓਇ ਸੁਖ ਨਿਧਾਨ ਉਨਹੂ ਬਨਿ ਆਏ ॥

وہ خوشیوں کا ذخیرہ ہے۔یہ شہرت صرف اس کو زیبا دیتی ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਿ ਦੀਨੋ ਮਾਨੁ ॥

اپنے خادم کو رب نے خود ہی شان عطا کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਜਨੁ ਏਕੋ ਜਾਨੁ ॥੮॥੧੪॥

اے نانک ! جان لو کہ رب اور اس کا خادم ایک ہی طرح ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸਰਬ ਕਲਾ ਭਰਪੂਰ ਪ੍ਰਭ ਬਿਰਥਾ ਜਾਨਨਹਾਰ ॥

رب ہمہ گیر ہے اور ہمارے دکھوں کا جاننے والا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਉਧਰੀਐ ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਬਲਿਹਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! جس کا نام لینے سے انسان کو نجات مل جاتی ہے، میں اس پر قربان جاتا ہوں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਟੂਟੀ ਗਾਢਨਹਾਰ ਗੋੁਪਾਲ ॥

رب کائنات گوپال ٹوٹوں کو جوڑنے والا ہے۔

ਸਰਬ ਜੀਆ ਆਪੇ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

وہ خود ہی تمام جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਸਗਲ ਕੀ ਚਿੰਤਾ ਜਿਸੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

جس کے ذہن میں سب کی فکر ہے،

ਤਿਸ ਤੇ ਬਿਰਥਾ ਕੋਈ ਨਾਹਿ ॥

اس سے کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔

ਰੇ ਮਨ ਮੇਰੇ ਸਦਾ ਹਰਿ ਜਾਪਿ ॥

اے میرے دماغ ! ہمیشہ رب کے نام کا ذکر کرتے رہا کر۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥

لافانی رب سب کچھ خود ہی ہے۔

ਆਪਨ ਕੀਆ ਕਛੂ ਨ ਹੋਇ ॥

مخلوق کے اپنے کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

ਜੇ ਸਉ ਪ੍ਰਾਨੀ ਲੋਚੈ ਕੋਇ ॥

چاہے وہ سینکڑوں بار تمنا کرے۔

ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਨਾਹੀ ਤੇਰੈ ਕਿਛੁ ਕਾਮ ॥

اس کے علاوہ کچھ بھی تیرے کام کا نہیں۔

ਗਤਿ ਨਾਨਕ ਜਪਿ ਏਕ ਹਰਿ ਨਾਮ ॥੧॥

اے نانک ! رب کے نام کا ورد کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

ਰੂਪਵੰਤੁ ਹੋਇ ਨਾਹੀ ਮੋਹੈ ॥

اگر مخلوق بہت خوبصورت ہے، تو وہ خود بخود دوسروں کو مسحور نہیں کرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਜੋਤਿ ਸਗਲ ਘਟ ਸੋਹੈ ॥

رب کا نور ہی تمام جسموں میں خوبصورت نظر آتا ہے۔

ਧਨਵੰਤਾ ਹੋਇ ਕਿਆ ਕੋ ਗਰਬੈ ॥

امیر ہو کر کوئی انسان کیا فخر کرے؟

ਜਾ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤਿਸ ਕਾ ਦੀਆ ਦਰਬੈ ॥

جب سارا مال و دولت اس کا دیا ہوا ہے۔

ਅਤਿ ਸੂਰਾ ਜੇ ਕੋਊ ਕਹਾਵੈ ॥

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو عظیم جنگجو کہلواتا ہو،

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਕਲਾ ਬਿਨਾ ਕਹ ਧਾਵੈ ॥

رب کے فن (طاقت) کے بغیر کیا کوشش کر سکتا ہے؟

ਜੇ ਕੋ ਹੋਇ ਬਹੈ ਦਾਤਾਰੁ ॥

اگر کوئی آدمی صدقہ و خیرات کرنے والا بن جائے۔

ਤਿਸੁ ਦੇਨਹਾਰੁ ਜਾਨੈ ਗਾਵਾਰੁ ॥

تو دینے والا رب اس کو بیوقوف سمجھتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂਟੈ ਹਉ ਰੋਗੁ ॥

گرو کی مہربانی سے جس کے انا کی بیماری دور ہوتی ہے،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਸਦਾ ਅਰੋਗੁ ॥੨॥

اے نانک ! وہ آدمی ہمیشہ صحت مند ہے۔

ਜਿਉ ਮੰਦਰ ਕਉ ਥਾਮੈ ਥੰਮਨੁ ॥

جیسے مندر کو ایک ستون سہارا دیتا ہے،

ਤਿਉ ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਮਨਹਿ ਅਸਥੰਮਨੁ ॥

اسی طرح گرو کے الفاظ دماغ کو سہارا دتے ہیں۔

ਜਿਉ ਪਾਖਾਣੁ ਨਾਵ ਚੜਿ ਤਰੈ ॥

جیسے کشتی میں رکھا پتھر پار ہوتا ہے،

ਪ੍ਰਾਣੀ ਗੁਰ ਚਰਣ ਲਗਤੁ ਨਿਸਤਰੈ ॥

اسی طرح مخلوق گرو کے قدموں کو چھو گھٹنوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

ਜਿਉ ਅੰਧਕਾਰ ਦੀਪਕ ਪਰਗਾਸੁ ॥

جیسے چراغ اندھیرے میں روشنی کر دیتا ہے،

ਗੁਰ ਦਰਸਨੁ ਦੇਖਿ ਮਨਿ ਹੋਇ ਬਿਗਾਸੁ ॥

اسی طرح گرو کو دیکھ کر من خوش ہو جاتا ہے۔

ਜਿਉ ਮਹਾ ਉਦਿਆਨ ਮਹਿ ਮਾਰਗੁ ਪਾਵੈ ॥

جیسے آدمی کو بڑے جنگل میں راستہ مل جاتا ہے،

ਤਿਉ ਸਾਧੂ ਸੰਗਿ ਮਿਲਿ ਜੋਤਿ ਪ੍ਰਗਟਾਵੈ ॥

اسی طرح سچے افراد کی صحبت میں رہنے سے رب کا نور انسان کے اندر ظاہر ہوتا ہے۔

ਤਿਨ ਸੰਤਨ ਕੀ ਬਾਛਉ ਧੂਰਿ ॥

میں ان سنتوں کے قدموں کی خاک مانگتا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਕੀ ਹਰਿ ਲੋਚਾ ਪੂਰਿ ॥੩॥

اے رب ! نانک کی چاہت پوری کرو۔

ਮਨ ਮੂਰਖ ਕਾਹੇ ਬਿਲਲਾਈਐ ॥

اے نادان ذہن ! کیوں کراہتے ہو؟

ਪੁਰਬ ਲਿਖੇ ਕਾ ਲਿਖਿਆ ਪਾਈਐ ॥

تمہیں وہ کچھ ملے گا، جو تمہارے پچھلے جنم کے اعمال سے لکھا ہوا ہے۔

ਦੂਖ ਸੂਖ ਪ੍ਰਭ ਦੇਵਨਹਾਰੁ ॥

رب غم اور خوشی دینے والا ہے۔

ਅਵਰ ਤਿਆਗਿ ਤੂ ਤਿਸਹਿ ਚਿਤਾਰੁ ॥

باقی سب کچھ چھوڑ کر تو اس کی ہی عبادت کر۔

ਜੋ ਕਛੁ ਕਰੈ ਸੋਈ ਸੁਖੁ ਮਾਨੁ ॥

رب جو کچھ کرتا ہے، اس کو سکھ سمجھ۔

ਭੂਲਾ ਕਾਹੇ ਫਿਰਹਿ ਅਜਾਨ ॥

اے احمق ! تم کیوں بھٹکتے پھرتے ہو۔

ਕਉਨ ਬਸਤੁ ਆਈ ਤੇਰੈ ਸੰਗ ॥

کون سی چیز تیرے ساتھ آئی ہے۔

ਲਪਟਿ ਰਹਿਓ ਰਸਿ ਲੋਭੀ ਪਤੰਗ ॥

اے لالچی ہروانے ! تم دنیاوی آسائشوں میں مبتلا ہو رہے ہو؟

ਰਾਮ ਨਾਮ ਜਪਿ ਹਿਰਦੇ ਮਾਹਿ ॥

تو اپنے دماغ میں رام کے نام کا ذکر کر۔

ਨਾਨਕ ਪਤਿ ਸੇਤੀ ਘਰਿ ਜਾਹਿ ॥੪॥

اے نانک ! اس طرح تم عزت کے ساتھ اپنے ٹھکانے (آخرت) میں جاؤ گے۔

ਜਿਸੁ ਵਖਰ ਕਉ ਲੈਨਿ ਤੂ ਆਇਆ ॥

''(اے مخلوق !) جس سودا کے لیے تو دنیا میں آیا ہے۔''

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਸੰਤਨ ਘਰਿ ਪਾਇਆ ॥

وہ رام نام روپی سودا سنتوں کے گھر سے ملتا ہے۔

ਤਜਿ ਅਭਿਮਾਨੁ ਲੇਹੁ ਮਨ ਮੋਲਿ ॥

اپنے غرور کو چھوڑ دو،

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਹਿਰਦੇ ਮਹਿ ਤੋਲਿ ॥

رام کا نام اپنے دل میں تول اور اپنے دماغ سے اسے خرید۔

ਲਾਦਿ ਖੇਪ ਸੰਤਹ ਸੰਗਿ ਚਾਲੁ ॥

اپنا سودا لے لو اور سنتوں کے ساتھ چل۔

ਅਵਰ ਤਿਆਗਿ ਬਿਖਿਆ ਜੰਜਾਲ ॥

ممتا کی دوسری الجھنوں کو چھوڑو۔

ਧੰਨਿ ਧੰਨਿ ਕਹੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

ہر ایک کو مبارک ہو ! مبارک ! کہے گا۔

ਮੁਖ ਊਜਲ ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਸੋਇ ॥

اس رب کے دربار میں تیرا چہرہ منور ہو گا۔

ਇਹੁ ਵਾਪਾਰੁ ਵਿਰਲਾ ਵਾਪਾਰੈ ॥

یہ کاروبار کوئی نادر تاجر ہی کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੈ ॥੫॥

اے نانک ! میں اسے تاجر پر ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਚਰਨ ਸਾਧ ਕੇ ਧੋਇ ਧੋਇ ਪੀਉ ॥

(اے مخلوق!) سادھوؤں کے پاؤں دھو دھو کر پی۔

ਅਰਪਿ ਸਾਧ ਕਉ ਅਪਨਾ ਜੀਉ ॥
سادھوؤں کو اپنی روح بھی حوالے کردو۔"

ਸਾਧ ਕੀ ਧੂਰਿ ਕਰਹੁ ਇਸਨਾਨੁ ॥
سادھوؤں کے قدموں کی خاک میں غسل کر۔

ਸਾਧ ਊਪਰਿ ਜਾਈਐ ਕੁਰਬਾਨੁ ॥
سادھو پر قربان ہوجانا چاہیے۔

ਸਾਧ ਸੇਵਾ ਵਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥
سادھو کی خدمت خوش قسمتی سے ہی ملتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਕੀਰਤਨੁ ਗਾਈਐ ॥
سادھو کی صحبت میں ہری کا بھجن گانا چاہیے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਘਨ ਤੇ ਸਾਧੂ ਰਾਖੈ ॥
سادھو بہت سی رکاوٹوں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਇ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਚਾਖੈ ॥
جو رب کی حمد وثناء کرتا ہے وہ امرت رس کو چکھتا ہے۔

ਓਟ ਗਹੀ ਸੰਤਹ ਦਰਿ ਆਇਆ ॥
جس نے سنتوں کا سہارا لیا ہے اور اُن کے دروازے پر پڑاؤ ڈالا ہے۔

ਸਰਬ ਸੂਖ ਨਾਨਕ ਤਿਹ ਪਾਇਆ ॥੬॥
اے نانک! اسے ساری خوشیاں حاصل ہوجاتی ہیں۔

ਮਿਰਤਕ ਕਉ ਜੀਵਾਲਨਹਾਰ ॥

واہے گرو مردہ مخلوق کو بھی زندہ کرنے والا ہے۔

ਭੂਖੇ ਕਉ ਦੇਵਤ ਅਧਾਰ ॥

وہ بھوکوں کو بھی کھانا فراہم کرتا ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਜਾ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟੀ ਮਾਹਿ ॥

تمام خزانے اس کی نظر میں ہیں۔

ਪੁਰਬ ਲਿਖੇ ਕਾ ਲਹਣਾ ਪਾਹਿ ॥

(مگر انسان) اپنے پچھلے جنموں میں کیے گئے اعمال کا پھل پاتا ہے۔

ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤਿਸ ਕਾ ਓਹੁ ਕਰਨੈ ਜੋਗੁ ॥

سب کچھ اس رب کا ہی ہے اور وہی ہر چیز کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਦੂਸਰ ਹੋਆ ਨ ਹੋਗੁ ॥

اس کے سوا کوئی دوسرا نہ ہی تھا اور نہ ہی ہو گا۔

ਜਪਿ ਜਨ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਿਨੁ ਰੈਣੀ ॥

اے لوگو! دن رات ہمیشہ اس کی پوجا کر۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਨਿਰਮਲ ਇਹ ਕਰਣੀ ॥

یہ زندگی کا طریقہ سب سے اونچا اور پاک ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸ ਕਉ ਨਾਮੁ ਦੀਆ ॥

جس شخص پر واہے گرو فضل و احسان کرتے ہوئے اسے اپنے نام سے نوازا ہے،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਨਿਰਮਲੁ ਥੀਆ ॥੭॥

اے نانک! وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਗੁਰ ਕੀ ਪਰਤੀਤਿ ॥

جس کے دل میں گرو جی پر یقین و اعتماد ہے،

ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਵੈ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਚੀਤਿ ॥

وہ آدمی بھگوان ہری کو یاد کرنے لگ جاتا ہے۔

ਭਗਤੁ ਭਗਤੁ ਸੁਨੀਐ ਤਿਹੁ ਲੋਇ ॥

وہ تینوں جہانوں میں مشہور عقیدت مند ہوجاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਏਕੋ ਹੋਇ ॥

جس کے دل میں ایک رب موجود ہوتا ہے۔

ਸਚੁ ਕਰਣੀ ਸਚੁ ਤਾ ਕੀ ਰਹਤ ॥

اس کا کام سچا ہے اور اس کی زندگی کی حد بھی درست ہے۔

ਸਚੁ ਹਿਰਦੈ ਸਤਿ ਮੁਖਿ ਕਹਤ ॥

اس کے من میں سچائی ہے اور وہ اپنے منہ سے سچ ہی بولتا ہے۔

ਸਾਚੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਚਾ ਆਕਾਰੁ ॥

اس کی نظر سچی ہے اور اس کی شکل بھی سچی ہے۔

ਸਚੁ ਵਰਤੈ ਸਾਚਾ ਪਾਸਾਰੁ ॥

وہ سچائی تقسیم کرتا ہے اور سچ ہی پھیلاتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਜਿਨਿ ਸਚੁ ਕਰਿ ਜਾਤਾ ॥

اے نانک ! جو انسان پربرہما کو سچا سمجھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਸਚਿ ਸਮਾਤਾ ॥੮॥੧੫॥

وہ انسان سچائی میں ہی سما جاتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖ ਨ ਰੰਗੁ ਕਿਛੁ ਤ੍ਰਿਹੁ ਗੁਣ ਤੇ ਪ੍ਰਭ ਭਿੰਨ ॥

واہے گرو کی نہ کوئی شکل یا نشان ہے اور نہ ہی کوئی رنگ ہے۔ وہ ممتا کی تینوں خوبیوں سے پرے ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਬੁਝਾਏ ਨਾਨਕਾ ਜਿਸੁ ਹੋਵੈ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥੧॥

اے نانک ! رب خود اس شخص کو سمجھاتا ہے، جس سے خود راضی ہوتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਅਬਿਨਾਸੀ ਪ੍ਰਭੁ ਮਨ ਮਹਿ ਰਾਖੁ ॥

(اے لوگو !) اپنے ذہن میں لافانی رب کو یاد رکھ۔

ਮਾਨੁਖ ਕੀ ਤੂ ਪ੍ਰੀਤਿ ਤਿਆਗੁ ॥

اور انسان کی محبت (نا سمجھی) کو چھوڑ دے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਪਰੈ ਨਾਹੀ ਕਿਛੁ ਕੋਇ ॥

اس سے آگے کوئی چیز نہیں۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਸੋਇ ॥

وہ ایک رب تمام جانداروں کے اندر موجود ہے۔

ਆਪੇ ਬੀਨਾ ਆਪੇ ਦਾਨਾ ॥

وہ خود ہر چیز دیکھنے والا اور خود ہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ਗਹਿਰ ਗੰਭੀਰੁ ਗਹੀਰੁ ਸੁਜਾਨਾ ॥

رب لامحدود، سنجیدہ، گہرا اور انتہائی ذہین ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਪਰਮੇਸੁਰ ਗੋਬਿੰਦ ॥

وہ پربرہما، پرمیشور اور گوبند

ਕ੍ਰਿਪਾ ਨਿਧਾਨ ਦਇਆਲ ਬਖਸੰਦ ॥

فضل و احسان کا ذخیرہ، بہت مہربان اور بخشنے والا ہے۔

ਸਾਧ ਤੇਰੇ ਕੀ ਚਰਨੀ ਪਾਉ ॥

اے رب ! تیرے سادھوؤں کے قدموں میں جھک کر سلام پیش خدمت ہے۔

ਨਾਨਕ ਕੈ ਮਨਿ ਇਹੁ ਅਨਰਾਉ ॥੧॥

نانک کے ذہن میں یہی خواہش ہے۔

ਮਨਸਾ ਪੂਰਨ ਸਰਨਾ ਜੋਗ ॥

واہے گرو خواہشات پوری کرنے والا اور پناہ دینے کے لائق ہے۔

ਜੋ ਕਰਿ ਪਾਇਆ ਸੋਈ ਹੋਗੁ ॥

جو کچھ رب نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਹਰਨ ਭਰਨ ਜਾ ਕਾ ਨੇਤ੍ਰ ਫੋਰੁ ॥ਤਿਸ ਕਾ ਮੰਤ੍ਰੁ ਨ ਜਾਨੈ ਹੋਰੁ ॥

وہ پلک جھپکتے ہی کائنات کی تخلیق اور فنا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ دوسرا کوئی اس کا راز نہیں جانتا۔

ਅਨਦ ਰੂਪ ਮੰਗਲ ਸਦ ਜਾ ਕੈ ॥

وہ خوشی کا مجسمہ ہے اور اس کے مندر میں ہمیشہ خوشی اور خوش حالی رہتی ہے۔

ਸਰਬ ਥੋਕ ਸੁਨੀਅਹਿ ਘਰਿ ਤਾ ਕੈ ॥

میں نے سنا ہے کہ تمام مادے اس کے گھر میں موجود ہیں۔

ਰਾਜ ਮਹਿ ਰਾਜੁ ਜੋਗ ਮਹਿ ਜੋਗੀ ॥

بادشاہوں میں وہ سب سے بڑا بادشاہ اور یوگیوں میں عظیم یوگی ہے۔

ਤਪ ਮਹਿ ਤਪੀਸਰੁ ਗ੍ਰਿਹਸਤ ਮਹਿ ਭੋਗੀ ॥

وہ سنیاسیوں میں بہت بڑا سنیاسی ہے اور گھر والوں میں بھی خود ہی گھر والا ہے۔

ਧਿਆਇ ਧਿਆਇ ਭਗਤਹ ਸੁਖੁ ਪਾਇਆ ॥

اس ایک رب کا دھیان کرنے سے، عقیدت مندوں نے خوشی حاصل کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਪੁਰਖ ਕਾ ਕਿਨੈ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ॥੨॥

اے نانک ! اس رب کا کسی نے بھی خاتمہ نہیں پایا۔

ਜਾ ਕੀ ਲੀਲਾ ਕੀ ਮਿਤਿ ਨਾਹਿ ॥

جس رب کی (تخلیق جیسی) تفریح کی کوئی انتہا نہیں،

ਸਗਲ ਦੇਵ ਹਾਰੇ ਅਵਗਾਹਿ ॥

اسے تلاش کرتے کرتے دیوتا بھی تھک چکے ہیں۔

ਪਿਤਾ ਕਾ ਜਨਮੁ ਕਿ ਜਾਨੈ ਪੂਤੁ ॥

چونکہ بیٹے کو باپ کی پیدائش کا کیا علم ہے؟

ਸਗਲ ਪਰੋਈ ਅਪੁਨੈ ਸੂਤਿ ॥

پوری مخلوق رب نے اپنی (حکمی شکل کے) دھاگے میں پروئی ہوئی ہے۔

ਸੁਮਤਿ ਗਿਆਨੁ ਧਿਆਨੁ ਜਿਨ ਦੇਇ ॥ਜਨ ਦਾਸ ਨਾਮੁ ਧਿਆਵਹਿ ਸੇਇ ॥

جنہیں رب ہوشیار، علم اور مراقبہ جیسی نعمت سے نوازتے ہیں، اس کے عقیدت مند اور غلام اسی کی ذات میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਮਹਿ ਜਾ ਕਉ ਭਰਮਾਏ ॥

جسے رب مایا کی تین خوبیوں میں گمراہ کرتا ہے،

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਫਿਰਿ ਆਵੈ ਜਾਏ ॥

وہ جنم لے کر مرتا رہتا ہے اور آواگون کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔

ਊਚ ਨੀਚ ਤਿਸ ਕੇ ਅਸਥਾਨ ॥

بلند پست سب اسی کی جگہیں ہیں۔

ਜੈਸਾ ਜਨਾਵੈ ਤੈਸਾ ਨਾਨਕ ਜਾਨ ॥੩॥

اے نانک ! جیسی فہم وہ دیتا ہے، انسان ویسے ہی سمجھنے والا بن جاتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਰੂਪ ਨਾਨਾ ਜਾ ਕੇ ਰੰਗ ॥

رب کی بہت سی شکلیں اور اس کے کئی رنگ ہیں۔

ਨਾਨਾ ਭੇਖ ਕਰਹਿ ਇਕ ਰੰਗ ॥

بہت سی روپ بدل کر وہ پھر بھی ایک ہی رہتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਬਿਧਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

اس نے مختلف طریقوں سے اپنی تخلیق کو پھیلایا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਭੁ ਅਬਿਨਾਸੀ ਏਕੰਕਾਰੁ ॥

ہمیشہ سے موجود رب؛ جو ایک ہی ہے،

ਨਾਨਾ ਚਲਿਤ ਕਰੇ ਖਿਨ ਮਾਹਿ ॥

ایک لمحے میں وہ مختلف کھیل بنا دیتا ہے۔

ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਪੂਰਨੁ ਸਭ ਠਾਇ ॥

کامل رب تمام جگہوں میں سما رہا ہے۔

ਨਾਨਾ ਬਿਧਿ ਕਰਿ ਬਨਤ ਬਨਾਈ ॥

اس نے مختلف طریقوں دنیا کو وجود بخشا ہے۔

ਅਪਨੀ ਕੀਮਤਿ ਆਪੇ ਪਾਈ ॥

اپنی تشخیص اس نے خود ہی حاصل کی ہے۔

ਸਭ ਘਟ ਤਿਸ ਕੇ ਸਭ ਤਿਸ ਕੇ ਠਾਉ ॥

تمام دل اس کے ہیں اور تمام مقامات اسی کے ہیں۔

ਜਪਿ ਜਪਿ ਜੀਵੈ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥੪॥

اے نانک ! میں ہری کا نام من ہی من لے کر ہی جیتا ہوں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਗਲੇ ਜੰਤ ॥

نامِ رب نے ہی تمام جانداروں کو سہارا دیا ہوا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਖੰਡ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

زمین اور کائنات کے حصے نامِ رب نے سے ہی قائم ہیں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ॥

رب کے نام نے ہی اسمرتیوں، ویدوں اور پرانوں کو سہارا دیا ہوا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸੁਨਨ ਗਿਆਨ ਧਿਆਨ ॥

نام کے سہارے انسان علم اور غور و فکر کے بارے میں سنتے ہیں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਆਗਾਸ ਪਾਤਾਲ ॥

رب کا نام ہی آسمانوں اور پاتالوں کا سہارا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਗਲ ਆਕਾਰ ॥

رب کا نام تمام جسموں کا سہارا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਪੁਰੀਆ ਸਭ ਭਵਨ ॥

تینوں عمارتیں اور چودہ جہانیں رب کے نام کی وجہ سے قائم ہیں۔

ਨਾਮ ਕੈ ਸੰਗਿ ਉਧਰੇ ਸੁਨਿ ਸ੍ਰਵਨ ॥

نام کے ساتھ جڑ کر اور کانوں سے اسے سن کر انسان پار ہو گئے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਨੈ ਨਾਮਿ ਲਾਏ ॥

جس پر رب فضل و کرم کرکے اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیتا ہے،

ਨਾਨਕ ਚਉਥੇ ਪਦ ਮਹਿ ਸੋ ਜਨੁ ਗਤਿ ਪਾਏ ॥੫॥

اے نانک ! وہ آدمی چوتھے مقام پر پہنچ کر نجات حاصل کرلیتا ہے۔

ਰੂਪੁ ਸਤਿ ਜਾ ਕਾ ਸਤਿ ਅਸਥਾਨੁ ॥

جس واہے گرو کی صورت سچی ہے، اس کا ٹھکانہ بھی سچا ہے۔

ਪੁਰਖੁ ਸਤਿ ਕੇਵਲ ਪਰਧਾਨੁ ॥

صرف وہ نیک انسان ہی سربراہ ہے۔

ਕਰਤੂਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਜਾ ਕੀ ਬਾਣੀ ॥ਸਤਿ ਪੁਰਖ ਸਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਣੀ ॥

اس کے اعمال سچے ہیں اور اس کی باتیں سچی ہیں۔ سچی شکل و صورت والا رب سب میں سمایا ہوا ہے۔

ਸਤਿ ਕਰਮੁ ਜਾ ਕੀ ਰਚਨਾ ਸਤਿ ॥

اس کے اعمال سچے ہیں اور اس کی تخلیق بھی سچی ہے۔

ਮੂਲੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਉਤਪਤਿ ॥

اس کی جڑ حق ہے اور اس سے پیدا ہونے والی ہر چیز بھی سچی ہے۔

ਸਤਿ ਕਰਣੀ ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲੀ ॥

اس کے اعمال سچے اور بہت زیادہ پاکیزہ ہیں۔

ਜਿਸਹਿ ਬੁਝਾਏ ਤਿਸਹਿ ਸਭ ਭਲੀ ॥

جسے رب سمجھائے اسے سب اچھا ہی لگتا ہے۔

ਸਤਿ ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸੁਖਦਾਈ ॥

رب کا حقیقی نام خوشی دینے والا ہے۔

ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਸਤਿ ਨਾਨਕ ਗੁਰ ਤੇ ਪਾਈ ॥੬॥

اے نانک ! (انسانوں کو) یہ سچا ایماندار گرو سے ملتا ہے۔

ਸਤਿ ਬਚਨ ਸਾਧੂ ਉਪਦੇਸ ॥

سادھو کی تعلیمات سچی باتیں ہیں۔

ਸਤਿ ਤੇ ਜਨ ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਪ੍ਰਵੇਸ ॥

وہ لوگ سچے ہیں، جن کے دل میں سچائی داخل ہوجاتی ہے۔

ਸਤਿ ਨਿਰਤਿ ਬੂਝੈ ਜੇ ਕੋਇ ॥

اگر کوئی انسان سچائی کو سمجھے اور اس سے محبت کرے۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

تو نام کا ورد کرنے سے اس کی رفتار حاصل ہو جاتی ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ ॥

رب خود سچائی کی شکل ہے اور اس کا کیا سب سچ ہے۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਅਪਨੀ ਮਿਤਿ ਗਤਿ ॥

وہ خود ہی اپنے اندازہ اور حالت کو جانتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੀ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸੁ ਕਰਣੈਹਾਰੁ ॥

جس کی یہ تخلیق ہے وہی اس کا خالق ہے۔

ਅਵਰ ਨ ਬੂਝਿ ਕਰਤ ਬੀਚਾਰੁ ॥

کوئی دوسرا اسے نہیں سمجھتا، چاہے وہ کیسے سوچتا ہو۔

ਕਰਤੇ ਕੀ ਮਿਤਿ ਨ ਜਾਨੈ ਕੀਆ ॥

خالق کی وسعت، اس کو پیدا کرنے والی مخلوق نہیں جان سکتی۔

ਨਾਨਕ ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋ ਵਰਤੀਆ ॥੭॥

اے نانک ! جو کچھ بھی اسے لبھاتا ہے، صرف وہی ہوتا ہے۔

ਬਿਸਮਨ ਬਿਸਮ ਭਏ ਬਿਸਮਾਦ ॥

واہے گرو کے کمال حیران کن کاموں کو دیکھ کر میں حیران ہوگیا ہوں۔

ਜਿਨਿ ਬੂਝਿਆ ਤਿਸੁ ਆਇਆ ਸ੍ਵਾਦ ॥

جو رب کی بڑائی کو سمجھتا ہے، وہی خوشی حاصل کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਰੰਗਿ ਰਾਚਿ ਜਨ ਰਹੇ ॥

رب کے خادم اس کی محبت میں مگن رہتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕੈ ਬਚਨਿ ਪਦਾਰਥ ਲਹੇ ॥

گرو کی تعلیمات سے وہ (نام) مادہ حاصل کرلیتے ہیں۔

ਓਇ ਦਾਤੇ ਦੁਖ ਕਾਟਨਹਾਰ ॥

وہ عطا کرنے والے اور پریشانیوں کو دور کرنے والے ہیں۔

ਜਾ ਕੈ ਸੰਗਿ ਤਰੈ ਸੰਸਾਰ ॥

اس کی صحبت میں دنیا کی خیر ہوجاتی ہے۔

ਜਨ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਸੋ ਵਡਭਾਗੀ ॥

اسے خادموں کا خادم بہت خوش قسمت ہے۔

ਜਨ ਕੈ ਸੰਗਿ ਏਕ ਲਿਵ ਲਾਗੀ ॥

اس کے خادموں کی صحبت میں انسان کا رویہ ایک رب سے جڑ جاتا ہے۔

ਗੁਨ ਗੋਬਿਦ ਕੀਰਤਨੁ ਜਨੁ ਗਾਵੈ ॥

واہے گرو کا خادم اُس کی حمد اور تسبیح گاتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਫਲੁ ਪਾਵੈ ॥੮॥੧੬॥

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے وہ نتیجہ حاصل کرلیتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਆਦਿ ਸਚੁ ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ ॥

رب کائنات کی تخلیق سے پہلے سچا تھا، ابتدائے زمانہ میں بھی سچا تھا،

ਹੈ ਭਿ ਸਚੁ ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭਿ ਸਚੁ ॥੧॥

اب حال میں اسی کا وجود ہے۔ اے نانک ! مستقبل میں بھی اس سچے شکل والے رب کا وجود ہوگا۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਚਰਨ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪਰਸਨਹਾਰ ॥

رب کے قدم سچے ہیں اور سچا وہ ہے، جو اس کے قدموں کو چھوتا ہے۔

ਪੂਜਾ ਸਤਿ ਸਤਿ ਸੇਵਦਾਰ ॥

اس کی پوجا برحق ہے اور اس کی پوجا کرنے والا بھی سچا ہے۔

ਦਰਸਨੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪੇਖਨਹਾਰ ॥

اس کا دیدار حق ہے اور دیکھنے والا بھی سچا ہے۔

ਨਾਮੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਧਿਆਵਨਹਾਰ ॥

اس کا نام سچ ہے اور وہ بھی سچا ہے، جو اس پر غور کرتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਸਭ ਧਾਰੀ ॥

وہ خود حق ہے، حق ہر وہ چیز ہے جسے اس نے سہارا دیا ہوا ہے۔

ਆਪੇ ਗੁਣ ਆਪੇ ਗੁਣਕਾਰੀ ॥

وہ خود ہی خاص ہے اور خود ہی نفع بخش ہے۔

ਸਬਦੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਬਕਤਾ ॥

رب کا کلام سچا ہے اور وہ سچ بولنے والا ہے۔

ਸੁਰਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਜਸੁ ਸੁਨਤਾ ॥

وہ کان سچ ہیں، جو اچھے آدمی کی تعریف سنتے ہیں۔

ਬੁਝਨਹਾਰ ਕਉ ਸਤਿ ਸਭ ਹੋਇ ॥

جو رب کو سمجھتا ہے، اس کے لیے سب کچھ سچ ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥੧॥

اے نانک ! وہ رب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سچا ہے۔

ਸਤਿ ਸਰੂਪੁ ਰਿਦੈ ਜਿਨਿ ਮਾਨਿਆ ॥

جو شخص اپنے دل میں حقیقی رب پر یقین رکھتا ہو،

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਤਿਨਿ ਮੂਲੁ ਪਛਾਨਿਆ ॥

وہ سب کچھ کرنے اور کرانے والے (پیدائش کی) اصلیت کو سمجھ لیتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਪ੍ਰਭ ਆਇਆ ॥

جس کے دل میں رب پر یقین کرنا داخل ہوگیا،

ਤਤੁ ਗਿਆਨੁ ਤਿਸੁ ਮਨਿ ਪ੍ਰਗਟਾਇਆ ॥

اس کے ذہن میں بنیادی علم ظاہر ہوتا ہے۔

ਭੈ ਤੇ ਨਿਰਭਉ ਹੋਇ ਬਸਾਨਾ ॥

خوف کو چھوڑ کر وہ بے خوف ہو کر بستا ہے۔

ਜਿਸ ਤੇ ਉਪਜਿਆ ਤਿਸੁ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨਾ ॥

اور جس سے وہ پیدا ہوا تھا، اس میں ہی سما جاتا ہے۔

ਬਸਤੁ ਮਾਹਿ ਲੇ ਬਸਤੁ ਗਡਾਈ ॥ ਤਾ ਕਉ ਭਿੰਨ ਨ ਕਹਨਾ ਜਾਈ ॥

جب کوئی چیز اپنی نوعیت کی کسی دوسری چیز سے مل جاتی ہے، تو اسے اس سے مختلف نہیں کہا جا سکتا۔

ਬੂਝੈ ਬੂਝਨਹਾਰੁ ਬਿਬੇਕ ॥

اس خیال کو کوئی سمجھدار آدمی ہی سمجھتا ہے۔

ਨਾਰਾਇਨ ਮਿਲੇ ਨਾਨਕ ਏਕ ॥੨॥

اے نانک ! جو مخلوق واہے گرو سے مل چکے ہیں، وہ اس کے ساتھ ایک ہو چکے ہیں۔

ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

رب کا خادم اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਸਦਾ ਪੂਜਾਰੀ ॥

واہے گرو کا خادم ہمیشہ اسی کی پوجا کرتا رہتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕੈ ਮਨਿ ਪਰਤੀਤਿ ॥

رب کے خادم کے دل میں یقین ہوتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਿ ॥

واہے گرو کے خادم کی طرزِ زندگی پاک ہوتی ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕਉ ਸੇਵਕੁ ਜਾਨੈ ਸੰਗਿ ॥

رب کا خادم جانتا ہے کہ اس کا مالک ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਨਾਮ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥

واہے گرو کا خادم اس کے نام کی محبت میں بستا ہے۔

ਸੇਵਕ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਪਾਲਨਹਾਰਾ ॥

رب اپنے خادم کا پالنے والا ہے۔

ਸੇਵਕ ਕੀ ਰਾਖੈ ਨਿਰੰਕਾਰਾ ॥

شکل و صورت سے پاک رب اپنے خادم کا وقار برقرار رکھتے ہیں۔

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਜਿਸੁ ਦਇਆ ਪ੍ਰਭੁ ਧਾਰੈ ॥

وہی خادم ہے، جس پر رب رحم کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਮਾਰੈ ॥੩॥

اے نانک ! وہ خادم ہر سانس کے ساتھ واہے گرو کو یاد کرتا رہتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਜਨ ਕਾ ਪਰਦਾ ਢਾਕੈ ॥

واہے گرو اپنے خادم کا مقام رکھتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਸਰਪਰ ਰਾਖੈ ॥

وہ اپنے خادم کی ضرور بالضرور عزت رکھتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਦਾਸ ਕਉ ਦੇਇ ਵਡਾਈ ॥

رب اپنے خادم کو عزت عطا کرتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕਉ ਨਾਮੁ ਜਪਾਈ ॥

وہ اپنے خادم سے اپنے نام کا ذکر کرواتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਆਪਿ ਪਤਿ ਰਾਖੈ ॥

وہ اپنے خادم کی خود ہی عزت رکھتا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਕੋਇ ਨ ਲਾਖੈ ॥

اس کی رفتار اور اندازے کو کوئی نہیں جانتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕਉ ਕੋ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

کوئی شخص رب کے خادم کی برابری نہیں کر سکتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਊਚ ਤੇ ਊਚੇ ॥

واہے گرو کے خادم اعلیٰ ہیں۔

ਜੋ ਪ੍ਰਭਿ ਅਪਨੀ ਸੇਵਾ ਲਾਇਆ ॥

رب جسے اپنی خدمت میں لگاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਦਹ ਦਿਸਿ ਪ੍ਰਗਟਾਇਆ ॥੪॥

اے نانک ! وہ خادم دس سمتوں میں مقبول ہو جاتا ہے۔

ਨੀਕੀ ਕੀਰੀ ਮਹਿ ਕਲ ਰਾਖੈ ॥

اگر رب چھوٹی سی چیونٹی میں توانائی عطا کردے، تو

ਭਸਮ ਕਰੈ ਲਸਕਰ ਕੋਟਿ ਲਾਖੈ ॥

وہ لاکھوں، کروڑوں لشکروں کو راکھ کر سکتی ہے۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾਸੁ ਨ ਕਾਢਤ ਆਪਿ ॥

جس جان دار کی سانس واہے گرو خود نہیں نکالتا،

ਤਾ ਕਉ ਰਾਖਤ ਦੇ ਕਰਿ ਹਾਥ ॥

وہ اسے اپنا ہاتھ دے کر بچا لیتا ہے۔

ਮਾਨਸ ਜਤਨ ਕਰਤ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

انسان مختلف طریقوں سے کوشش کرتا ہے،

ਤਿਸ ਕੇ ਕਰਤਬ ਬਿਰਥੇ ਜਾਤਿ ॥

لیکن اس کے کام ناکام ہو جاتے ہیں۔

ਮਾਰੈ ਨ ਰਾਖੈ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ॥ ਸਰਬ ਜੀਆ ਕਾ ਰਾਖਾ ਸੋਇ ॥

واہے گرو کے سوا دوسرا کوئی مار اور بچا نہیں سکتا۔ تمام جانداروں کا رب ہی نگہبان ہے۔

ਕਾਹੇ ਸੋਚ ਕਰਹਿ ਰੇ ਪ੍ਰਾਣੀ ॥

اے فانی انسان ! تم کیوں فکر کرتے ہو؟

ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਅਲਖ ਵਿਡਾਣੀ ॥੫॥

اے نانک ! غیر مرئی اور حیرت انگیز رب کو یاد کر۔

ਬਾਰੰ ਬਾਰ ਬਾਰ ਪ੍ਰਭੁ ਜਪੀਐ ॥

بار بار رب کے نام کا ورد کرنا چاہیے۔

ਪੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਇਹੁ ਮਨੁ ਤਨੁ ਧ੍ਰਪੀਐ ॥

نام امرت پی کریہ دماغ اور جسم مطمئن ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਮ ਰਤਨੁ ਜਿਨਿ ਗੁਰਮੁਖਿ ਪਾਇਆ ॥

جس گرو کے شاگرد کو قیمتی پتھر حاصل ہوا ہے،

ਤਿਸੁ ਕਿਛੁ ਅਵਰੁ ਨਾਹੀ ਦ੍ਰਿਸਟਾਇਆ ॥

وہ رب کے سوا کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

ਨਾਮੁ ਧਨੁ ਨਾਮੋ ਰੂਪੁ ਰੰਗੁ ॥

نام اس کی دولت ہے اور نام ہی اس کی شکل،رنگ ہے۔

ਨਾਮੋ ਸੁਖੁ ਹਰਿ ਨਾਮ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

نام اس کی خوشی ہے اور ہری کا نام ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

ਨਾਮ ਰਸਿ ਜੋ ਜਨ ਤ੍ਰਿਪਤਾਨੇ ॥

جو انسان نام امرت سے مطمئن ہوجاتے ہیں،

ਮਨ ਤਨ ਨਾਮਹਿ ਨਾਮਿ ਸਮਾਨੇ ॥

اس کی روح اور جسم صرف نام میں ہی مگن ہوجاتے ہیں۔

ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸੋਵਤ ਨਾਮ ॥ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੈ ਸਦ ਕਾਮ ॥੬॥

اے نانک ! اٹھتے بیٹھتے اور سوتے وقت ہمیشہ رب کا نام یاد رکھنا خادموں کا کام ہوتا ہے۔

ਬੋਲਹੁ ਜਸੁ ਜਿਹਬਾ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

اپنی زبان سے دن رات واہے گرو کی حمد وثنا کرو۔

ਪ੍ਰਭਿ ਅਪਨੈ ਜਨ ਕੀਨੀ ਦਾਤਿ ॥

یہ تحفہ رب نے اپنے خادموں کو عطا کیا ہے۔

ਕਰਹਿ ਭਗਤਿ ਆਤਮ ਕੈ ਚਾਇ ॥

وہ دل کے حوصلے سے عبادت کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਅਪਨੇ ਸਿਉ ਰਹਹਿ ਸਮਾਇ ॥

اور اپنے رب میں ہی مصروف رہتا ہے۔

ਜੋ ਹੋਆ ਹੋਵਤ ਸੋ ਜਾਨੈ ॥ ਪ੍ਰਭ ਅਪਨੇ ਕਾ ਹੁਕਮੁ ਪਛਾਨੈ ॥

وہ جو کچھ ہو رہا ہے، رب کی مرضی و خوشی سے جانتا ہے اور اپنے رب کے حکم کو پہچانتا ہے۔

ਤਿਸ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਕਉਨ ਬਖਾਨਉ ॥

اس کی شان کون بیان کر سکتا ہے؟

ਤਿਸ ਕਾ ਗੁਨੁ ਕਹਿ ਏਕ ਨ ਜਾਨਉ ॥

اس کی ایک تعریف کو بھی میں بیان کرنا نہیں جانتا۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪ੍ਰਭ ਬਸਹਿ ਹਜੂਰੇ ॥ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੇਈ ਜਨ ਪੂਰੇ ॥੭॥

وہ جو سارا دن رب کے حضور میں رہتا ہے، اے نانک ! وہ کامل آدمی ہے۔

ਮਨ ਮੇਰੇ ਤਿਨ ਕੀ ਓਟ ਲੇਹਿ ॥

اے میرے دماغ ! تم ان کی پناہ لو۔

ਮਨੁ ਤਨੁ ਅਪਨਾ ਤਿਨ ਜਨ ਦੇਹਿ ॥

اپنا دماغ اور جسم ان لوگوں کے حوالے کردو۔

ਜਿਨਿ ਜਨਿ ਅਪਨਾ ਪ੍ਰਭੂ ਪਛਾਤਾ ॥ ਸੋ ਜਨੁ ਸਰਬ ਥੋਕ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

جس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا ہے، وہ انسان ہر چیز کا عطا کرنے والا ہے۔

ਤਿਸ ਕੀ ਸਰਨਿ ਸਰਬ ਸੁਖ ਪਾਵਹਿ ॥

اس کی پناہ میں تمہیں ساری خوشیاں مل جائیں گی۔

ਤਿਸ ਕੈ ਦਰਸਿ ਸਭ ਪਾਪ ਮਿਟਾਵਹਿ ॥

اس کے دیدار سے تمام گناہ مٹ جائیں گے۔

ਅਵਰ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲੀ ਛਾਡੁ ॥

دوسری چال چھوڑدو،

ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੀ ਤੂ ਸੇਵਾ ਲਾਗੁ ॥

رب کے اس خادم کی خدمت میں خود کو لگالو۔

ਆਵਨੁ ਜਾਨੁ ਨ ਹੋਵੀ ਤੇਰਾ ॥ ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੇ ਪੂਜਹੁ ਸਦ ਪੈਰਾ ॥੮॥੧੭॥

تیرا آواگون مٹ جائے گا۔ اے نانک ! ہمیشہ ہی اس خادم کے قدموں کی پوجا کرو۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸਤਿ ਪੁਰਖੁ ਜਿਨਿ ਜਾਨਿਆ ਸਤਿਗੁਰੁ ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਉ ॥

جس نے حقیقی غیر متشکل رب کو جان لیا ہے، اس کا نام ست گرو ہے۔

ਤਿਸ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਿਖੁ ਉਧਰੈ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੧॥

اے نانک ! اس کی صحبت میں رب کی تعریف کرنے سے اس کا شاگرد بھی پار ہو جاتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕੀ ਕਰੈ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

ست گرو اپنے شاگرد کی پرورش کرتا ہے۔

ਸੇਵਕ ਕਉ ਗੁਰੁ ਸਦਾ ਦਇਆਲ ॥

گرو جی اپنے خادم پر ہمیشہ مہربان رہتے ہیں۔

ਸਿਖ ਕੀ ਗੁਰੁ ਦੁਰਮਤਿ ਮਲੁ ਹਿਰੈ ॥

گرو اپنے شاگرد کی کم عقلی والی میل کو صاف کردیتے ہیں۔

ਗੁਰ ਬਚਨੀ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਉਚਰੈ ॥

گرو کی ہدایت سے وہ ہری کے نام کا ذکر کرتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕੇ ਬੰਧਨ ਕਾਟੈ ॥

ست گرو اپنے شاگرد کے بندھن کاٹ دیتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਿਖੁ ਬਿਕਾਰ ਤੇ ਹਾਟੈ ॥

گرو کا شاگرد برائیوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਉ ਨਾਮ ਧਨੁ ਦੇਇ ॥

ست گرو اپنے شاگرد کو رب کے نام کی شکل میں دولت عطا کرتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਿਖੁ ਵਡਭਾਗੀ ਹੇ ॥

گرو کا شاگرد بہت خوش قسمت ہوتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਾ ਹਲਤੁ ਪਲਤੁ ਸਵਾਰੈ ॥

ست گرو اپنے شاگرد کی دنیا اور آخرت سنوار دیتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਉ ਜੀਅ ਨਾਲਿ ਸਮਾਰੈ ॥੧॥

اے نانک ! ست گرو اپنے شاگرد کو اپنے دل کے قریب رکھتا ہے۔

ਗੁਰ ਕੈ ਗ੍ਰਿਹਿ ਸੇਵਕੁ ਜੋ ਰਹੈ ॥

جو خادم گرو کے گھر میں رہتا ہے،

ਗੁਰ ਕੀ ਆਗਿਆ ਮਨ ਮਹਿ ਸਹੈ ॥

وہ گرو کے حکم کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਕਰਿ ਕਛੁ ਨ ਜਨਾਵੈ ॥

وہ خود کو بڑا نہیں جتلاتا۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਰਿਦੈ ਸਦ ਧਿਆਵੈ ॥

وہ ہر وقت اپنے دل میں ہری پر میشور کے نام کا دھیان کرتا رہتا ہے۔

ਮਨੁ ਬੇਚੈ ਸਤਿਗੁਰ ਕੈ ਪਾਸਿ ॥

جو اپنا دماغ ست گرو کے سامنے بیچ دیتا ہے،

ਤਿਸੁ ਸੇਵਕ ਕੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸਿ ॥

اس خادم کے سارے کام سنور جاتے ہیں۔

ਸੇਵਾ ਕਰਤ ਹੋਇ ਨਿਹਕਾਮੀ ॥

جو خادم بے لوث جذبے سے گرو کی خدمت کرتا ہے،

ਤਿਸ ਕਉ ਹੋਤ ਪਰਾਪਤਿ ਸੁਆਮੀ ॥

وہ رب کو پا لیتا ہے۔

ਅਪਨੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਕਰੇਇ ॥

اے نانک ! جس پر گرو جی خود مہربانی کرتے ہیں،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਗੁਰ ਕੀ ਮਤਿ ਲੇਇ ॥੨॥

وہ خادم گرو کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔

ਬੀਸ ਬਿਸਵੇ ਗੁਰ ਕਾ ਮਨੁ ਮਾਨੈ ॥

خادم اپنے مالک کے دماغ کو کامل طریقے سے فتح کر لیتا ہے،

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਪਰਮੇਸੁਰ ਕੀ ਗਤਿ ਜਾਨੈ ॥

وہ رب کی حرکت کو جان لیتا ہے۔

ਸੋ ਸਤਿਗੁਰੁ ਜਿਸੁ ਰਿਦੈ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

ست گرو وہی ہے، جس کے دل میں ہری کا نام ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਗੁਰ ਕਉ ਬਲਿ ਜਾਉ ॥

میں متعدد مرتبہ اپنے گرو پر قربان جاتا ہوں۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਜੀਅ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

گرو جی ہر ایک مادہ کے خزانے اور زندگی دینے والے ہیں۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਰੰਗਿ ਰਾਤਾ ॥

وہ صرف آٹھ گھنٹے ہی پربرہما کے رنگ میں مگن رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਮਹਿ ਜਨੁ ਜਨ ਮਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

بھکت برہما میں بستا ہے اور پربرہما بھکت میں بستا ہے۔

ਏਕਹਿ ਆਪਿ ਨਹੀ ਕਛੁ ਭਰਮੁ ॥

رب ایک ہی ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

ਸਹਸ ਸਿਆਨਪ ਲਇਆ ਨ ਜਾਈਐ ॥

اے نانک! ہزاروں چالاکیوں سے گرو حاصل نہیں ہوتا۔

ਨਾਨਕ ਐਸਾ ਗੁਰੁ ਬਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥੩॥

ایسا گرو بڑی قسمت سے ہی ملتا ہے۔

ਸਫਲ ਦਰਸਨੁ ਪੇਖਤ ਪੁਨੀਤ ॥

گرو کا دیدار پھل عطا کرنے والا ہے اور آدمی صرف ان کے دیدار سے پاک ہو جاتا ہے۔

ਪਰਸਤ ਚਰਨ ਗਤਿ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਿ ॥

اس کے قدموں کو چھونے سے انسان کی حالت اور زندگی کا رویہ درست ہو جاتا ہے۔

ਭੇਟਤ ਸੰਗਿ ਰਾਮ ਗੁਨ ਰਵੇ ॥

گرو کی صحبت میں رہنے سے انسان رام کی تعریف کرتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੀ ਦਰਗਹ ਗਵੇ ॥

اور پربرہما کے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਕਰਿ ਬਚਨ ਕਰਨ ਆਘਾਨੇ ॥

گرو کی باتیں سن کر کان مطمئن ہو جاتے ہیں اور

ਮਨਿ ਸੰਤੋਖੁ ਆਤਮ ਪਤੀਆਨੇ ॥

ذہن میں اطمینان آتا ہے اور روح مطمئن ہو جاتی ہے۔

ਪੂਰਾ ਗੁਰੁ ਅਖਓ ਜਾ ਕਾ ਮੰਤ੍ਰ ॥

گرو کامل آدمی ہے اور اس کا منتر لازوال ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਪੇਖੈ ਹੋਇ ਸੰਤ ॥

جسے وہ اپنے امرت کی نظر سے دیکھتے ہیں، وہ سنت بن جاتا ہے۔

ਗੁਣ ਬਿਅੰਤ ਕੀਮਤਿ ਨਹੀ ਪਾਇ ॥

گرو کی خوبیاں غیر محدود ہیں جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥੪॥

اے نانک ! واہے گرو کو جو شخص اچھا لگتا ہے، وہ اسے گرو سے ملا دیتا ہے۔

ਜਿਹਬਾ ਏਕ ਉਸਤਤਿ ਅਨੇਕ ॥

زبان ایک ہے؛ لیکن واہے گرو کی خوبیاں لامحدود ہیں۔

ਸਤਿ ਪੁਰਖ ਪੂਰਨ ਬਿਬੇਕ ॥

وہ نیک آدمی کامل سمجھ والا ہے۔

ਕਾਹੂ ਬੋਲ ਨ ਪਹੁਚਤ ਪ੍ਰਾਨੀ ॥

کسی بھی لفظ کے ذریعے انسان رب کی خوبیوں تک پہنچ نہیں سکتا۔

ਅਗਮ ਅਗੋਚਰ ਪ੍ਰਭ ਨਿਰਬਾਨੀ ॥

رب ناقابل وصول ہستی، پوشیدہ اور بہت مقدس ہے۔

ਨਿਰਾਹਾਰ ਨਿਰਵੈਰ ਸੁਖਦਾਈ ॥

واہے گرو کو کھانے کی ضرورت نہیں، وہ دشمنی سے پاک ہے اور خوشی عطا کرنے والا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਕੀਮਤਿ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਈ ॥

کوئی بھی انسان اس کا اندازہ نہیں کر پایا۔

ਅਨਿਕ ਭਗਤ ਬੰਦਨ ਨਿਤ ਕਰਹਿ ॥

بہت سے عقیدت مند باقاعدگی سے اس کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਹਿਰਦੈ ਸਿਮਰਹਿ ॥

اس کے کنول کے پاؤں کو وہ اپنے دل میں یاد کرتے ہیں۔

ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੀ ਸਤਿਗੁਰ ਅਪਨੇ ॥

اے نانک ! اپنے ست گرو پر ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਐਸਾ ਪ੍ਰਭੁ ਜਪਨੇ ॥੫॥

جن کے فضل سے وہ اسے رب کا نام یاد کرتا ہے۔

ਇਹੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥

یہ ہری رس کسی نادر شخص کو ہی ملتا ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪੀਵੈ ਅਮਰੁ ਸੋ ਹੋਇ ॥

جو اس امرت کو پیتا ہے، وہ امر ہو جاتا ہے۔

ਉਸੁ ਪੁਰਖ ਕਾ ਨਾਹੀ ਕਦੇ ਬਿਨਾਸ ॥

اس انسان کا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا،

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਪ੍ਰਗਟੇ ਗੁਨਤਾਸ ॥

جس کے دل میں خوبیوں کا ذخیرہ آشکارہ ہوجاتا ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਲੇਇ ॥

آٹھ وقت ہی وہ ہری کا نام لیتا ہے اور

ਸਚੁ ਉਪਦੇਸੁ ਸੇਵਕ ਕਉ ਦੇਇ ॥

اپنے خادم کو سچی ہدایت دیتا ہے۔

ਮੋਹ ਮਾਇਆ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਲੇਪੁ ॥

ممتا کے ساتھ اس کا کبھی میل نہیں ہوتا۔

ਮਨ ਮਹਿ ਰਾਖੈ ਹਰਿ ਹਰਿ ਏਕੁ ॥

وہ اپنے دل میں ایک ہری پرمیشور کو ہی بساتا ہے۔

ਅੰਧਕਾਰ ਦੀਪਕ ਪਰਗਾਸੇ ॥

جہالت کے اندھیرے میں اس کے لیے نام کا چراغ روشن ہوجاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਰਮ ਮੋਹ ਦੂਖ ਤਹ ਤੇ ਨਾਸੇ ॥੬॥

اے نانک ! پش وپیش، نا سمجھی اور دکھ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

ਤਪਤਿ ਮਾਹਿ ਠਾਢਿ ਵਰਤਾਈ ॥

گرو کی کامل تعلیمات نے ممتا کی آگ میں ٹھنڈک داخل کرادی ہے،

ਅਨਦੁ ਭਇਆ ਦੁਖ ਨਾਠੇ ਭਾਈ ॥

خوشی پیدا ہو گئی ہے اور دکھ دور ہو گیا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਕੇ ਮਿਟੇ ਅੰਦੇਸੇ ॥

پیدائش اور موت کا خوف ختم ہو گیا ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੇ ਪੂਰਨ ਉਪਦੇਸੇ ॥

گرو کی مکمل ہدایت سے

ਭਉ ਚੂਕਾ ਨਿਰਭਉ ਹੋਇ ਬਸੇ ॥

خوف مٹ گیا ہے اور بے خوف رہتے ہیں۔

ਸਗਲ ਬਿਆਧਿ ਮਨ ਤੇ ਖੈ ਨਸੇ ॥

تمام بیماریاں ختم ہو کر دل سے مٹ گئی ہیں۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾ ਤਿਨਿ ਕਿਰਪਾ ਧਾਰੀ ॥

جس گرو کے تھے، اس نے مہربانی کی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਪਿ ਨਾਮੁ ਮੁਰਾਰੀ ॥

صادقین کی جماعت میں یہ مراری کے نام کا ذکر کرتا ہے۔

ਥਿਤਿ ਪਾਈ ਚੂਕੇ ਭ੍ਰਮ ਗਵਨ ॥

خوف اور الجھن مٹ گئے ہیں۔

ਸੁਨਿ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਸ੍ਰਵਨ ॥੭॥

اے نانک ! ہری پریشور کی شان کو کانوں سے سن کر سکون مل گیا ہے۔

ਨਿਰਗੁਨੁ ਆਪਿ ਸਰਗੁਨੁ ਭੀ ਓਹੀ ॥

وہ خود بے شکل سوامی ہے اور وہی شکل والا ہے۔

ਕਲਾ ਧਾਰਿ ਜਿਨਿ ਸਗਲੀ ਮੋਹੀ ॥

جس نے اپنے فن (طاقت) کو ظاہر کر کے پوری دنیا کو مسحور کیا ہوا ہے۔

ਅਪਨੇ ਚਰਿਤ ਪ੍ਰਭਿ ਆਪਿ ਬਨਾਏ ॥

اپنی تقدیر رب نے خود ہی تخلیق کی ہے۔

ਅਪੁਨੀ ਕੀਮਤਿ ਆਪੇ ਪਾਏ ॥

وہ اپنا اندازہ خود ہی جانتا ہے۔

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

خدا کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਸੋਇ ॥

سب کے اندر وہ شکل و صورت سے پاک رب موجود ہے۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਰਵਿਆ ਰੂਪ ਰੰਗ ॥

تانے بانے کی طرح، وہ تمام شکلوں اور رنگوں میں سما رہا ہے۔

ਭਏ ਪ੍ਰਗਾਸ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗ ॥

سنتوں کی صحبت میں رہنے سے وہ ظاہر ہوتا ہے۔

ਰਚਿ ਰਚਨਾ ਅਪਨੀ ਕਲ ਧਾਰੀ ॥

کائنات کی تخلیق کر کے رب نے اپنی قدرت کو قائم رکھا ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਨਾਨਕ ਬਲਿਹਾਰੀ ॥੮॥੧੮॥

اے نانک ! میں متعدد مرتبہ اس (رب) پر قربان جاتا ہوں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸਾਥਿ ਨ ਚਾਲੈ ਬਿਨੁ ਭਜਨ ਬਿਖਿਆ ਸਗਲੀ ਛਾਰੁ ॥

اے لوگو ! رب کی عبادت کے سوا کچھ بھی ساتھ نہیں جاتا، تمام خواہشات نفسانی خاک ہیں۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਕਮਾਵਨਾ ਨਾਨਕ ਇਹੁ ਧਨੁ ਸਾਰੁ ॥੧॥

اے نانک ! ہری پریشور کا نام یاد کرکے پیسہ کمانا بہترین دولت ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਸੰਤ ਜਨਾ ਮਿਲਿ ਕਰਹੁ ਬੀਚਾਰੁ ॥

سنتوں کی صحبت میں مل کر یہی سوچو۔

ਏਕੁ ਸਿਮਰਿ ਨਾਮ ਆਧਾਰੁ ॥

ایک رب کو یاد کرو اور نام کا سہارا لو۔

ਅਵਰਿ ਉਪਾਵ ਸਭਿ ਮੀਤ ਬਿਸਾਰਹੁ ॥

اے میرے دوست ! باقی تمام کوششوں کو بھلا دو۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਰਿਦ ਮਹਿ ਉਰਿ ਧਾਰਹੁ ॥

واہے گرو کے کنول قدموں کو اپنے دل و دماغ میں بساؤ۔

ਕਰਨ ਕਾਰਨ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਮਰਥੁ ॥

وہ رب ہر کام کرنے اور انسان سے کروانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ਦ੍ਰਿੜੁ ਕਰਿ ਗਹਹੁ ਨਾਮੁ ਹਰਿ ਵਥੁ ॥

واہے گرو کے نام کو مضبوطی سے پکڑو۔

ਇਹੁ ਧਨੁ ਸੰਚਹੁ ਹੋਵਹੁ ਭਗਵੰਤ ॥

اس (رب کے نام پر) مال و دولت جمع کرو اور خوش قسمت بن جاؤ۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਮੰਤ ॥

سنتوں کا منتر بہت مقدس ہے۔

ਏਕ ਆਸ ਰਾਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

اپنے دل میں ایک رب کی امید رکھو !

ਸਰਬ ਰੋਗ ਨਾਨਕ ਮਿਟਿ ਜਾਹਿ ॥੧॥

اے نانک ! اس طرح آپ کی تمام بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔

ਜਿਸੁ ਧਨ ਕਉ ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਉਠਿ ਧਾਵਹਿ ॥

"(اے دوست !) جس دولت کے لیے تم چاروں طرف بھاگتے رہتے ہو،

ਸੋ ਧਨੁ ਹਰਿ ਸੇਵਾ ਤੇ ਪਾਵਹਿ ॥

وہ دولت تجھے واہے گرو کی خدمت سے حاصل ہوگا۔

ਜਿਸੁ ਸੁਖ ਕਉ ਨਿਤ ਬਾਛਹਿ ਮੀਤ ॥

اے میرے دوست ! جس خوشی کی تو ہمیشہ خواہش کرتا ہے،

ਸੋ ਸੁਖੁ ਸਾਧੂ ਸੰਗਿ ਪਰੀਤਿ ॥

وہ خوشی تمہیں سنتوں کی صحبت میں محبت کرنے سے ملے گا۔

ਜਿਸੁ ਸੋਭਾ ਕਉ ਕਰਹਿ ਭਲੀ ਕਰਨੀ ॥

جس شان کے لیے تم اچھے کام کرتے ہو،

ਸਾ ਸੋਭਾ ਭਜੁ ਹਰਿ ਕੀ ਸਰਨੀ ॥

وہ شان رب کی پناہ لینے سے حاصل ہوتی ہے۔

ਅਨਿਕ ਉਪਾਵੀ ਰੋਗੁ ਨ ਜਾਇ ॥

جو بیماری بہت کوششوں سے ٹھیک نہیں ہوتی،

ਰੋਗੁ ਮਿਟੈ ਹਰਿ ਅਵਖਧੁ ਲਾਇ ॥

وہ بیماری ہری نامی دوا لینے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਮਹਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਨਿਧਾਨੁ ॥

واہے گرو کا نام تمام خزانوں میں بہترین خزانہ ہے۔

ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਦਰਗਹਿ ਪਰਵਾਨੁ ॥੨॥

اے نانک ! اس کے نام کا ذکر کر، رب کر دربار میں مقبول ہو جاؤ گے۔

ਮਨੁ ਪਰਬੋਧਹੁ ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਇ ॥

اپنے دماغ کو رب کے نام سے بیدار کر۔

ਦਹ ਦਿਸਿ ਧਾਵਤ ਆਵੈ ਠਾਇ ॥

دس سمتوں میں بھٹکنے والا یہ ذہن اسی طرح اپنے گھر آ جائے گا۔

ਤਾ ਕਉ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ਕੋਇ ॥

اسے کوئی آفت نہیں آتی،

ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਬਸੈ ਹਰਿ ਸੋਇ ॥

جس کے دل میں وہ واہے گرو رہتا ہے،

ਕਲਿ ਤਾਤੀ ਠਾਂਢਾ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

یہ کل یوگ گرم (آگ) ہے اور ہری کا نام ٹھنڈا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਦਾ ਸੁਖ ਪਾਉ ॥

اسے ہمیشہ یاد کرو اور خوشیاں پاؤ۔

ਭਉ ਬਿਨਸੈ ਪੂਰਨ ਹੋਇ ਆਸ ॥

نام کے ورد سے خوف ختم ہوتا ہے اور امید پوری ہوجاتی ہے۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਆਤਮ ਪਰਗਾਸ ॥

رب کی عبادت کے ساتھ محبت کرنے سے روح روشن ہوجاتی ہے۔

ਤਿਤੁ ਘਰਿ ਜਾਇ ਬਸੈ ਅਬਿਨਾਸੀ ॥

جو نام کو یاد کرتا ہے، اس کے دل کے گھر میں غیر فانی رب رہتا ہے۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਕਾਟੀ ਜਮ ਫਾਸੀ ॥੩॥

اے نانک ! (نام کا ورد کرنے سے) یم کی پھانسی کٹ جاتی ہے۔

ਤਤੁ ਬੀਚਾਰੁ ਕਹੈ ਜਨੁ ਸਾਚਾ ॥

وہی سچا آدمی ہے، جو جوہر کی یاد کی تعلیم دیتا ہے۔

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਸੋ ਕਾਚੋ ਕਾਚਾ ॥

وہ بالکل کچا (جھوٹا) ہے، جو آواگون (پیدائش اور موت کے چکر) میں پڑتا ہے۔

ਆਵਾ ਗਵਨੁ ਮਿਟੈ ਪ੍ਰਭ ਸੇਵ ॥

رب کی خدمت سے آواگون ختم ہو جاتا ہے۔

ਆਪੁ ਤਿਆਗਿ ਸਰਨਿ ਗੁਰਦੇਵ ॥

اپنی گھمنڈ چھوڑو اور گرودیو میں پناہ لو۔

ਇਉ ਰਤਨ ਜਨਮ ਕਾ ਹੋਇ ਉਧਾਰੁ ॥

اس طرح انمول جان کو نجات مل جاتی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਸਿਮਰਿ ਪ੍ਰਾਨ ਆਧਾਰੁ ॥

ہری پریشور کی پوجا کر، جو آپ کی زندگی کی بنیاد ہے۔

ਅਨਿਕ ਉਪਾਵ ਨ ਛੂਟਨਹਾਰੇ ॥

بہت سی ترکیب کرنے سے چھٹکارا نہیں ہوتا۔

ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ ਬੇਦ ਬੀਚਾਰੇ ॥

چاہے اسمرتیوں، شاستروں اور ویدوں پر غور کر کے دیکھ کو۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰਹੁ ਮਨੁ ਲਾਇ ॥

دل لگا کر صرف رب ہی کی عبادت کرو۔

ਮਨਿ ਬੰਛਤ ਨਾਨਕ ਫਲ ਪਾਇ ॥੪॥

اے نانک ! (جو بندگی کرتا ہے) اسے مطلوبہ پھل ملتا ہے۔

ਸੰਗਿ ਨ ਚਾਲਸਿ ਤੇਰੈ ਧਨਾ ॥

مال و دولت تیرے ساتھ نہیں جانے والا،

ਤੂੰ ਕਿਆ ਲਪਟਾਵਹਿ ਮੂਰਖ ਮਨਾ ॥

پھر اے نادان دماغ ! تو کیوں اس میں پھنسا ہوا ہے۔

ਸੁਤ ਮੀਤ ਕੁਟੰਬ ਅਰੁ ਬਨਿਤਾ ॥

بیٹا، دوست، خاندان اور بیوی

ਇਨ ਤੇ ਕਹਹੁ ਤੁਮ ਕਵਨ ਸਨਾਥਾ ॥

ان میں سے تو بتا، کون تیرا مددگار ہے؟

ਰਾਜ ਰੰਗ ਮਾਇਆ ਬਿਸਥਾਰ ॥

سلطنت کا لطف و مزا اور مال و دولت کی توسیع،

ਇਨ ਤੇ ਕਹਹੁ ਕਵਨ ਛੁਟਕਾਰ ॥

ان میں سے بتا کون کب بچا ہے؟

ਅਸੁ ਹਸਤੀ ਰਥ ਅਸਵਾਰੀ ॥

گھوڑا، ہاتھی اور بیل گاڑی کی سواری کرنی

ਝੂਠਾ ਡੰਫੁ ਝੂਠੁ ਪਾਸਾਰੀ ॥

یہ سب جھوٹا نمود و نمائش ہے۔

ਜਿਨਿ ਦੀਏ ਤਿਸੁ ਬੁਝੈ ਨ ਬਿਗਾਨਾ ॥

بے وقوف انسان اس رب کو نہیں جانتا، جس نے یہ ساری چیزیں عطا کی ہیں۔

ਨਾਮੁ ਬਿਸਾਰਿ ਨਾਨਕ ਪਛੁਤਾਨਾ ॥੫॥

اے نانک! نام بھول کر انسان آخر میں کر افسوس ملتا ہے۔

ਗੁਰ ਕੀ ਮਤਿ ਤੂੰ ਲੇਹਿ ਇਆਨੇ ॥

اے نادان انسان! تو گرو سے تعلیم حاصل کر۔

ਭਗਤਿ ਬਿਨਾ ਬਹੁ ਡੂਬੇ ਸਿਆਨੇ ॥

رب کی بندگی کے بغیر، بڑے ذہین لوگ بھی ڈوب گئے ہیں۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰਹੁ ਮਨ ਮੀਤ ॥

اے میرے دوست! اپنے دل میں واہے گرو کی عبادت کر،

ਨਿਰਮਲ ਹੋਇ ਤੁਮ੍ਹ੍ਹਾਰੋ ਚੀਤ ॥

اس سے تیرا دماغ صاف ہو جائے گا۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਰਾਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

رب کے کنول قدم کو اپنے دل میں بسا،

ਜਨਮ ਜਨਮ ਕੇ ਕਿਲਬਿਖ ਜਾਹਿ ॥

تیرے کئی جنموں کے گناہ مٹ جائیں گے۔

ਆਪਿ ਜਪਹੁ ਅਵਰਾ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵਹੁ ॥

خود رب کے نام کا ورد کر اور دوسروں سے بھی نام کی ورد کروا۔

ਸੁਨਤ ਕਹਤ ਰਹਤ ਗਤਿ ਪਾਵਹੁ ॥

سننے، کہنے اور اس طرز عمل میں رہنے سے نجات مل جائے گی۔

ਸਾਰ ਭੂਤ ਸਤਿ ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਉ ॥

سب میں اچھا ہری کا سچا نام ہے۔

ਸਹਜਿ ਸੁਭਾਇ ਨਾਨਕ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੬॥

نانک ! کھلے من سے رب کی تعریف کر۔

ਗੁਨ ਗਾਵਤ ਤੇਰੀ ਉਤਰਸਿ ਮੈਲੁ ॥

(اے لوگو !) رب کی تسبیح بیان کر تیرے گناہوں کی گندگی دور ہو جائے گی۔

ਬਿਨਸਿ ਜਾਇ ਹਉਮੈ ਬਿਖੁ ਫੈਲੁ ॥

اور غرور نما زہر کا پھیلاؤ بھی ختم ہو جائے گا۔

ਹੋਹਿ ਅਚਿੰਤੁ ਬਸੈ ਸੁਖ ਨਾਲਿ ॥

وہ بے فکر ہو جائے گا اور خوشی سے لسے گا۔

ਸਾਸਿ ਗ੍ਰਾਸਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਸਮਾਲਿ ॥

جو اپنی ہر سانس اور نوالے کے ساتھ ہری کے نام کی پوجا کرے گا۔

ਛਾਡਿ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲੀ ਮਨਾ ॥

اے من ! اپنی ساری چالاکی چھوڑ دو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਵਹਿ ਸਚੁ ਧਨਾ ॥

اچھی صحبت کرنے سے حقیقی دولت مل جائے گی۔

ਹਰਿ ਪੂੰਜੀ ਸੰਚਿ ਕਰਹੁ ਬਿਉਹਾਰੁ ॥

واہے گرو کے نام پر سرمایہ جمع کر اور اسی کی تجارت کر۔

ਈਹਾ ਸੁਖੁ ਦਰਗਹ ਜੈਕਾਰੁ ॥

اس طرح اس زندگی میں خوشیاں ہوں گی اور واہے گرو کے دربار میں مہمان نوازی ہوگی۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਦੇਖੁ ॥

وہ ایک رب کو ہر جگہ دیکھتا ہے،"

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਜਾ ਕੈ ਮਸਤਕਿ ਲੇਖੁ ॥੭॥

اے نانک ! جس کی تقدیر میں حصہ لکھا ہوا ہے۔

ਏਕੋ ਜਪਿ ਏਕੋ ਸਾਲਾਹਿ ॥

ایک رب کے نام کا ورد کر اور صرف اسی کی تعریف کر۔

ਏਕੁ ਸਿਮਰਿ ਏਕੋ ਮਨ ਆਹਿ ॥

ایک رب کی ذات میں غور و فکر کر اور صرف اسی کو اپنے دل میں جگہ دے۔

ਏਕਸ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ਅਨੰਤ ॥

اس ایک ابدی رب کی حمد وثنا بیان کیا کر۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਜਾਪਿ ਏਕ ਭਗਵੰਤ ॥

دل اور جسم سے ایک رب کا ذکر کر۔

ਏਕੋ ਏਕੁ ਏਕੁ ਹਰਿ ਆਪਿ ॥

وہ رب آپ ہی آپ ہے۔

ਪੂਰਨ ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਬਿਆਪਿ ॥

جانداروں میں شامل ہوکر رب ہر جگہ بسا ہوا ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਸਥਾਰ ਏਕ ਤੇ ਭਏ ॥

ایک رب سے بہت سی وسعتیں ہوئی ہیں۔

ਏਕੁ ਅਰਾਧਿ ਪਰਾਛਤ ਗਏ ॥

واہے گرو کی عبادت کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਏਕੁ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਤਾ ॥

میرا دماغ اور جسم ایک رب میں مصروف ہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਇਕੁ ਜਾਤਾ ॥੮॥੧੯॥

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے اس نے صرف ایک رب کو ہی جانا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਫਿਰਤ ਫਿਰਤ ਪ੍ਰਭ ਆਇਆ ਪਰਿਆ ਤਉ ਸਰਨਾਇ ॥

اے معبود رب ! میں بھٹک بھٹک کر تیری ہی پناہ میں آیا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਕੀ ਪ੍ਰਭ ਬੇਨਤੀ ਅਪਨੀ ਭਗਤੀ ਲਾਇ ॥੧॥

اے رب ! نانک صرف ایک ہی درخواست کرتا ہے کہ آپ مجھے اپنی عبادت میں مشغول کرلے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਜਾਚਕ ਜਨੁ ਜਾਚੈ ਪ੍ਰਭ ਦਾਨੁ ॥

اے رب ! میں فقیر تیرے نام کا صدقہ مانگتا ہوں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਦੇਵਹੁ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥

اے ہری ! براہِ مہربانی مجھے اپنا نام بتائیں۔

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਮਾਗਉ ਧੂਰਿ ॥

میں تو سادھوؤں کے قدموں کی خاک ہی مانگتا ہوں۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਮੇਰੀ ਸਰਧਾ ਪੂਰਿ ॥

اے پربرہما ! میری خوشی پوری کیجیے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਵਉ ॥

میں ہمیشہ ہی رب کی حمد وثنا بیان کرتا رہوں۔

ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਪ੍ਰਭ ਤੁਮਹਿ ਧਿਆਵਉ ॥

اے رب ! میں ہر سانس کے ساتھ تیری عبادت کروں۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਸਿਉ ਲਾਗੈ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

مجھے رب کے قدموں میں پیار ہوگیا ہے۔

ਭਗਤਿ ਕਰਉ ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਨਿਤ ਨੀਤਿ ॥

میں ہمیشہ ہی رب کی عبادت کرتا رہوں۔

ਏਕ ਓਟ ਏਕੋ ਆਧਾਰੁ ॥

اے رب ! تم ہی میری ایک آڑ اور ایک سہارا ہو۔

ਨਾਨਕੁ ਮਾਗੈ ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭ ਸਾਰੁ ॥੧॥

اے میرے رب ! نانک تیرے بہترین نام کا سوال کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਮਹਾ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

رب کی شفقت و ہمدردی سے اعلیٰ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਵੈ ਬਿਰਲਾ ਕੋਇ ॥

کوئی نادر انسان ہی ہری رس کو پاتا ہے۔

ਜਿਨ ਚਾਖਿਆ ਸੇ ਜਨ ਤ੍ਰਿਪਤਾਨੇ ॥

جو اسے چکھتے ہیں، وہ مخلوق سیر ہو جاتی ہیں۔

ਪੂਰਨ ਪੁਰਖ ਨਹੀ ਡੋਲਾਨੇ ॥

وہ کامل آدمی بن جاتے ہیں اور کبھی (ممتا میں) ڈگمگاتے نہیں۔

ਸੁਭਰ ਭਰੇ ਪ੍ਰੇਮ ਰਸ ਰੰਗਿ ॥

وہ رب کی محبت کی مٹھاس اور خوشی سے مکلم بھرے رہتے ہیں۔

ਉਪਜੈ ਚਾਉ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

سادھوؤں کی صحبت میں ان کے ذہن میں روحانی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ਪਰੇ ਸਰਨਿ ਆਨ ਸਭ ਤਿਆਗਿ ॥

باقی سب کچھ چھوڑ کر وہ رب کی پناہ لیتے ہیں۔

ਅੰਤਰਿ ਪ੍ਰਗਾਸ ਅਨਦਿਨੁ ਲਿਵ ਲਾਗਿ ॥

اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دن رات کا کام رب کے لیے وقف کرتا ہے۔

ਬਡਭਾਗੀ ਜਪਿਆ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

خوش قسمت مردوں نے ہی رب کا ذکر کیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮਿ ਰਤੇ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥੨॥

اے نانک! جو لوگ رب کے نام میں مشغول رہتے ہیں، وہ خوشی پاتے ہیں۔

ਸੇਵਕ ਕੀ ਮਨਸਾ ਪੂਰੀ ਭਈ ॥

خادم کی خواہش پوری ہو گئی ہے،

ਸਤਿਗੁਰ ਤੇ ਨਿਰਮਲ ਮਤਿ ਲਈ ॥

جب سے ست گرو سے خالص تعلیم لیا ہے۔

ਜਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭੁ ਹੋਇਓ ਦਇਆਲੁ ॥

رب اپنے خادم پر مہربان ہو گیا ہے۔

ਸੇਵਕੁ ਕੀਨੋ ਸਦਾ ਨਿਹਾਲੁ ॥

اس نے اپنے خادم کو ہمیشہ کے لیے شکر گزار بنا دیا ہے۔

ਬੰਧਨ ਕਾਟਿ ਮੁਕਤਿ ਜਨੁ ਭਇਆ ॥

خادم کے (ممتا کے) بندھن کٹ گئے ہیں اور اس نے نجات حاصل کر لیا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਦੂਖੁ ਭ੍ਰਮੁ ਗਇਆ ॥

اس کی پیدائش، موت، دکھ اور شک و شبہ دور ہو گیا ہے۔

ਇਛ ਪੁਨੀ ਸਰਧਾ ਸਭ ਪੂਰੀ ॥

اس کی خواہش پوری ہو گئی ہے اور خوشی بھی پوری ہو گئی ہے۔

ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਸਦ ਸੰਗਿ ਹਜੂਰੀ ॥

رب ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾ ਤਿਨਿ ਲੀਆ ਮਿਲਾਇ ॥

جس کا تھا، اس نے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤੀ ਨਾਮਿ ਸਮਾਇ ॥੩॥

اے نانک ! رب کی پوجا سے خادم نام میں مگن ہو گیا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਘਾਲ ਨ ਭਾਨੈ ॥

اس رب کو کیوں بھلائیں، جو انسانوں کی خدمتِ بندگی کو نظر انداز نہیں کرتا۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਕੀਆ ਜਾਨੈ ॥

اس واہے گرو کو کیوں بھلائیں، جو کیے کو جانتا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿਨਿ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਦੀਆ ॥

اس رب کو کیوں بھول جائیں، جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਜੀਵਨ ਜੀਆ ॥

یہ رب کیوں بھلایا جائے، جو جانداروں کی زندگی کی بنیاد ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਅਗਨਿ ਮਹਿ ਰਾਖੈ ॥

اس شکل و صورت سے پاک رب کو کیوں بھلائیں، جو رحم کی آگ میں ہماری حفاظت کرتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਕੋ ਬਿਰਲਾ ਲਾਖੈ ॥

گرو کی مہربانی سے کوئی نایاب آدمی ہی اس کو دیکھتا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਬਿਖੁ ਤੇ ਕਾਢੈ ॥

اس رب کو کیوں بھلائیں، جو انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

ਜਨਮ ਜਨਮ ਕਾ ਟੂਟਾ ਗਾਢੈ ॥

اور خود سے کئی جنموں سے بچھڑے ہوئے کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਗੁਰਿ ਪੂਰੈ ਤਤੁ ਇਹੈ ਬੁਝਾਇਆ ॥

کامل گرو نے مجھے یہ حقیقت سمجھائی ہے۔

ਪ੍ਰਭੁ ਅਪਨਾ ਨਾਨਕ ਜਨ ਧਿਆਇਆ ॥੪॥

اے نانک ! اس نے تو اپنے رب کا ہی ذکر کیا ہے۔

ਸਾਜਨ ਸੰਤ ਕਰਹੁ ਇਹੁ ਕਾਮੁ ॥

اے شریف سنت ! یہ کام کرو۔

ਆਨ ਤਿਆਗਿ ਜਪਹੁ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥

باقی سب کچھ چھوڑ کر رب کے نام کا ورد کرو۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸੁਖ ਪਾਵਹੁ ॥

واہے گرو کے نام کا ذکر کر کے خوشی پاؤ۔

ਆਪਿ ਜਪਹੁ ਅਵਰਹ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵਹੁ ॥

آپ بھی نام کا ورد کرو اور دوسروں سے بھی نام کا ورد کرواؤ۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਤਰੀਐ ਸੰਸਾਰੁ ॥

رب کی پوجا سے یہ دنیاوی سمندر پار کیا جاتا ہے۔

ਬਿਨੁ ਭਗਤੀ ਤਨੁ ਹੋਸੀ ਛਾਰੁ ॥

یہ جسم پوجا کے بغیر جل کر راکھ ہو جائے گا۔

ਸਰਬ ਕਲਿਆਣ ਸੂਖ ਨਿਧਿ ਨਾਮੁ ॥

رب کا نام تمام خیر اور خوشیوں کا خزانہ ہے۔

ਬੂਡਤ ਜਾਤ ਪਾਏ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

ڈوبنے والی مخلوق بھی اس میں خوشی پا لیتے ہیں۔

ਸਗਲ ਦੂਖ ਕਾ ਹੋਵਤ ਨਾਸੁ ॥

ساری پریشانیاں ختم ہوجاتی ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਗੁਨਤਾਸੁ ॥੫॥

اے نانک ! خوبیوں کے خزانے کے نام کا ورد کرتے رہو۔

ਉਪਜੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਪ੍ਰੇਮ ਰਸੁ ਚਾਉ ॥

خدا کی محبت اور چاہت رس کی تمناپیدا ہوئی ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਇਹੀ ਸੁਆਉ ॥

دماغ اور جسم کے اندر یہ ذائقہ بھر گیا ہے۔

ਨੇਤ੍ਰਹੁ ਪੇਖਿ ਦਰਸੁ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

اپنی آنکھوں سے رب کا دیدار کرکے میں سکھ پاتا ہوں۔

ਮਨੁ ਬਿਗਸੈ ਸਾਧ ਚਰਨ ਧੋਇ ॥

سنتوں کے پاؤں دھو کر میرا من خوش ہو گیا ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਤਨਿ ਰੰਗੁ ॥

واہے گرو کی محبت خادموں کی روح اور جسم میں موجود ہے۔

ਬਿਰਲਾ ਕੋਊ ਪਾਵੈ ਸੰਗੁ ॥

کوئی نادر آدمی ہی ان کی صحبت حاصل کرتا ہے۔

ਏਕ ਬਸਤੁ ਦੀਜੈ ਕਰਿ ਮਇਆ ॥

اے رب ! برائے مہربانی ہمیں ایک نام والی چیز عطا کیجیے؛ (تاکہ)

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਮੁ ਜਪਿ ਲਇਆ ॥

گرو کی مہربانی سے تیرا نام کا ورد کر سکے۔

ਤਾ ਕੀ ਉਪਮਾ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥

اس کی تشبیہ بیان نہیں کی جا سکتی

ਨਾਨਕ ਰਹਿਆ ਸਰਬ ਸਮਾਇ ॥੬॥

اے نانک ! رب تو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਬਖਸੰਦ ਦੀਨ ਦਇਆਲ ॥

واہے گرو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ਭਗਤਿ ਵਛਲ ਸਦਾ ਕਿਰਪਾਲ ॥

وہ اپنے خادموں پر مہربانی کرنے والا اور ہمیشہ مہربان ہے۔

ਅਨਾਥ ਨਾਥ ਗੋਬਿੰਦ ਗੁਪਾਲ ॥

وہ گووند، گوپال یتیموں کا رب ہے۔

ਸਰਬ ਘਟਾ ਕਰਤ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

وہ تمام جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਆਦਿ ਪੁਰਖ ਕਾਰਣ ਕਰਤਾਰ ॥

وہ رب اور کائنات کا خالق ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੇ ਪ੍ਰਾਨ ਅਧਾਰ ॥

وہ اپنے خادموں کی زندگیوں کا سہارا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਜਪੈ ਸੁ ਹੋਇ ਪੁਨੀਤ ॥

جو کوئی بھی اس کا ذکر کرتا ہے، وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਲਾਵੈ ਮਨ ਹੀਤ ॥

وہ اپنے دل کی محبت رب کی عبادت پر مرکوز کرتا ہے۔

ਹਮ ਨਿਰਗੁਨੀਆਰ ਨੀਚ ਅਜਾਨ ॥

"ہم بے معیار، گھٹیا اور بے وقوف ہیں،

ਨਾਨਕ ਤੁਮਰੀ ਸਰਨਿ ਪੁਰਖ ਭਗਵਾਨ ॥੭॥

نانک کا بیان ہے کہ اے قادر مطلق رب ! تیری پناہ میں آئے ہیں۔

ਸਰਬ ਬੈਕੁੰਠ ਮੁਕਤਿ ਮੋਖ ਪਾਏ ॥

اس نے تمام جنت اور نجات حاصل کر لی ہیں۔"

ਏਕ ਨਿਮਖ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਏ ॥

جس انسان نے ایک لمحے کے لیے بھی واہے گرو کی تسبیح بیان کی ہے۔

ਅਨਿਕ ਰਾਜ ਭੋਗ ਬਡਿਆਈ ॥

وہ بہت سی سلطنتیں، آسائشیں اور کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਕਥਾ ਮਨਿ ਭਾਈ ॥

جس کے من کو ہری کے نام کی کہانی پسند آتی ہے۔

ਬਹੁ ਭੋਜਨ ਕਾਪਰ ਸੰਗੀਤ ॥

وہ مختلف قسم کے کھانے، کپڑے اور موسیقی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

ਰਸਨਾ ਜਪਤੀ ਹਰਿ ਹਰਿ ਨੀਤ ॥

جس کی زبان ہر وقت ہری پریشور کے نام کا ورد کرتی رہتی ہے۔

ਭਲੀ ਸੁ ਕਰਨੀ ਸੋਭਾ ਧਨਵੰਤ ॥

اس کے اعمال مبارک ہیں، اس کی تعریف کی جاتی ہے اور وہ غنی ہے۔

ਹਿਰਦੈ ਬਸੇ ਪੂਰਨ ਗੁਰ ਮੰਤ ॥

جس کے دل میں مکمل گرو کا منتر بستا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪ੍ਰਭ ਦੇਹੁ ਨਿਵਾਸ ॥

اے رب ! اپنے سنتوں کی صحبت میں جگہ دیجیے۔

ਸਰਬ ਸੁਖ ਨਾਨਕ ਪਰਗਾਸ ॥੮॥੨੦॥

اے نانک ! اچھی صحبت میں رہنے سے تمام خوشیاں روشن ہو جاتی ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਸਰਗੁਨ ਨਿਰਗੁਨ ਨਿਰੰਕਾਰ ਸੁੰਨ ਸਮਾਧੀ ਆਪਿ ॥

شکل و صورت سے پاک رب خود ہی سرگن اور نرگون ہے۔ وہ خود بھی تنہا مراقبے کی اعلیٰ حالت میں رہتا ہے۔

ਆਪਨ ਕੀਆ ਨਾਨਕਾ ਆਪੇ ਹੀ ਫਿਰਿ ਜਾਪਿ ॥੧॥

اے نانک ! شکل و صورت سے پاک رب نے خود ہی کائنات کی تخلیق کی ہے اور پھر خود ہی (جانداروں کے ذریعہ) ذکر کرتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਜਬ ਅਕਾਰੁ ਇਹੁ ਕਛੁ ਨ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

جب اس تخلیق کا پھیلاؤ کچھ بھی نظر نہیں دیتا تھا،

ਪਾਪ ਪੁੰਨ ਤਬ ਕਹ ਤੇ ਹੋਤਾ ॥

تب گناہ یا نیکی کس (مخلوق) سے ہو سکتا تھا؟

ਜਬ ਧਾਰੀ ਆਪਨ ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ॥

جب رب خود تنہا مراقبے کی اعلیٰ حالت میں تھا،

ਤਬ ਬੈਰ ਬਿਰੋਧ ਕਿਸੁ ਸੰਗਿ ਕਮਾਤਿ ॥

تب کوئی کس سے دشمنی کرتا تھا؟

ਜਬ ਇਸ ਕਾ ਬਰਨੁ ਚਿਹਨੁ ਨ ਜਾਪਤ ॥

جب (دنیا کا) کوئی رنگ یا نشان نظر نہیں دیتا تھا،

ਤਬ ਹਰਖ ਸੋਗ ਕਹੁ ਕਿਸਹਿ ਬਿਆਪਤ ॥

تب بتاؤ خوشی اور غم کسے چھو سکتا تھا؟

ਜਬ ਆਪਨ ਆਪ ਆਪਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ॥

جب اعلٰی برہمن ہی سب کچھ تھا،

ਤਬ ਮੋਹ ਕਹਾ ਕਿਸੁ ਹੋਵਤ ਭਰਮ ॥

تب نا سمجھی کہاں ہو سکتی تھی اور شک و شبہ کسے ہو سکتی تھی؟

ਆਪਨ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਵਰਤੀਜਾ ॥

اے نانک ! (تخلیق کی شکل میں) غیر متشکل رب نے خود ہی اپنے مشاغل بنائے ہیں،

ਨਾਨਕ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ਨ ਦੂਜਾ ॥੧॥

اس کے علاوہ دوسرا کوئی خالق نہیں۔

ਜਬ ਹੋਵਤ ਪ੍ਰਭ ਕੇਵਲ ਧਨੀ ॥

جب دنیا کا رب صرف خود ہی تھا،

ਤਬ ਬੰਧ ਮੁਕਤਿ ਕਹੁ ਕਿਸ ਕਉ ਗਨੀ ॥

پھر بتاؤ کسے آزاد اور کسے پابند سمجھا گیا؟

ਜਬ ਏਕਹਿ ਹਰਿ ਅਗਮ ਅਪਾਰ ॥

جب صرف غیر ممکن الوصول اور بے پناہ ہری ہی تھا،

ਤਬ ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਕਹੁ ਕਉਨ ਅਉਤਾਰ ॥

پھر بتاؤ جہنم اور جنت میں کون سی مخلوق آئی تھی؟

ਜਬ ਨਿਰਗੁਨ ਪ੍ਰਭ ਸਹਜ ਸੁਭਾਇ ॥

جب نرگونا رب اپنی قدرتی فطرت کے ساتھ تھا،

ਤਬ ਸਿਵ ਸਕਤਿ ਕਹਹੁ ਕਿਤੁ ਠਾਇ ॥

پھر بتاؤ شیو شکتی کس جگہ پر تھے؟

ਜਬ ਆਪਹਿ ਆਪਿ ਅਪਨੀ ਜੋਤਿ ਧਰੈ ॥

جب واہے گرو خود ہی اپنا نور روشن کیے بیٹھا تھا۔

ਤਬ ਕਵਨ ਨਿਡਰੁ ਕਵਨ ਕਤ ਡਰੈ ॥

تب کون بے خوف تھا اور کون کس سے ڈرتا تھا؟

ਆਪਨ ਚਲਿਤ ਆਪਿ ਕਰਨੈਹਾਰ ॥

اے نانک ! خدا غیر ممکن الوصول اور لامحدود ہے۔

ਨਾਨਕ ਠਾਕੁਰ ਅਗਮ ਅਪਾਰ ॥੨॥

اپنی تعریف خود ہی کرنے والا ہے۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਸੁਖ ਆਪਨ ਆਸਨ ॥

جب لافانی رب اپنی آرام دہ نشست پر بیٹھا تھا،

ਤਹ ਜਨਮ ਮਰਨ ਕਹੁ ਕਹਾ ਬਿਨਾਸਨ ॥

بتاؤ تب پیدائش موت اور فنا (کال) کہاں تھے؟

ਜਬ ਪੂਰਨ ਕਰਤਾ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

جب شکل و صورت سے پاک کامل ایک ہی خالق تھا۔

ਤਬ ਜਮ ਕੀ ਤ੍ਰਾਸ ਕਹਹੁ ਕਿਸੁ ਹੋਇ ॥

بتاؤ تب موت کا ڈر کسے ہو سکتا تھا؟

ਜਬ ਅਬਿਗਤ ਅਗੋਚਰ ਪ੍ਰਭ ਏਕਾ ॥

جب صرف نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ خدا ہی تھا۔

ਤਬ ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤ ਕਿਸੁ ਪੂਛਤ ਲੇਖਾ ॥

تب چترگپت کس سے حساب پوچھتے تھے؟

ਜਬ ਨਾਥ ਨਿਰੰਜਨ ਅਗੋਚਰ ਅਗਾਧੇ॥

جب صرف بے داغ، غیر مرئی اور بے حد لطیف (رب) ہی تھا،

ਤਬ ਕਉਨ ਛੁਟੇ ਕਉਨ ਬੰਧਨ ਬਾਧੇ ॥

پھر ممتا کی غلامی سے کون آزاد تھے اور کون غلامی میں جکڑے ہوئے تھے؟

ਆਪਨ ਆਪ ਆਪ ਹੀ ਅਚਰਜਾ ॥

رب خود سے ہی سب کچھ ہے، وہ خود ہی کمال ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਨ ਰੂਪ ਆਪ ਹੀ ਉਪਰਜਾ ॥੩॥

اے نانک ! اس نے اپنی شکل خود ہی بنائی ہے۔

ਜਹ ਨਿਰਮਲ ਪੁਰਖੁ ਪੁਰਖ ਪਤਿ ਹੋਤਾ ॥

جہاں خالص مرد ہی مردوں کا شوہر ہوتا تھا۔

ਤਹ ਬਿਨੁ ਮੈਲੁ ਕਹਹੁ ਕਿਆ ਧੋਤਾ ॥

اور وہاں کوئی گندگی نہیں تھی، بتاؤ ! پھر وہاں صاف کرنے کو کیا تھا۔

ਜਹ ਨਿਰੰਜਨ ਨਿਰੰਕਾਰ ਨਿਰਬਾਨ ॥

جہاں صرف بے داغ رب اور کسی سے لگاؤ نہ رکھنے والا رب ہی تھا۔

ਤਹ ਕਉਨ ਕਉ ਮਾਨ ਕਉਨ ਅਭਿਮਾਨ ॥

وہاں کس کی عزت اور کس کا غرور ہوتا تھا؟

ਜਹ ਸਰੂਪ ਕੇਵਲ ਜਗਦੀਸ ॥

وہاں صرف کائنات کے مالک جگدیش کی ہی شکل تھی،

ਤਹ ਛਲ ਛਿਦ੍ਰ ਲਗਤ ਕਹੁ ਕੀਸ ॥

بتاؤ وہاں دھوکا دھڑی اور گناہ کس کو تکلیف میں مبتلا کرتے تھے؟

ਜਹ ਜੋਤਿ ਸਰੂਪੀ ਜੋਤਿ ਸੰਗਿ ਸਮਾਵੈ ॥

جہاں روشنی کی شکل اپنی روشنی سے ہی جذب ہوتی تھی،

ਤਹ ਕਿਸਹਿ ਭੂਖ ਕਵਨੁ ਤ੍ਰਿਪਤਾਵੈ ॥

تب وہاں کسے بھوک لگتی تھی اور کسے سکون محسوس ہوتی تھی؟

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

خالق کائنات کرتار خود ہی سب کچھ کرنے والا اور جانداروں سے کروانے والا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕਾ ਨਾਹਿ ਸੁਮਾਰੁ ॥੪॥

اے نانک ! دنیا کو بنانے والے رب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

ਜਬ ਅਪਨੀ ਸੋਭਾ ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਬਨਾਈ ॥

جب رب نے اپنی خوبصورتی اپنے ساتھ ہی بنائی تھی،

ਤਬ ਕਵਨ ਮਾਇ ਬਾਪ ਮਿਤ੍ਰੁ ਸੁਤ ਭਾਈ ॥

تب ماں، باپ، دوست، بیٹے اور بھائی کون تھے؟

ਜਹ ਸਰਬ ਕਲਾ ਆਪਹਿ ਪਰਬੀਨ ॥

جب وہ خود ہی تمام فنون میں مکمل مہارت حاصل کر چکے تھے۔

ਤਹ ਬੇਦ ਕਤੇਬ ਕਹਾ ਕੋਊ ਚੀਨ ॥

تب وید اور کاتب کو کہاں کوئی پہچانتا تھا۔

ਜਬ ਆਪਨ ਆਪੁ ਆਪਿ ਉਰਿ ਧਾਰੈ ॥

جب غیر متشکل رب اپنے آپ کو اپنے دل میں ہی بسا کر رکھتا تھا،

ਤਉ ਸਗਨ ਅਪਸਗਨ ਕਹਾ ਬੀਚਾਰੈ ॥

پھر شگن (اچھا) اور اپشگون (برے لگنوں) کا کون سوچتا تھا؟

ਜਹ ਆਪਨ ਊਚ ਆਪਨ ਆਪਿ ਨੇਰਾ ॥

جہاں واہے گرو خود ہی بلند اور خود ہی قریب تھا،

ਤਹ ਕਉਨ ਠਾਕੁਰੁ ਕਉਨੁ ਕਹੀਐ ਚੇਰਾ ॥

وہاں کون مالک اور کون خادم کہا جا سکتا تھا۔

ਬਿਸਮਨ ਬਿਸਮ ਰਹੇ ਬਿਸਮਾਦ ॥

میں رب کی شاندار چمک دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਅਪਨੀ ਗਤਿ ਜਾਨਹੁ ਆਪਿ ॥੫॥

نانک کا بیان ہے کہ اے واہے گرو ! آپ خود ہی اپنی رفتار جانتے ہیں۔

ਜਹ ਅਛਲ ਅਛੇਦ ਅਭੇਦ ਸਮਾਇਆ ॥

جہاں فریب خوردہ اور ایک رب اپنی ذات میں سما گیا تھا،

ਊਹਾ ਕਿਸਹਿ ਬਿਆਪਤ ਮਾਇਆ ॥

وہاں ممتا کس کو متاثر کرتی تھی؟

ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਹਿ ਆਦੇਸੁ ॥

جب رب خود اپنے آپ کو سلام کرتا تھا،

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਕਾ ਨਾਹੀ ਪਰਵੇਸੁ ॥

تب (ممتا کے) تین گنا کا (دنیا میں) دخل نہیں ہوا تھا۔

ਜਹ ਏਕਹਿ ਏਕ ਏਕ ਭਗਵੰਤਾ ॥

جہاں صرف ایک آپ ہی رب تھے،

ਤਹ ਕਉਨੁ ਅਚਿੰਤੁ ਕਿਸੁ ਲਾਗੈ ਚਿੰਤਾ ॥

وہاں کون بے فکر تھا اور کون پریشان لگتا تھا۔

ਜਹ ਆਪਨ ਆਪੁ ਆਪਿ ਪਤੀਆਰਾ ॥

جہاں رب اپنے آپ سے خود مطمئن تھا،

ਤਹ ਕਉਨੁ ਕਥੈ ਕਉਨੁ ਸੁਨਨੈਹਾਰਾ ॥

وہاں کون کہنے والا اور کون سننے والا تھا۔

ਬਹੁ ਬੇਅੰਤ ਊਚ ਤੇ ਊਚਾ ॥

اے نانک ! واہے گرو بڑا ابدی اور اعلیٰ ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਹਿ ਪਹੂਚਾ ॥੬॥

صرف وہی خود تک پہنچتا ہے۔

ਜਹ ਆਪਿ ਰਚਿਓ ਪਰਪੰਚੁ ਅਕਾਰੁ ॥

جب رب نے خود کائنات کی تخلیق کی

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਮਹਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

اور مایا کے تین گنوں کا دنیا میں پھیلاؤ کر دیا،

ਪਾਪੁ ਪੁੰਨੁ ਤਹ ਭਈ ਕਹਾਵਤ ॥

تو یہ مشہور ہوا کہ یہ گناہ ہے یا نیکی۔

ਕੋਊ ਨਰਕ ਕੋਊ ਸੁਰਗ ਬੰਛਾਵਤ ॥

کوئی جہنم میں جانے لگا اور کوئی جنت کی آرزو کرنے لگا۔

ਆਲ ਜਾਲ ਮਾਇਆ ਜੰਜਾਲ ॥

رب نے دنیاوی جھگڑے، مال و دولت کے جال،

ਹਉਮੈ ਮੋਹ ਭਰਮ ਭੈ ਭਾਰ ॥

گھمنڈ، ممتا، شک و شبہ اور خوف کا بوجھ پیدا کیا۔

ਦੂਖ ਸੂਖ ਮਾਨ ਅਪਮਾਨ ॥

غم-خوشی، عزت-ذلت

ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ਕੀਓ ਬਖ੍ਯ੍ਯਾਨ ॥

ابتدا میں ہی بہت سے طریقوں سے وضاحتیں ہو گئی۔

ਆਪਨ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਕਰਿ ਦੇਖੈ ॥

رب اپنے مشاغل خود ہی تخلیق کرتا اور دیکھتا ہے۔

ਖੇਲੁ ਸੰਕੋਚੈ ਤਉ ਨਾਨਕ ਏਕੈ ॥੭॥

اے نانک ! جب رب اپنے مشاغل کو جمع کر لیتا ہے، تو صرف وہی رہ جاتا ہے۔

ਜਹ ਅਬਿਗਤੁ ਭਗਤੁ ਤਹ ਆਪਿ ॥

جہاں پر ابدی رب ہے، وہاں اس کا خادم ہے، جہاں خادم ہے، وہیں واہے گرو خود ہے۔

ਜਹ ਪਸਰੈ ਪਾਸਾਰੁ ਸੰਤ ਪਰਤਾਪਿ ॥

جہاں کہیں وہ مخلوق کو پھیلاتا ہے، وہ اس کے سنت کے شان کے لیے ہے۔

ਦੁਹੂ ਪਾਖ ਕਾ ਆਪਹਿ ਧਨੀ ॥

دونوں اطراف کا وہ خود ہی مالک ہے۔

ਉਨ ਕੀ ਸੋਭਾ ਉਨਹੂ ਬਨੀ ॥

اس کی خوبصورتی صرف اسی کو ہی زیبا دیتی ہے۔

ਆਪਹਿ ਕਉਤਕ ਕਰੈ ਅਨਦ ਚੋਜ ॥

رب خود ہی مشاغل اور کھیل کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਰਸ ਭੋਗਨ ਨਿਰਜੋਗ ॥

وہ خود ہی لطف اندوز ہوتا ہے اور پھر بھی الگ رہتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਆਪਨ ਨਾਇ ਲਾਵੈ ॥

وہ جسے چاہتا ہے، اسے اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਖੇਲ ਖਿਲਾਵੈ ॥

وہ جسے چاہتا ہے، اسے دنیا کا کھیل کھلاتا ہے۔

ਬੇਸੁਮਾਰ ਅਥਾਹ ਅਗਨਤ ਅਤੋਲੈ ॥

نانک کا بیان ہے کہ اے ابدی ! اے عظیم ! اے لا محدود، بے مثال رب !

ਜਿਉ ਬੁਲਾਵਹੁ ਤਿਉ ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਬੋਲੈ ॥੮॥੨੧॥

جیسے تم بلاتے ہو، ویسے ہی یہ غلام بولتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਜੀਅ ਜੰਤ ਕੇ ਠਾਕੁਰਾ ਆਪੇ ਵਰਤਣਹਾਰ ॥

اے مخلوقات کے پالنہار رب ! تو خود ہی ہر سو پھیلا ہوا ہے۔

ਨਾਨਕ ਏਕੋ ਪਸਰਿਆ ਦੂਜਾ ਕਹ ਦ੍ਰਿਸਟਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! ایک رب ہی ہمہ گیر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کہاں نظر آتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਆਪਿ ਕਥੈ ਆਪਿ ਸੁਨਨੈਹਾਰੁ ॥

وہ خود ہی بولتا ہے اور خود ہی سننے والا ہے۔

ਆਪਹਿ ਏਕੁ ਆਪਿ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

وہ خود ہی ایک ہے اور خود ہی اس کی توسیع ہے۔

ਜਾ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਉਪਾਏ ॥

جب اسے اچھا لگتا ہے، تو وہ کائنات کو تخلیق کردیتا ہے۔

ਆਪਨੈ ਭਾਣੈ ਲਏ ਸਮਾਏ ॥

وہ اپنی مرضی کے مطابق اسے اپنے اندر سما لیتا ہے۔

ਤੁਮ ਤੇ ਭਿੰਨ ਨਹੀ ਕਿਛੁ ਹੋਇ ॥

اے رب ! تمہارے بغیر کچھ بھی کیا نہیں جاسکتا۔

ਆਪਨ ਸੂਤਿ ਸਭੁ ਜਗਤੁ ਪਰੋਇ ॥

تونے پوری کائنات کو ایک دھاگے میں پرویا ہوا ہے۔

ਜਾ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਜੀਉ ਆਪਿ ਬੁਝਾਏ ॥

جسے معبود رب خود علم دیتا ہے،

ਸਚੁ ਨਾਮੁ ਸੋਈ ਜਨੁ ਪਾਏ ॥

وہ انسان حقیقی نام حاصل کرلیتا ہے۔

ਸੋ ਸਮਦਰਸੀ ਤਤ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

وہ ساری مخلوقات کو ایک نظر سے دیکھنے والا اور فلسفی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਜੇਤਾ ॥੧॥

اے نانک ! وہ پوری دنیا کو فتح کرنے والا ہے۔

ਜੀਅ ਜੰਤ੍ਰ ਸਭ ਤਾ ਕੈ ਹਾਥ ॥

تمام جاندار اس رب کے کنٹرول میں ہیں۔

ਦੀਨ ਦਇਆਲ ਅਨਾਥ ਕੋ ਨਾਥੁ ॥

وہ متواضع اور یتیموں کا مالک ہے۔

ਜਿਸੁ ਰਾਖੈ ਤਿਸੁ ਕੋਇ ਨ ਮਾਰੈ ॥

جس کی رب حفاظت کرتا ہے، اسے کوئی بھی مار نہیں سکتا۔

ਸੋ ਮੂਆ ਜਿਸੁ ਮਨਹੁ ਬਿਸਾਰੈ ॥

جسے وہ اپنے دل سے بھلا دیتا ہے، وہ پہلے ہی مردہ ہے۔

ਤਿਸੁ ਤਜਿ ਅਵਰ ਕਹਾ ਕੋ ਜਾਇ ॥

کوئی آدمی اسے چھوڑ کر دوسرے کے پاس کیوں جائے؟

ਸਭ ਸਿਰਿ ਏਕੁ ਨਿਰੰਜਨ ਰਾਇ ॥

ہر ایک کے سر پر ایک بے عیب رب ہے۔

ਜੀਅ ਕੀ ਜੁਗਤਿ ਜਾ ਕੈ ਸਭ ਹਾਥਿ ॥

جس کے کنٹرول میں مخلوق کی تمام طاقتیں ہیں

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਜਾਨਹੁ ਸਾਥਿ ॥

جان لو کہ وہ اندر اور باہر تمہارے ساتھ ہے۔

ਗੁਨ ਨਿਧਾਨ ਬੇਅੰਤ ਅਪਾਰ ॥

اس خوبیوں کے خزانے، لامحدود اور لافانی واہے گرو پر

ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਸਦਾ ਬਲਿਹਾਰ ॥੨॥

غلام نانک ہمیشہ قربان جاتا ہے۔

ਪੂਰਨ ਪੂਰਿ ਰਹੇ ਦਇਆਲ ॥

مہربان رب ہر جگہ موجود ہے اور

ਸਭ ਊਪਰਿ ਹੋਵਤ ਕਿਰਪਾਲ ॥

وہ تمام جانداروں پر مہربان ہوتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਕਰਤਬ ਜਾਨੈ ਆਪਿ ॥

وہ اپنے مشاغل کو خود ہی جانتا ہے۔

ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਰਹਿਓ ਬਿਆਪਿ ॥

دل کی بات کا علم رکھنے والا رب سب میں سمیا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਤਿਪਾਲੈ ਜੀਅਨ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

وہ اپنے طریقوں سے جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਰਚਿਓ ਸੁ ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਤਿ ॥

جس کسی کو بھی اس نے پیدا کیا ہے، وہ اس پر غور کرتا رہتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥

جو کوئی بھی رب کو اچھا لگتا ہے، وہ اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਭਗਤਿ ਕਰਹਿ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਣ ਗਾਇ ॥

ایسا عقیدت مند رب ہری کی پوجا اور تعریف کرتا ہے۔

ਮਨ ਅੰਤਰਿ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਕਰਿ ਮਾਨਿਆ ॥

اے نانک ! جس نے من میں ایمان و یقین کرکے رب کو مانا ہے،

ਕਰਨਹਾਰੁ ਨਾਨਕ ਇਕੁ ਜਾਨਿਆ ॥੩॥

اس نے ایک خالق رب کو ہی جانا ہے۔

ਜਨੁ ਲਾਗਾ ਹਰਿ ਏਕੈ ਨਾਇ ॥

جو خادم رب کے ایک نام میں مشغول ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਆਸ ਨ ਬਿਰਥੀ ਜਾਇ ॥

اس کی امید بے کار نہیں جاتی۔

ਸੇਵਕ ਕਉ ਸੇਵਾ ਬਨਿ ਆਈ ॥

خادم کو خدمت کرنا ہی زیب دیتا ہے۔

ਹੁਕਮੁ ਬੂਝਿ ਪਰਮ ਪਦੁ ਪਾਈ ॥

رب کے حکم پر عمل کر کے وہ اعلیٰ مقام (نجات) حاصل کر لیتا ہے۔

ਇਸ ਤੇ ਊਪਰਿ ਨਹੀ ਬੀਚਾਰੁ ॥

اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی خیال نہیں آتا۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਸਿਆ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

جس کے دل میں شکل و صورت سے پاک رب رہتا ہے۔

ਬੰਧਨ ਤੋਰਿ ਭਏ ਨਿਰਵੈਰ ॥

وہ اپنے بندھن توڑ کر بے خوف ہو جاتا ہے۔

ਅਨਦਿਨੁ ਪੂਜਹਿ ਗੁਰ ਕੇ ਪੈਰ ॥

اور دن رات گرو کے پیروں کی چڑھاوا رکھ کر پوجا کرتا ہے۔

ਇਹ ਲੋਕ ਸੁਖੀਏ ਪਰਲੋਕ ਸੁਹੇਲੇ ॥

وہ دنیا میں خوش ہے اور آخرت میں بھی خوش ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭਿ ਆਪਹਿ ਮੇਲੇ ॥੪॥

اے نانک ! ہری رب اسے اپنے ساتھ جوڑ لیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਿਲਿ ਕਰਹੁ ਅਨੰਦ ॥

ہم آہنگی میں مل کر لطف اٹھاؤ

ਗੁਨ ਗਾਵਹੁ ਪ੍ਰਭ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

اور روحِ اعلیٰ رب کی حمد و ثنا کرتے رہو۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਤਤੁ ਕਰਹੁ ਬੀਚਾਰੁ ॥

رام کے نام کی حقیقت پر غور کرو۔

ਦ੍ਰੁਲਭ ਦੇਹ ਕਾ ਕਰਹੁ ਉਧਾਰੁ ॥

اس طرح مشکل الحصول انسانی جسم کا سکھ حاصل کرلو۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਚਨ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

واہے گرو کی شان کے امرت الفاظ گایا کرو۔

ਪ੍ਰਾਨ ਤਰਨ ਕਾ ਇਹੈ ਸੁਆਉ ॥

اپنی روح کے ساتھ اچھا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪ੍ਰਭ ਪੇਖਹੁ ਨੇਰਾ ॥

آٹھ بجے رب کو قریب دیکھو۔

ਮਿਟੈ ਅਗਿਆਨੁ ਬਿਨਸੈ ਅੰਧੇਰਾ ॥

(اس سے) جہالت مٹ جائے گی اور تاریکی ختم ہوجائے گی۔

ਸੁਨਿ ਉਪਦੇਸੁ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵਹੁ ॥

گرو کی تعلیمات سن کر اسے اپنے دل میں بساؤ۔

ਮਨ ਇਛੇ ਨਾਨਕ ਫਲ ਪਾਵਹੁ ॥੫॥

اے نانک ! اس طرح تجھے مطلوبہ نتیجہ حاصل ہوگا۔

ਹਲਤੁ ਪਲਤੁ ਦੁਇ ਲੇਹੁ ਸਵਾਰਿ ॥

دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار لو

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਅੰਤਰਿ ਉਰਿ ਧਾਰਿ ॥

رام کے نام کو اپنے دل میں بسا لو۔

ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਕੀ ਪੂਰੀ ਦੀਖਿਆ ॥

کامل گرو کی پوری تعلیم ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਤਿਸੁ ਸਾਚੁ ਪਰੀਖਿਆ ॥

جس کے دل میں یہ بستا ہے، وہ سچ کو دیکھ لیتا ہے۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਲਿਵ ਲਾਇ ॥

اپنے دماغ اور جسم کو یکسو کر کے رب کے نام کا ورد کرو۔

ਦੂਖੁ ਦਰਦੁ ਮਨ ਤੇ ਭਉ ਜਾਇ ॥

اس طرح غم، درد اور خوف ذہن سے ختم ہو جائیں گے۔

ਸਚੁ ਵਾਪਾਰੁ ਕਰਹੁ ਵਾਪਾਰੀ ॥

اے تاجر! تو سچا کاروبار کر۔

ਦਰਗਹ ਨਿਬਹੈ ਖੇਪ ਤੁਮਾਰੀ ॥

تیری تجارت رب کی بارگاہ میں سلامت پہنچ جائے گی۔

ਏਕਾ ਟੇਕ ਰਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

ایک رب کا سہارا اپنے دل میں قائم کر۔

ਨਾਨਕ ਬਹੁਰਿ ਨ ਆਵਹਿ ਜਾਹਿ ॥੬॥

اے نانک! تیرا آواگون (پیدائش اور موت کا چکر) دوبارہ نہیں ہوگا۔

ਤਿਸ ਤੇ ਦੂਰਿ ਕਹਾ ਕੋ ਜਾਇ ॥

انسان اس سے دور کہاں جا سکتا ہے۔

ਉਬਰੈ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ਧਿਆਇ ॥

محافظ رب کی ذات میں غور و فکر کرنے سے انسان نجات پاتا ہے۔

ਨਿਰਭਉ ਜਪੈ ਸਗਲ ਭਉ ਮਿਟੈ ॥

اس بے خوف رب کا ذکر کرنے سے سارے خوف ختم ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਪ੍ਰਾਣੀ ਛੁਟੈ ॥

رب کے فضل و کرم سے انسان کی آزادی ہو جاتی ہے۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਖੈ ਤਿਸੁ ਨਾਹੀ ਦੂਖ ॥

رب جس کی حفاظت کرتا ہے، اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਮਨਿ ਹੋਵਤ ਸੂਖ ॥

نام کی پوجا کرنے سے دماغ کو خوشی ملتی ہے۔

ਚਿੰਤਾ ਜਾਇ ਮਿਟੈ ਅਹੰਕਾਰੁ ॥

اس سے فکر دور ہو جاتی ہے اور کبر ختم ہو جاتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਕੋਇ ਨ ਪਹੁਚਨਹਾਰੁ ॥

اس رب کے خادم کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔

ਸਿਰ ਊਪਰਿ ਠਾਢਾ ਗੁਰੁ ਸੂਰਾ ॥

اے نانک ! جس کے سر پر بہادر گرو کھڑا ہو،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੇ ਕਾਰਜ ਪੂਰਾ ॥੭॥

اس کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

ਮਤਿ ਪੂਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਜਾ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ॥

جس (گرو) کی عقل کامل ہو اور جس کی نظر سے امرت کی بارش ہوتی رہتی ہے،

ਦਰਸਨੁ ਪੇਖਤ ਉਧਰਤ ਸ੍ਰਿਸਟਿ

ان کا دیدار کرکے دنیا کا بھلا ہوجاتا ہے۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਜਾ ਕੇ ਅਨੂਪ ॥

ان کے کمل پاؤں بے مثال ہیں۔

ਸਫਲ ਦਰਸਨੁ ਸੁੰਦਰ ਹਰਿ ਰੂਪ ॥

اس کا دیدار کامیاب ہیں اور رب کریم کی طرح اس کی شکل حسین ہے۔

ਧੰਨੁ ਸੇਵਾ ਸੇਵਕੁ ਪਰਵਾਨੁ ॥

ان کی خدمت خوش قسمتی ہے اور ان کا خادم مقبول ہے۔

ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਧਾਨੁ ॥

وہ (گرو) دل کی باتوں کو جاننے والا اور رئیس انسان ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁ ਹੋਤ ਨਿਹਾਲੁ ॥

جس کے دل میں گرو رہتا ہے، وہ نیک ہو جاتا ہے۔

ਤਾ ਕੈ ਨਿਕਟਿ ਨ ਆਵਤ ਕਾਲੁ ॥

کال (موت) اس کے قریب نہیں آتی۔

ਅਮਰ ਭਏ ਅਮਰਾ ਪਦੁ ਪਾਇਆ ॥

وہ ابدی ہو گئے ہیں اور کبھی نہ مرنے والوں کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ॥੮॥੨੨॥

اے نانک ! جنہوں نے سادھؤں کی صحبت میں واہے گرو کا دھیان کیا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਗਿਆਨ ਅੰਜਨੁ ਗੁਰਿ ਦੀਆ ਅਗਿਆਨ ਅੰਧੇਰ ਬਿਨਾਸੁ ॥

گرو نے علمی سرمہ عطا کیا ہے، جس سے جہالت کا اندھیرا ختم ہو گیا ہے۔

ਹਰਿ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਸੰਤ ਭੇਟਿਆ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਪਰਗਾਸੁ ॥੧॥

اے نانک ! رب کے فضل سے سنت گرو ملا ہے، جس سے من میں علم کی روشنی ہو گئی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਸੰਤਸੰਗਿ ਅੰਤਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਡੀਠਾ ॥

سنتوں کی صحبت میں باطن می ہی رب کا دیدار کر لیا ہے۔

ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭੂ ਕਾ ਲਾਗਾ ਮੀਠਾ ॥

رب کا نام مجھے بہت زیادہ میٹھا لگتا ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਿਗ੍ਰੀ ਏਕਸੁ ਘਟ ਮਾਹਿ ॥

ساری مخلوق ایک رب کی شکل میں ہے،

ਅਨਿਕ ਰੰਗ ਨਾਨਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਹਿ ॥

جس کے مختلف قسم کے کئی رنگ دکھائی دے رہے ہیں۔

ਨਉ ਨਿਧਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਨਾਮੁ ॥

رب کا امرت نام نوندھی ہے۔

ਦੇਹੀ ਮਹਿ ਇਸ ਕਾ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

انسانی جسم میں ہی اس کا مسکن ہے۔

ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਅਨਹਤ ਤਹ ਨਾਦ ॥

وہاں محض مراقبے کی اعلٰی حالت میں لامتناہی لفظ ہوتا ہے۔

ਕਹਨੁ ਨ ਜਾਈ ਅਚਰਜ ਬਿਸਮਾਦ ॥

اس حیران کن اور حیرت انگیزی کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਤਿਨਿ ਦੇਖਿਆ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਦਿਖਾਏ ॥

جس کو واہے گرو خود دکھاتا ہے، وہی اسے دیکھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਸੋਝੀ ਪਾਏ ॥੧॥

اے نانک ! ایسا شخص علم حاصل کرلیتا ہے۔

ਸੋ ਅੰਤਰਿ ਸੋ ਬਾਹਰਿ ਅਨੰਤ ॥

وہ لامتناہی رب باطن میں بھی ہے اور باہر بھی موجود ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਬਿਆਪਿ ਰਹਿਆ ਭਗਵੰਤ ॥

رب ذرے ذرے میں موجود ہے۔

ਧਰਨਿ ਮਾਹਿ ਆਕਾਸ ਪਇਆਲ ॥

وہ زمین، آسمان اور پاتال میں موجود ہے۔

ਸਰਬ ਲੋਕ ਪੂਰਨ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

تمام جہانوں کا وہ کامل پالنہار ہے۔

ਬਨਿ ਤਿਨਿ ਪਰਬਤਿ ਹੈ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

پربرہما-رب جنگلوں، گھاسوں اور پہاڑوں میں پھیلا ہوا ہے۔

ਜੈਸੀ ਆਗਿਆ ਤੈਸਾ ਕਰਮੁ ॥

جیسا اس کا حکم ہوتا ہے، ویسے ہی انسان کے اعمال ہیں۔

ਪਉਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ਮਾਹਿ ॥

واہے گرو ہوا، پانی اور آگ میں موجود ہے۔

ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਦਹ ਦਿਸੇ ਸਮਾਹਿ ॥

وہ چاروں طرف اور دس سمتوں میں سمایا ہوا ہے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਭਿੰਨ ਨਹੀ ਕੋ ਠਾਉ ॥

اس کے علاوہ کوئی جگہ نہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਸੁਖੁ ਪਾਉ ॥੨॥

نانک نے گرو کی مہربانی سے خوشی حاصل کی ہے۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਮਹਿ ਦੇਖੁ ॥

اس واہے گرو کو وید، پران اور اسمرتیوں میں دیکھیں۔

ਸਸੀਅਰ ਸੂਰ ਨਖ੍ਯ੍ਯਤ੍ਰ ਮਹਿ ਏਕੁ ॥

چاند، سورج اور ستاروں میں وہی ایک رب ہے۔

ਬਾਣੀ ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਸਭੁ ਕੋ ਬੋਲੈ ॥

ہر جاندار رب کی آواز بولتا ہے۔

ਆਪਿ ਅਡੋਲੁ ਨ ਕਬਹੂ ਡੋਲੈ ॥

وہ ثابت ہے اور کبھی متزلزل نہیں ہوتا۔

ਸਰਬ ਕਲਾ ਕਰਿ ਖੇਲੈ ਖੇਲ ॥

تمام فن تخلیق کر کے (کائنات کا) کھیل کھیلتا ہے۔

ਮੋਲਿ ਨ ਪਾਈਐ ਗੁਣਹ ਅਮੋਲ ॥

اس کی تشخیص نہیں کی جا سکتی، (کیونکہ) اس کی خوبیاں انمول ہیں۔

ਸਰਬ ਜੋਤਿ ਮਹਿ ਜਾ ਕੀ ਜੋਤਿ ॥

واہے گرو کا نور تمام نوروں میں روشن ہے۔

ਧਾਰਿ ਰਹਿਓ ਸੁਆਮੀ ਓਤਿ ਪੋਤਿ ॥

رب نے دنیا کی ساخت کو اپنے کنٹرول میں کیا ہوا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦਿ ਭਰਮ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے جس کے شک و شبہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਮਹਿ ਏਹੁ ਬਿਸਾਸੁ ॥੩॥

اس کے اندر یہ قوت وشواس بن جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕਾ ਪੇਖਨੁ ਸਭੁ ਬ੍ਰਹਮ ॥

سنت حضرات ہر جگہ پر رب کو ہی دیکھتے ہیں۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਸਭਿ ਧਰਮ ॥

سنتوں کے من میں تمامی مذہب ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਸੁਨਹਿ ਸੁਭ ਬਚਨ ॥

سنت حضرات مبارک کلام سنتے ہیں۔

ਸਰਬ ਬਿਆਪੀ ਰਾਮ ਸੰਗਿ ਰਚਨ ॥

وہ ہمہ گیر رام میں غرق رہتے ہیں۔

ਜਿਨਿ ਜਾਤਾ ਤਿਸ ਕੀ ਇਹ ਰਹਤ ॥

جس جس مقدس ہستی نے (خدا کو) سمجھ لیا ہے، اس کی زندگی کا طرز عمل ہی یہ بن جاتا ہے۔

ਸਤਿ ਬਚਨ ਸਾਧੂ ਸਭਿ ਕਹਤ ॥

سادھو ہمیشہ سچ بات بولتا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਹੋਇ ਸੋਈ ਸੁਖੁ ਮਾਨੈ ॥

جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ اسے سُکھ مانتا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨਹਾਰੁ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਨੈ ॥

یہ جانتا ہے کہ رب تمام کام کرنے والا اور کرانے والا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਬਸੇ ਬਾਹਰਿ ਭੀ ਓਹੀ ॥

سنتوں کے لیے رب اندر اور باہر ہر جگہ بستا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦਰਸਨੁ ਦੇਖਿ ਸਭ ਮੋਹੀ ॥੪॥

اے نانک ! اس کے دیدار سے ہر ایک شخص مسحور ہو جاتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ ॥

واہے گرو حق ہے اور اس کی تخلیقِ کائنات بھی سچی ہے۔

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਤੇ ਸਗਲੀ ਉਤਪਤਿ ॥

اس رب سے ساری دنیا کا وجود ہوا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਕਰੇ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

جب اسے اچھا لگتا ہے، تو وہ کائنات کو پھیلا دیتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਏਕੰਕਾਰੁ ॥

اگر ایک رب کو مناسب لگے، تو وہ خود ہی ایک شکل بن جاتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਕਲਾ ਲਖੀ ਨਹ ਜਾਇ ॥

اس کی بہت سے فنون (قوتیں) ہیں، جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥

وہ جسے چاہتا ہے، اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਕਵਨ ਨਿਕਟਿ ਕਵਨ ਕਹੀਐ ਦੂਰਿ ॥

وہ پربرہما کسی سے دور اور کسی سے قریب کہا جا سکتا ہے؟

ਆਪੇ ਆਪਿ ਆਪ ਭਰਪੂਰਿ ॥

لیکن واہے گرو خود ہی ہمہ گیر ہے۔

ਅੰਤਰਗਤਿ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਜਨਾਏ ॥

اے نانک ! وہ اس آدمی کو (اپنی ہمہ گیریت سے) آگاہ کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਪਿ ਬੁਝਾਏ ॥੫॥

جسے (رب) خود باطنی اعلیٰ حالت تجویز کرا دیتا ہے۔

ਸਰਬ ਭੂਤ ਆਪਿ ਵਰਤਾਰਾ ॥

ساری دنیا کے لوگوں میں رب خود ہی موجود ہے۔

ਸਰਬ ਨੈਨ ਆਪਿ ਪੇਖਨਹਾਰਾ ॥

ساری آنکھوں سے وہ خود ہی دیکھ رہا ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਜਾ ਕਾ ਤਨਾ ॥

یہ پوری دنیا کی تخلیق اس کا جسم ہے۔

ਆਪਨ ਜਸੁ ਆਪ ਹੀ ਸੁਨਾ ॥

وہ اپنی حمد وثنا خود ہی سنتا ہے۔

ਆਵਨ ਜਾਨੁ ਇਕੁ ਖੇਲੁ ਬਨਾਇਆ ॥

لوگوں کا آواگون (پیدائش موت) رب کا بنایا ہوا ایک کھیل ہے۔

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਕੀਨੀ ਮਾਇਆ ॥

اس نے ممتا کو اپنا فرمانبردار بنایا ہوا ہے۔

ਸਭ ਕੈ ਮਧਿ ਅਲਿਪਤੋ ਰਹੈ ॥

واہے گرو ہر ایک کے اندر ہوتے ہوئے بھی بے نیاز رہتا ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਹਣਾ ਸੁ ਆਪੇ ਕਹੈ ॥

جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ خود ہی کہتا ہے۔

ਆਗਿਆ ਆਵੈ ਆਗਿਆ ਜਾਇ ॥

اس کے حکم کے مطابق مخلوق (دنیا میں) جنم لیتی ہے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی ختم ہوتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਾ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਸਮਾਇ ॥੬॥

اے نانک ! جب اسے لُبھاتا ہے تو وہ مخلوق کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਇਸ ਤੇ ਹੋਇ ਸੁ ਨਾਹੀ ਬੁਰਾ ॥

رب کی طرف سے جو کچھ بھی ہوتا ہے، دنیا کے لیے بُرا نہیں ہوتا۔

ਓਰੈ ਕਹਹੁ ਕਿਨੈ ਕਛੁ ਕਰਾ ॥

کہو ! اس رب کے سوا کبھی کسی نے کچھ کیا ہے؟

ਆਪਿ ਭਲਾ ਕਰਤੂਤਿ ਅਤਿ ਨੀਕੀ ॥

رب خود اچھا ہے اور اس کے اعمال سب سے بہترین ہیں۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਅਪਨੇ ਜੀ ਕੀ ॥

وہ اپنے دل کی بات خود ہی جانتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਾਚੁ ਧਾਰੀ ਸਭ ਸਾਚੁ ॥

وہ خود حق ہے اور اس کی تخلیق کائنات بھی حق ہے۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਰਾਚੁ ॥

تانے بانے کی طرح اس نے خود تخلیق کو اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥

اس کی رفتار اور وسعت بیان نہیں کی جا سکتی۔

ਦੂਸਰ ਹੋਇ ਤ ਸੋਝੀ ਪਾਇ ॥

اگر کوئی دوسرا اس جیسا ہوتا، تو وہ اس کو سمجھ سکتا۔

ਤਿਸ ਕਾ ਕੀਆ ਸਭੁ ਪਰਵਾਨੁ ॥

واہے گرو کا کیا ہوا لوگوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਇਹੁ ਜਾਨੁ ॥੭॥

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے اس حقیقت کو سمجھو۔

ਜੋ ਜਾਨੈ ਤਿਸੁ ਸਦਾ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

جو شخص رب کو سمجھتا ہے، اسے ہمیشہ خوشی ملتی ہے۔

ਆਪਿ ਮਿਲਾਇ ਲਏ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

وہ رب اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਓਹੁ ਧਨਵੰਤੁ ਕੁਲਵੰਤੁ ਪਤਿਵੰਤੁ ॥

وہ دولت مند، نیک خاندان اور شہرت یافتہ بن جاتا ہے۔

ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ਜਿਸੁ ਰਿਦੈ ਭਗਵੰਤੁ

جس جاندار کے دل میں رب بستا ہے، وہ زندہ رہتے ہوئے نجات پا لیتا ہے۔

ਧੰਨੁ ਧੰਨੁ ਧੰਨੁ ਜਨੁ ਆਇਆ ॥

اس عظیم انسان کا دنیا میں پیدا ہونا بہت مبارک ہو۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸਭੁ ਜਗਤੁ ਤਰਾਇਆ ॥

جس کی مہربانی سے ساری دنیا کی نجات ہوتی ہے۔

ਜਨ ਆਵਨ ਕਾ ਇਹੈ ਸੁਆਉ ॥

عظیم انسان کے آمد کی یہی تمنا ہے کہ

ਜਨ ਕੈ ਸੰਗਿ ਚਿਤਿ ਆਵੈ ਨਾਉ ॥

اس کی صحبت میں رہ کر دوسری مخلوق کو واہے گرو کا نام یاد آتا ہے۔

ਆਪਿ ਮੁਕਤੁ ਮੁਕਤੁ ਕਰੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥

ایسا عظیم انسان خود آزاد ہو کر دنیا کو بھی آزاد کرا دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਸਦਾ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥੮॥੨੩॥

اے نانک ! ہم اسے عظیم انسان کو ہمارا ہمیشہ سلام ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

ਪੂਰਾ ਪ੍ਰਭੁ ਆਰਾਧਿਆ ਪੂਰਾ ਜਾ ਕਾ ਨਾਉ ॥

اس کامل نام والے کامل واہے گرو کی پوجا کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਪੂਰਾ ਪਾਇਆ ਪੂਰੇ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੧॥

اے نانک ! میں نے کامل رب کو پا لیا ہے، تم بھی کامل رب کی حمد و تسبیح بیان کرو۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اشٹپدی

ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਕਾ ਸੁਨਿ ਉਪਦੇਸੁ ॥

کامل گرو کی تعلیمات سنو اور

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਨਿਕਟਿ ਕਰਿ ਪੇਖੁ ॥

پربرہما کو قریب سمجھ کر دیکھو۔

ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਿਮਰਹੁ ਗੋਬਿੰਦ ॥

اپنی ہر سانس سے گووند کا ذکر کرو،

ਮਨ ਅੰਤਰ ਕੀ ਉਤਰੈ ਚਿੰਦ ॥

اس سے تیرے دماغ کے اندر کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

ਆਸ ਅਨਿਤ ਤਿਆਗਹੁ ਤਰੰਗ ॥

خواہشات کی شدت کو چھوڑنا

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੀ ਧੂਰਿ ਮਨ ਮੰਗ ॥

سنتوں کے قدموں کی خاک کی دل سے مانگ کرو۔

ਆਪੁ ਛੋਡਿ ਬੇਨਤੀ ਕਰਹੁ ॥

اپنا گھمنڈ چھوڑ کر دعا کرو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅਗਨਿ ਸਾਗਰੁ ਤਰਹੁ ॥

اچھی صحبت میں رہ کر (خرابیوں کی) آگ کے سمندر سے پار ہو جاؤ۔

ਹਰਿ ਧਨ ਕੇ ਭਰਿ ਲੇਹੁ ਭੰਡਾਰ ॥

واہے گرو کے غنی نام سے اپنے خزانے بھر لو۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰ ਪੂਰੇ ਨਮਸਕਾਰ ॥੧॥

اے نانک ! کامل گرو کو سلام کرو۔

ਖੇਮ ਕੁਸਲ ਸਹਜ ਆਨੰਦ ॥

تجھے آزادی، مسرت اور حقیقی خوشی حاصل ہوگی۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਭਜੁ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

سنتوں کی صحبت میں اعلیٰ رب کی عبادت کرو۔

ਨਰਕ ਨਿਵਾਰਿ ਉਧਾਰਹੁ ਜੀਉ ॥

اس سے جہنم میں جانے سے بچ جاؤ گے گا اور روح پار ہو جائے گی۔

ਗੁਨ ਗੋਬਿੰਦ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਪੀਉ ॥

گوبند کی خوبیوں کی تعریف کر کے نام امرت کا مزا لو۔

ਚਿਤਿ ਚਿਤਵਹੁ ਨਾਰਾਇਣ ਏਕ ॥

اپنے دماغ میں ایک رب کا دھیان کرو،

ਏਕ ਰੂਪ ਜਾ ਕੇ ਰੰਗ ਅਨੇਕ ॥

جس کی شکل ایک اور رنگ کئی ہیں۔

ਗੋਪਾਲ ਦਾਮੋਦਰ ਦੀਨ ਦਇਆਲ ॥

وہ گوپال، دامودر، دین دیالو،

ਦੁਖ ਭੰਜਨ ਪੂਰਨ ਕਿਰਪਾਲ ॥

اداس اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਨਾਮੁ ਬਾਰੰ ਬਾਰ ॥

ارے نانک ! بار بار اس کے نام کو پڑھتے رہو؛ کیونکہ

ਨਾਨਕ ਜੀਅ ਕਾ ਇਹੈ ਅਧਾਰ ॥੨॥

انسان کا صرف یہی ایک سہارا ہے۔

ਉਤਮ ਸਲੋਕ ਸਾਧ ਕੇ ਬਚਨ ॥

سادھو کی بات بہترین کلام ہے۔

ਅਮੁਲੀਕ ਲਾਲ ਏਹਿ ਰਤਨ ॥

یہی انمول جواہر اور موتی ہے۔

ਸੁਨਤ ਕਮਾਵਤ ਹੋਤ ਉਧਾਰ ॥

جو شخص ان الفاظ کو سنتا اور عمل کرتا ہے وہ دنیا سے نجات پا جاتا ہے۔

ਆਪਿ ਤਰੈ ਲੋਕਹ ਨਿਸਤਾਰ ॥

وہ خود دنیا سے پار ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی اچھا کر دیتا ہے۔

ਸਫਲ ਜੀਵਨੁ ਸਫਲੁ ਤਾ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

اس کی زندگی کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کی صحبت دوسروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں،

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਲਾਗਾ ਹਰਿ ਰੰਗੁ ॥

جس کے دل میں واہے گرو کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ਜੈ ਜੈ ਸਬਦੁ ਅਨਾਹਦੁ ਵਾਜੈ ॥

اس کی جے جے ہو، جس کے لیے قلب کی آواز گونج جاتی ہے۔

ਸੁਨਿ ਸੁਨਿ ਅਨਦ ਕਰੇ ਪ੍ਰਭੁ ਗਾਜੈ ॥

جسے سن کر خوش ہوتا ہے اور رب کی شان کا اعلان کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਗਟੇ ਗੁਪਾਲ ਮਹਾਂਤ ਕੈ ਮਾਥੇ ॥

اسے عظیم انسانوں کے ماتھے پر رب نظر آتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਧਰੇ ਤਿਨ ਕੈ ਸਾਥੇ ॥੩॥

اے نانک ! اسے عظیم انسان کی صحبت سے بہت سے لوگ نجات پاتے ہیں۔

ਸਰਨਿ ਜੋਗੁ ਸੁਨਿ ਸਰਨੀ ਆਏ ॥

اے رب ! یہ سن کر کہ آپ جانداروں کو پناہ دینے پر قادر ہیں، ہم آپ کی پناہ میں آئے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਪ੍ਰਭ ਆਪ ਮਿਲਾਏ ॥

رب نے مہربانی کر کے ہمیں اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

ਮਿਟਿ ਗਏ ਬੈਰ ਭਏ ਸਭ ਰੇਨ ॥

اب ہماری دشمنی ختم ہو گئی ہے اور ہم سب کے پاؤں کی دھول ہو گئے ہیں۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਨਾਮੁ ਸਾਧਸੰਗਿ ਲੈਨ ॥

سادھو کی صحبت سے نام امرت لینے والے ہوئے ہیں۔

ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ਭਏ ਗੁਰਦੇਵ ॥

گرو دیو ہم سے بہت خوش ہو گئے ہیں اور

ਪੂਰਨ ਹੋਈ ਸੇਵਕ ਕੀ ਸੇਵ ॥

خادم کی خدمت کامیاب ہو گئی ہے۔

ਆਲ ਜੰਜਾਲ ਬਿਕਾਰ ਤੇ ਰਹਤੇ ॥

ہم دنیاوی مشاغل اور برائیوں سے بچ گئے ہیں،

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸੁਨਿ ਰਸਨਾ ਕਹਤੇ ॥

رام کا نام سن کر اور اپنی زبان سے اس کا تلفظ کرنے سے۔

ਕਰਿ ਪ੍ਰਸਾਦੁ ਦਇਆ ਪ੍ਰਭਿ ਧਾਰੀ ॥

واہے گرو نے مہربانی سے (ہم پر) یہ شفقت کی ہے اور

ਨਾਨਕ ਨਿਬਹੀ ਖੇਪ ਹਮਾਰੀ ॥੪॥

اے نانک ! ہماری کی ہوئی محنت رب کے دربار میں کامیاب ہو گیا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਉਸਤਤਿ ਕਰਹੁ ਸੰਤ ਮੀਤ ॥

اے سنت کے دوستو ! رب کی حمد و تسبیح

ਸਾਵਧਾਨ ਏਕਾਗਰ ਚੀਤ ॥

احتیاط اور پوری لگن سے کرو۔

ਸੁਖਮਨੀ ਸਹਜ ਗੋਬਿੰਦ ਗੁਨ ਨਾਮ ॥

سکونِ دل میں بے ساختہ خوشی اور گووند کی شان اور نام ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁ ਹੋਤ ਨਿਧਾਨ ॥

جس کے ذہن میں یہ بستا ہے، وہ امیر ہو جاتا ہے۔

ਸਰਬ ਇਛਾ ਤਾ ਕੀ ਪੂਰਨ ਹੋਇ ॥

اس کی تمام تر خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔

ਪ੍ਰਧਾਨ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਗਟੁ ਸਭ ਲੋਇ ॥

وہ ممتاز شخص بن جاتا ہے اور پوری دنیا میں مقبول ہو جاتا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਪਾਏ ਅਸਥਾਨੁ ॥

وہ اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਨ ਹੋਵੈ ਆਵਨ ਜਾਨੁ ॥

اسے دوبارہ زندگی اور موت کے چکر سے گزرنا نہیں پڑتا۔

ਹਰਿ ਧਨੁ ਖਾਟਿ ਚਲੈ ਜਨੁ ਸੋਇ ॥

وہ شخص ہری نام کی دولت حاصل کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸਹਿ ਪਰਾਪਤਿ ਹੋਇ ॥੫॥

اے نانک! جس شخص کو (سکونِ دل کا) یہ تحفہ (پریشور کی طرف سے) ملتا ہے۔

ਖੇਮ ਸਾਂਤਿ ਰਿਧਿ ਨਵ ਨਿਧਿ ॥

خوشی و مسرت، امن، کامیابیاں، نو ندھیاں،

ਬੁਧਿ ਗਿਆਨੁ ਸਰਬ ਤਹ ਸਿਧਿ ॥

عقلمندی، علم اور تمام کامیابیاں اسی مخلوق کو دی جاتی ہیں،

ਬਿਦਿਆ ਤਪੁ ਜੋਗੁ ਪ੍ਰਭ ਧਿਆਨੁ ॥

علم، مراقبہ، یوگا، رب کا دھیان،

ਗਿਆਨੁ ਸ੍ਰੇਸਟ ਊਤਮ ਇਸਨਾਨੁ ॥

افضل علم، سب سے بہترین غسل،

ਚਾਰਿ ਪਦਾਰਥ ਕਮਲ ਪ੍ਰਗਾਸ ॥

چاروں چیزیں (مذہب، زمین، کام، نجات)، دل کے کنول کا کھلنا،

ਸਭ ਕੈ ਮਧਿ ਸਗਲ ਤੇ ਉਦਾਸ ॥

سب میں رہتے ہوئے سب سے قریب رہنا،

ਸੁੰਦਰੁ ਚਤੁਰੁ ਤਤ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

خوبصورتی، ذہانت اور فلسفی،

ਸਮਦਰਸੀ ਏਕ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

ایک جیسا برتاؤ کرنے والا اور ایک نظر سے رب کو دیکھنا،

ਇਹ ਫਲ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੈ ਮੁਖਿ ਭਨੇ ॥

اے نانک ! یہ تمام پھل اسے ملتے ہیں،

ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਬਚਨ ਮਨਿ ਸੁਨੇ ॥੬॥

وہ جو اپنے منہ سے (سکونِ دل) کی خوشی کے جوہر کا ذکر کرتا ہے اور گرو کے الفاظ اور اپنے دل سے رب کے نام کی شان کو سنتا ہے۔

ਇਹੁ ਨਿਧਾਨੁ ਜਪੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥

کوئی بھی انسان اس خوبیوں کے خزانے کا دل سے ذکر کرتا ہے،

ਸਭ ਜੁਗ ਮਹਿ ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

اس کی تمام یوگوں میں رفتار ہوجاتی ہے۔

ਗੁਣ ਗੋਬਿੰਦ ਨਾਮ ਧੁਨਿ ਬਾਣੀ ॥

یہ بات گوبند کی شان اور نام کی آواز ہے،

ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ੍ਰ ਬੇਦ ਬਖਾਣੀ ॥

جس کے بارے میں اسمرتیوں، شاستر اور ویدبیان کرتے ہیں۔

ਸਗਲ ਮਤਾਂਤ ਕੇਵਲ ਹਰਿ ਨਾਮ ॥

تمام متوں (مذاہب) کا نچوڑ واہے گرو کا نام ہی ہے۔

ਗੋਬਿੰਦ ਭਗਤ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

یہ نام گووند کے عقیدت مند کے دل میں بستا ہے۔

ਕੋਟਿ ਅਪ੍ਰਾਧ ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਿਟੈ ॥

کروڑوں ہی جرائم سنتوں کی صحبت سے ختم ہوجاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਜਮ ਤੇ ਛੁਟੈ ॥

سنتوں کی مہربانی سے انسان موت کے دیوتا سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਸਤਕਿ ਕਰਮ ਪ੍ਰਭਿ ਪਾਏ ॥

اے نانک! جس شخص کے سرپر واہے گرو نے تقدیر لکھ دیا ہے،

ਸਾਧ ਸਰਣਿ ਨਾਨਕ ਤੇ ਆਏ ॥੭॥

وہی شخص سادھو کی پناہ میں آتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁਨੈ ਲਾਇ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

وہ شخص جس کے دل میں (سکھمنی) داخل ہوتا ہے اور جو اسے پیار سے سنتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਵੈ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਚੀਤਿ ॥

وہی ہری پرمیشور کو یاد کرتا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਤਾ ਕਾ ਦੂਖੁ ਨਿਵਾਰੈ ॥

اس کی پیدائش اور موت کی تکلیف ختم ہوجاتی ہے۔

ਦੁਲਭ ਦੇਹ ਤਤਕਾਲ ਉਧਾਰੈ ॥

وہ اس مشکل سے حاصل ہونے والے جسم کو فوری خرابی سے بچا لیتا ہے۔

ਨਿਰਮਲ ਸੋਭਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਤਾ ਕੀ ਬਾਨੀ ॥

اس کا حسن پاکیزہ ہے اور اس کی بات امرت کی طرح ہوتی ہے۔

ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨੀ ॥

ایک رب کا نام ہی اس کے ذہن میں سمایا رہتا ہے۔

ਦੂਖ ਰੋਗ ਬਿਨਸੇ ਭੈ ਭਰਮ ॥

دکھ،بیماری، خوف اور شک و شبہ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

ਸਾਧ ਨਾਮ ਨਿਰਮਲ ਤਾ ਕੇ ਕਰਮ ॥

اس کا نام سادھو ہو جاتا ہے اور اس کے اعمال صالح ہوتے ہیں۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਤਾ ਕੀ ਸੋਭਾ ਬਨੀ ॥

اس کی شان اعلیٰ ہو جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਇਹ ਗੁਣਿ ਨਾਮੁ ਸੁਖਮਨੀ ॥੮॥੨੪॥

اے نانک ! ان خوبیوں کی وجہ سے (واہے گرو کے) اس کلام کا نام سکھمنی ہے۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں!

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦॥

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امرداس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں! (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہر رائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب ! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜ੍ਹੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔ (یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کر دیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੋਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

براۓ کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہو سکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہو سکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

-

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زدہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی وشواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔ پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔ یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گروؤں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نے بیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کردیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے, نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہو گا صحیح اور اچھا ہو گا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔ یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گروؤں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کر سکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گرووں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کر سکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس ، صفحہ: 473۔

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کردیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کے کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی- ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امر داس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنہوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئی اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الٰہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امرداس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضراے قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان (تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھئی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھونگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھونگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور درحقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی: "آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہنتے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔ یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔ یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گرووں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہوجاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہننی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔ یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔ پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔
یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:
سچائی (شنی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔
یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔
گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:
"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔

"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

SikhBookClub.com

SGGSonline.com

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گروؤں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی موقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین پہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذاہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔

روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الٰہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔

SikhBookClub.com

SGGSonline.com